رہنمائے اساتذہ

رمضان سے ذوالحجہ

eBook

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان سے ذوالحجہ

رہنمائے اساتذہ

نام کتاب	....	رمضان سے ذوالحجہ
تالیف	....	تحقیقی ٹیم (ہمارے بچے)
ناشر	....	الھدیٰ پبلی کیشنز اسلام آباد
ایڈیشن	....	اول
تعداد	....	3000
تاریخ اشاعت	....	جولائی 2011ء، شعبان 1432ھ
ISBN	....	
قیمت	....	

برائے رابطہ

اسلام آباد: 7۔اے کے بروہی روڈ، H-11/4 اسلام آباد، پاکستان

فون: +92-51-4436140-3, +92-51-4434615

salesoffice.isb@alhudapk.com

www.alhudapk.com, www.farhathashmi.com

کراچی سیلز آفس: A-30 سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، پاکستان۔

فون: +92-21-34528547-8

کینڈا: 5671 McAdamRd, Mississauga Ontario,L4Z IN4 Canada

فون: (905) 624-2030, (647) 896-6679

www.alhudainstitute.ca

امریکہ: PO Box 2256, Keller, TX762 44

فون: (817)-285 -9450 (480)-234-8918

alhudaonlinebooks@ymail.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	1
2	رمضان کا تعارف	7
3	رمضان ماہ رحمت	12
4	رمضان اور تقویٰ	16
5	رمضان کے مقاصد	22
6	رمضان؛ ایک تربیتی مہینہ	27
7	سچ اور جھوٹ	34
8	زبان کی حفاظت	39
9	رمضان، نماز اور ذکر	44
10	لڑائی جھگڑا اور اس کا حل	50
11	ٹی وی، کتاب اور کھیل	55
12	قرآن مجید اور رمضان	62
13	رمضان اور صدقہ	66
14	لیلۃ القدر	72
15	عید الفطر	77
16	رمضان کے بعد کیا کریں؟	80
17	ماہ ذوالحجہ	84
18	خلیل اللہ	90
19	کعبہ کی کہانی	94
20	عید الاضحیٰ -1	99
21	عید الاضحیٰ -2	103

آپ ﷺ کہہ دیجئے

بے شک میری نماز، اور میری ساری عبادت
اور میرا جینا اور میرا مرنا، یہ سب خالص اللہ ہی کے
لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کا کوئی
شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب
ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔

(الانعام:23-122)

رمضان اور بچے

يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَO(البقرة :183)۔

''اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

رمضان کا مہینہ بچوں کو زیادہ سے زیادہ اسلامی اقدار سکھانے کا سنہری موقع فراہم کرتا ہے۔کچھ باتوں کے اختیار کرنے سے بچے بہترین انداز میں اسلامی اخلاق سیکھ سکتے ہیں۔آپ اپنے بچوں اور ان بچوں کو جنہیں آپ پڑھاتے ہیں مندرجہ ذیل طریقوں سے رمضان کی اہمیت کا احساس دلا سکتے ہیں۔

رمضان کی تیاری

رمضان سے پہلے کرنے کے کام :

والد/والدہ/استاد کو چاہئیے کہ:

- بچے کی نماز سنے اور اسے درست کروائے۔
- نماز میں پڑھنے کے لیے کچھ سورتیں،عمر کے اعتبار سے اچھی طرح سکھائے۔
- رمضان کے بارے میں تفصیلاً بتائے کہ
  - اس کی فضیلت کیا ہے؟
  - رسول اللہ ﷺ اس ماہ کو کیسے گزارتے تھے؟
  - ازواج مطہرات کیا کرتی تھیں؟
  - قرآن مجید کا رمضان سے کیا تعلق ہے؟(اس لیے ہم قرآن مجید کو رمضان میں کثرت سے پڑھیں گے)
  - صدقات کے بارے میں بتائیں
  - روزہ رکھنے کا طریقہ بتائیں اور ہمت بندھائیں کہ صبح سے شام تک کھانا پینا چھوڑ دینا بہت مشکل نہیں ہے ، اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے۔
  - روزہ کا اجر واضح کریں۔
  - رمضان میں کون کون سے برے اعمال سے بچنا ہے؟ (لڑائی جھگڑا،جھوٹ وغیرہ)
- رمضان سے قبل ہی بچوں کے لیے اسلامی کتابیں لا کر رکھ دیں۔
- عید پر بچوں کو کیا دینا ہے وہ بھی لا کر رکھیں اور کہیں یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عبادت کے سبب تحفہ دیا ہے۔
- دوسروں کو بھی رمضان کے بارے میں جو کتابیں دینی ہیں وہ پہلے سے لا کر رکھیں اور رمضان سے پہلے ان کو دے دیں

تاکہ وہ رمضان کے آداب سے واقفیت حاصل کریں اور پہلے روزے سے ہی عمل شروع کردیں۔

ماہ رمضان میں کرنے کے کام

❖ **رمضان کا چاند دیکھنا :** رمضان کا چاند دیکھتے ہوئے خوشی کا اظہار کریں اور چاند دیکھنے کی دعا بچوں کو رمضان سے پہلے سکھائیں۔ چاند دیکھنے کے لیے آپ دوربین بھی استعمال کرسکتے ہیں اور بچوں کو بھی دوربین استعمال کرواسکتے ہیں۔

❖ **کہانی سنانا :** روزے کے دوران کچھ وقت فرصت کا نکال کر بچوں کو کسی کتاب میں سے کہانی پڑھ کر سنائیں۔ کہانی کی کتابیں پہلے سے لے کر رکھیں۔ ہر روز کے لیے کہانی کا انتخاب کرکے اس پر تاریخ ڈال دیں۔ جو بھی کہانی بچوں کو پڑھ کر سنائیں اس میں سے تقوی، اتباع سنت اور اچھے اعمال کے پہلوؤں کو اجاگر کریں۔ اس طرح سے رمضان میں بچوں کو اچھی اچھی باتیں سیکھنے اور اچھی عادتیں اپنانے کا موقع ملے گا۔

❖ **بچوں کو روزہ رکھنے دیں :** بڑوں کی نسبت بچے زیادہ جوش وخروش سے روزہ رکھتے ہیں۔لیکن ان کے لیے روزہ رکھ کر سارا دن گزارنا مشکل ہوجاتا ہے۔اس لیے وہ جتنی دیر تک بھی روزہ رکھ سکیں ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ہمارے یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ان دنوں میں بچے کو تقویٰ سکھانا ہے، صبر پیدا کرنا ہے، اچھا اخلاق سکھانا ہے۔ رمضان ان کے لیے تربیتی وقت ہے جو کہ ان میں تقویٰ اور قوت برداشت بڑھانے کا کام کرے گا۔انھیں اپنی اس کامیابی سے لطف اندوز ہونے دیں۔افطاری کے وقت بتائیے کہ اللہ تعالیٰ روزہ دار کو کس قدر پسند کرتے ہیں اور وہ اس کا کس قدر اجر دیں گے۔

❖ **بچوں کے لیے افطار پارٹی کا اہتمام کرنا :** اس پارٹی میں بچوں کو اسلامی اخلاق وآداب سکھائیں مثلاً افطار سے قبل دعا کرنا، افطاری کے لیے بنائے گئے کھانوں کے ذائقے اور افادیت پر بات کرکے۔افطاری کے لیے ایسے کھانے بنائیں جن سے بچے لطف اندوز بھی ہوں اور وہ صحت کے لیے بھی بہترین ہوں لیکن اتنا وقت نہ لگائیں کہ نماز قضا ہوجائے۔بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ باجماعت نماز ادا کریں۔

بچوں کے سامنے خود بھی بہترین نمونہ بنیں: بچے اپنے بڑوں سے سیکھتے ہیں۔رمضان کا مہینہ بڑوں کو بھی اپنے نفس پر قابو پانے کا اچھا موقع فراہم کرتا ہے اور ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت نفس کا بھی۔اس مقصد کے لیے اپنے اعمال کا ہر دم احتساب کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔

- اپنی عبادت کو بہترین بنائیں۔
- اپنی زندگی کو منظّم کریں۔
- اپنے جذبات اور اخلاق کو قابو میں رکھیں۔
- صحت مند غذا کھائیں اور اس کی مناسب مقدار لیں۔بچوں کو بھی یہ بات سکھائیں کہ مناسب مقدار میں غذا صحت کے

لیے مفید ہے۔اس طرح عبادت میں بھی خلل نہیں پڑتا۔

❖ **روزانہ صدقہ کریں:** بچوں کو صدقات کی مختلف اقسام کے بارے میں بتائیں کہ ہم کس کس طرح صدقہ کر سکتے ہیں۔ سیرتِ رسول ﷺ اور سیرتِ صحابہؓ سے کہانیاں سنائیں کہ وہ کس طرح سے صدقات دیا کرتے تھے۔

❖ **عبادت کا وقت:** بچوں کے ساتھ عبادت کا ایک نیا ہدف قائم کریں جو آپ کے اور بچے کے لیے قابل عمل ہو۔ روزانہ ایک نوٹ پیڈ پر اس کی نشاندہی کرتے جائیں۔اس کو بہتر بنانے کے لیے بچوں سے تبادلۂ خیال کریں اور اس کی راہ میں حائل ہونے والی مشکلات کو حل کرنے میں بچوں کی مدد کریں۔خود بھی عبادت کریں اور بچوں کو بھی کچھ وقت کے لیے اپنے ساتھ بٹھائیں اور ان کی عمر کے اعتبار سے ان کو عبادت سکھائیں۔

❖ **بچوں کو سلیقہ سکھائیں:** بچے جب کسی چیز میں مہارت حاصل کرتے ہیں تو ان کے اندر کی خودداری کو تقویت ملتی ہے ۔ لہٰذا رمضان میں بچوں پر مختلف کاموں کی ذمہ داری ڈالیں ۔مثلاً سحر یا افطار کے لیے دستر خوان لگانا ،بہن بھائیوں کو تلاوت قرآن مجید کی یاددہانی کروانا، گھر کی صفائی میں والدہ/ بہن کا ہاتھ بٹا کر ،عید کے تحفے خریدنے کے لیے بجٹ بنانا وغیرہ۔

❖ **رمضان کے لیے وقت کی منصوبہ بندی کرنا:** رمضان کا مہینہ بچوں کو یہ بات سکھانے کا بہترین وقت ہے کہ ہماری زندگی کا اولین مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہونا چاہیے۔بچوں کو سکھائیں کہ ہمیں اپنی ترجیحات کس طرح متعین کرنی ہیں اور ان کو عمل میں لانے کے لیے کس طرح سے منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔

❖ **ماہِ رمضان میں ٹی وی اور کمپیوٹر گیم بند کرنا:** رمضان میں زیادہ تر وقت اللہ تعالیٰ اور اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ گزار کر اس مہینے کو خاص مہینہ بنائیں۔

❖ **اگلے رمضان تک کے لیے اہداف مقرر کریں:** رمضان کے آخر میں خاندان والوں سے ایک ملاقات رکھیں۔ان کے ساتھ طاق راتوں میں مل کر عبادت کریں۔اس ملاقات میں سب مل کر تبادلۂ خیال کریں کہ کیا انہوں نے اس رمضان میں تمام طے شدہ اہداف حاصل کر لیے؟ اور اگلے رمضان تک کے لیے بقیہ مہینوں میں ان کو کیا کرنا ہوگا؟ یہ بھی صلاح کریں کہ آئندہ اہداف مقرر کرنے اور انہیں حاصل کرنے کے لیے ہم ایک دوسرے کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

بچے رمضان میں کیا کر سکتے ہیں؟

والد/والدہ/استاد بچوں کو رمضان میں مندرجہ ذیل کام کرنے پر ابھاریں:

قرآن مجید

- خوبصورت آواز میں قرآن مجید پڑھیں۔
- جتنا زیادہ پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔
- چند سورتیں حفظ کریں

نماز

- پانچ وقت نماز پڑھیں۔
- نماز ٹھہر ٹھہر کر اور سکون سے پڑھیں۔
- کوشش کریں کہ ہر وقت باوضو رہیں۔
- رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھنا سیکھیں۔

دعائیں پڑھنا

- تمام دن کے مسنون اذکار پڑھیں۔

سحری میں مدد کرنا

- میز پر کھانا لگائیں۔
- سب کو کھانا پیش کریں۔
- زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگیں۔
- امی سے پوچھیں کہ کیسے ان کی مدد کی جا سکتی ہے؟

حدیث پڑھنا

- روزانہ امی یا ابو سے ایک حدیث سنیں۔
- اس حدیث پر عمل کے طریقے سوچیں۔

پیغمبروں کے واقعات پڑھنا (مثلاً)

- حضرت آدمؑ
- حضرت موسیٰؑ
- حضرت سلیمانؑ
- حضرت ابراہیمؑ
- حضرت عیسیٰؑ
- حضرت یوسفؑ

سیرت رسول ﷺ پر کتاب پڑھنا:

- رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی بھی کتاب پڑھیں۔

صدقہ

- مسکرائیں۔
- دوسروں کی مدد کریں۔
- روپیہ پیسہ دیں۔
- گھر میں اپنی ذمہ داری سے زیادہ کام کریں۔
- افطار کے وقت کسی مستحق کو یاد رکھیں۔

سچ بولنا: ہر جگہ اور ہر وقت، مگر خاص طور پر

- والدین کے ساتھ۔
- دوستوں کے ساتھ۔
- سکول میں۔
- ہر جگہ محتاط رہیں۔

بہن بھائی کی مدد کرنا

- لڑائی نہ کریں۔
- سحری اور افطاری کے اوقات میں مل جل کر کھائیں
- صحت مند کھیل کھیلیں۔
- بڑے بہن بھائیوں کی عزت اور احترام کریں ۔
- ان سے بحث ومباحثہ نہ کریں، اونچی آواز میں بات نہ کریں۔
- چھوٹوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔ اپنی کھانے پینے کی چیزوں میں ان کو بھی حصہ دیں۔

گھر کے ملازمین کی مدد کرنا

- گھر میں چیزیں نہ پھیلائیں تاکہ ملازم کا کام ہلکا رہے۔
- ان سے نرمی کا رویہ رکھیں۔
- ان کے کاموں میں ان کی مدد کریں۔
- انہیں زیادہ خوراک مہیا کریں۔

افطار کا وقت

- میز سجائیں۔
- کھانا رکھنے میں امی کی مدد کریں۔
- دعائیں مانگیں۔
- گھر والوں کو کھانا پیش کریں۔
- امی/بہنوں سے انواع واقسام کے کھانوں کی فرمائش نہ کریں کہ ان کا عبادت کا وقت کھانا پکانے میں چلا جائے۔

رشتے داروں سے ملاقات

- دادا دادی/نانا نانی سے ملاقات۔
- ان سے دعا کے لیے کہیں۔
- اگر وہ بیمار ہیں تو انھیں وقت پر دوا دیں۔
- اگر وہ روزے سے نہیں تو انہیں پانی پلائیں اور کھانا لا کر دیں۔
- پھوپھو، چچا، تایا، خالہ، ماموں، کزنز، دیگر رشتے داروں سے ملاقات۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جو پڑھا ہے اپنے کزن کو بھی بتائیں۔

ہوم ورک

- وقت پر کام ختم کریں۔
- خود اپنا کام کریں۔
- صاف ستھرا کام کریں۔
- کچھ اضافی کام کرنا سیکھیں۔

اپنے اساتذہ کی مدد کرنا

- بہترین طریقے پر پڑھیں۔
- کلاس میں پوری توجہ سے بیٹھیں۔
- اپنا کام وقت پر ختم کریں۔
- کلاس، بورڈ، صاف کرنے میں مدد کریں۔
- کتابیں اٹھانے میں مدد کریں۔
- اساتذہ کا کہنا مانیں اور کلاس میں شرارتیں نہ کریں

ہدایات برائے اساتذہ

اس کلاس کو کیسے کریں:

- اسکول یا بچوں کی ہفتہ وار کلاس یا پھر ایسی جگہ پر جہاں بچے جمع ہو سکتے ہوں، کلاس کرنے کے لیے 40 سے 45 منٹ کا سبق تیار کیا جاسکتا ہے۔
- اسکول اور علاقے کی ضروریات کے اعتبار سے کوئی بھی سبق منتخب کیا جاسکتا ہے، لیکن بہتر ہوگا کہ اسباق ترتیب سے ہی کیے جائیں۔
- بچوں کے لیے آرٹ ایکٹیوٹی اور لکھے ہوئے فلیش کارڈ اسباق کے بعد اسی کتاب میں دیے گئے ہیں جبکہ تصویری فلیش کارڈز کے لیے معاون کتاب تیار کی گئی ہے۔
- اسباق کی تیاری تمام تر تدریسی معاونات کے ساتھ کریں کہ انھیں سبق میں کہاں اور کیسے استعمال کرنا ہے۔
- اسباق کے اعادہ (recap) کے لیے ہر سبق کے شروع میں چند سوالات دیے گئے ہیں۔ استاد خود ان کے علاوہ بھی سوالات پوچھ سکتی ہے لیکن خیال رہے کہ وہ سبق سے متعلقہ ہوں اور پڑھائے جا چکے ہوں۔
- اساتذہ اسباق کی تیاری میں رمضان اور ذوالحجہ سے متعلق الھدیٰ کی مندرجہ ذیل مطبوعات، کیسٹس اور سی ڈیز سے استفادہ حاصل کریں اور موقع کی مناسبت سے متعارف بھی کروائیں۔

مطبوعات

شھر رمضان (New)

- رمضان ذاتی اصلاح اور دعوت دین کا پروگرام
- تقویٰ روزے کا مقصود
- روزے کے احکام
- رمضان المبارک کی مسنون دعائیں
- لبیک عمرہ
- تکبیرات
- عیدالفطر
- عشرۂ ذوالحجہ
- حج بیت اللہ

آڈیوز

- ہم رمضان کیسے گزاریں؟
- رمضان آگیا! رمضان تجدید ایمان کا موقع
- لبیک حج پروگرام
- عمرہ اور حج تیاری اور طریقہ
- عیدالاضحیٰ کیسے منائیں؟

سبق 1 رمضان کا تعارف

- **مقاصد :** اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :
  - ماہِ رمضان کی اہمیت کو جان سکے۔
  - رمضان میں کی جانے والی تمام مسنون عبادات واضح طور پر سمجھ لے۔
  - رمضان کے مقصد کو بھی سمجھ سکے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- تہوار
- رمضان
- شیطان

- **سبق کا دورانیہ:** 30 منٹ
- **خاکہ کا دورانیہ:** 15 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید۔
- **آرٹ ورک:**

مقصد: بچوں میں رمضان کی آمد کا شوق ابھارنا۔

درکار اشیاء: مختلف رنگوں کے چارٹ پیپرز جن کو 3.5 لمبے اور 3.5 چوڑے چوکور حصّوں میں کاٹ لیا جائے (ہر بچے کے لیے 30 پیپروں کا سیٹ)، پنچ مشین، موٹا دھاگہ، مارکر اور رنگ

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - اس سبق کو کسی بھی جگہ ایک کلاس کے طور پر بھی پڑھایا جا سکتا ہے۔
  - یہ رمضان پر تعارفی سبق ہے۔ اس لیے اساتذہ کوشش کریں کہ رمضان کے آغاز سے پہلے ہی اسے کروالیں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچوں سے اپنا تعارف کرائیں اور ان سے بھی نام پوچھیں۔

اگر آپ نیا کورس شروع کر رہے ہیں، تو یاد رکھیں کہ بچے پہلی کلاس میں سیٹ ہونے میں وقت لیتے ہیں۔

* بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ ماہِ رمضان مسلمان کی زندگی میں ایک اہم مہینہ ہے جس کے لیے خاص اہتمام کیا جاتا ہے اور اس میں خاص عبادات بھی کی جاتی ہیں۔
* بچو! جب بھی کوئی ہمیں کسی بھی خاص مہینے کے بارے میں بتائے تو ہمیں کیا کرنا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)
* جی! ہم یہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟ اور پھر یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر کیا خاص اعمال کیے؟
* بچو! ہم اپنی زندگی میں صرف اس طرح کام کریں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیے کیونکہ صرف وہی اعمال کرنے سے ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی ملے گی اور اللہ تعالیٰ بھی ہم سے خوش ہوں گے۔
* بچو! رمضان وہ مہینہ ہے جس میں ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مزے لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر اچھے عمل کا اجر رکھا ہے لیکن رمضان کا روزہ، وہ عبادت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس بات کا فیصلہ کروں گا کہ اپنے بندوں کو کتنا اجر دینا ہے۔
* بچو! آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس مہینے کی خاصیت کیا ہے؟

بچوں کو جواب دینے دیں اور اپنے جواب کے ساتھ کچھ احادیث شامل کرنے کی کوشش کریں۔

* رمضان کی ایک خاصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مہینے میں شیطان کو قید کر دیتے ہیں تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر سکیں۔

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ ہم پر کتنے مہربان ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ اجر حاصل کر لیں اور جنت میں جائیں۔ **(FC:1.1)**

* شیطان اس مہینے میں خود کو بہت بے بس محسوس کرتا ہے۔ شیطان کو یہ سوچ کر اتنا غصہ آتا ہے کہ اس نے سال کے گیارہ ماہ لوگوں کو برے کام کرنے سکھائے اور رمضان میں لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ گئے اور انہوں نے بہت ساری نیکیاں کما لیں۔

خاکہ

کردار: سلمٰی، مریم، استاد۔

دو سہیلیاں چلتی ہوئی اندر آتی ہیں۔ ان میں سے ایک بہت نیک لڑکی ہے جو ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتی ہے۔ اس کا نام سلمٰی ہے۔ اور دوسری لڑکی اچھی تو بہت ہے مگر اسے دین اسلام کے بارے میں اتنی معلومات نہیں ہے، اس کا نام مریم ہے۔

دونوں کے انداز اور لب و لہجے سے یہ فرق واضح ہوگا۔لیکن اس بات کا خیال رہے کہ کوئی ایسا جملہ یا حرکت اس خاکہ کے ذریعے بچوں تک نہ پہنچے جو غیر اسلامی ہو۔

سین 1

سلمٰی: السلام علیکم! مریم کیسی ہو تم؟

مریم: ہائے! میں بالکل ٹھیک ہوں۔سنو! مجھے بہت زور کی بھوک لگی ہے۔دیکھتے ہیں باورچی خانے میں کوئی مزے کی چیز کھانے کو مل جائے۔

سلمٰی: ہم ابھی کھانا نہیں کھا سکتے۔کیا تم نے روزہ نہیں رکھا؟

مریم: ہاں رکھا ہے! مگر ابھی یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے، اتنا مزیدار کھانا ہاتھ سے نہ چلا جائے۔

سلمٰی: لیکن اللہ تعالیٰ تو ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ہم لوگوں کے لیے روزہ نہیں رکھتے، ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے روزے رکھتے ہیں اور اللہ تو ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے رکھنے کا اتنا زیادہ اجر رکھا ہے۔

استاد بچوں کو دوبارہ سمجھائے کہ ہم سحر سے مغرب تک صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی کی خاطر کچھ بھی کھاتے پیتے نہیں اور جب ہم افطار کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں کچھ کھانے سے نہیں روکتے۔ان سارے اچھے کھانوں کے بارے میں سوچیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں افطار کے وقت کھانے کو دیتے ہیں لیکن ہمیں اس کھانے میں سے اپنے خادموں اور غریبوں کا حصّہ بھی نکالنا چاہئے۔اگر ہم لوگوں کو افطار کروائیں گے لوگ ہم سے خوش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا روزہ کھلوانے کا بہترین اجر دیں گے۔

(مریم سوچتی ہے اور مان جاتی ہے)۔

سین 2

مریم سلمٰی سے باتیں کرتی ہے اور اس کی کئی چیزوں پر تنقید کرتی ہے۔سلمٰی پریشان ہوتی ہے اور اسے مریم کی باتوں پر بہت غصہ آتا ہے لیکن کچھ سوچ کر رک جاتی ہے۔

سلمٰی: تمہیں معلوم ہے مریم! جب تم میری چیزوں کو برا کہہ رہی تھی تو مجھے بہت غصّہ آیا۔میں تمہیں جواب دینا چاہتی تھی مگر مجھے یاد آگیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں روزے کی حالت میں غصّہ آئے تو کہو کہ میں تو روزے سے ہوں۔

استاد بچوں کو بتائے کہ اللہ تعالیٰ ایسے روزے کو پسند نہیں کرتے جس میں آپ کھانے پینے سے تو پرہیز کریں لیکن زبان کا استعمال درست نہ کریں۔لوگوں کو تکلیف دیں اور ان کی زندگی مشکل بنا دیں۔روزے کا مطلب ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، ان کی مدد کریں اور ہر ایک سے محبت سے پیش آئیں۔اور اگر کوئی آپ کے ساتھ بدتمیزی کرے آپ صرف اتنا کہیں ''اِنِّی صَائِمٌ''! میں تو روزے سے ہوں۔

سین 3

مریم: اچھا بھئی لیکن کیا اب ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے! نہ کھا سکتے ہیں، نہ کسی کے ساتھ مذاق کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو تنگ کر سکتے ہیں۔ میں تو بور ہو رہی ہوں۔ اوہ مجھے ایک ترکیب آئی! آؤ چل کر کوئی فلم دیکھتے ہیں۔ افطار تک کا وقت آرام سے گزر جائے گا۔

سلمٰی: میں تو ایسا ہرگز نہیں کروں گی۔

مریم: کیوں نہیں؟

سلمٰی: ماہِ رمضان میں مجھے خاص طور پر اپنی آنکھوں کی حفاظت کرنی ہے۔ مجھے اپنے آپ کو ہر اس چیز کو دیکھنے سے روکنا ہے جو وقت ضائع کرتی ہے۔ میں سوچ رہی ہوں کہ میں قرآن مجید پڑھ لوں پھر تھوڑا سا آرام کرلوں۔ اس کے بعد میں کوئی اچھی سی کہانی کی کتاب پڑھ لوں گی۔ ویسے روزہ رکھ کر میں تو بور نہیں ہوتی۔ الحمدللہ! اتنے اچھے اچھے کام کرنے اور اجر پانے کا موقع مل جاتا ہے۔

مریم: (سوچ کر) اچھا ٹھیک ہے! میرا خیال ہے کہ مجھے بھی یہ کام کرنے چاہئے تاکہ میں بھی اجر کما سکوں۔

(دونوں سہیلیاں چلی جاتی ہیں۔ اب استاد تمام سبق جواب تک ہوا ہے بچوں کے ساتھ دہرا لیتی ہے)۔

سین 4

(مریم کلاس میں واپس آتی ہے، اب اس نے حجاب کیا ہوا ہے اور وہ بہت اچھی لگ رہی ہے۔ اور اس نے ہاتھ میں قرآن مجید پکڑا ہوا ہے۔

مریم: اب مجھے رمضان میں بہت مزہ آرہا ہے کیونکہ اب میں روزہ رکھتی ہوں، اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھتی ہوں اور نیکی کے کام کرتی ہوں۔

استاد بچوں کو بتاتی ہے کہ ایک اور خاص بات رمضان کے بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قرآن مجید کو اس مہینے میں نازل کرنا شروع کیا، اور 23 برس کے بعد اس کو مکمل کیا۔ استاد بچوں کے لیے قرآن مجید کھولتی ہے، اور کہتی ہے کہ یہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک خاص تحفہ ہے، لہذا ہمیں اسے زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے۔

سبق

* بچو! اگر اللہ تعالیٰ شیطان کو رمضان میں قید کر دیتے ہیں تو پھر مریم بری حرکتیں کیوں کر رہی تھی؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ جب ہم سال کے گیارہ ماہ شیطان کے پیچھے چلتے ہیں تو ہم برائی کرنے کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ ہمیں خود کو بری عادتوں سے روکنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے چاہے وہ رمضان ہی کیوں نہ ہو۔
* اسی لیے تمام سال اچھے کام کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ہم اچھے اعمال کرنے کے عادی ہو جائیں اور رمضان آنے پر ہم اور زیادہ اچھے کام کر سکیں۔ اگر اس مہینے میں ہم تمام بری حرکتیں کرنا بند کر دیں گے تو سال کے دوسرے مہینوں میں بھی ہم برائیوں سے بچ سکیں گے۔
* اس ماہ میں ہم عام دنوں سے زیادہ صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ماہِ رمضان میں نبی ﷺ کی سخاوت تیز ہوا

سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی تھی ۔ (بخاری)

* چھوٹے بچوں پر روزے فرض نہیں لیکن اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ بھی اچھے کام کریں ۔ چلیں ہم چند کام دیکھتے ہیں جو ہم سب نے کرنے ہیں: (FC: 1.2)

1۔ اپنے والدین کی ہر بات مانیں اور اپنے والدین کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچائیں۔ ان کے کام کریں کیونکہ وہ روزے سے ہوں گے۔

2۔ اسکول میں اور بھی زیادہ نظم وضبط کا مظاہرہ کریں، اور اپنے اساتذہ کے ساتھ بہت زیادہ عزت سے پیش آئیں۔ اسکول میں موجود سب لوگوں کی بھی عزت کریں جیسے آیا جی، چوکیدار وغیرہ۔ بہت محنت سے پڑھیں اور ایسی کوئی حرکت نہ کریں جس سے استاد پریشان ہو۔

3۔ افطار کے وقت پہلے دوسروں کو کھانے کی چیزیں پیش کریں۔ اس عمل سے آپ کو روزہ افطار کرانے کا بھی اجر مل جائے گا۔

4۔ اپنے خادموں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں۔

5۔ اپنے جیب خرچ سے کچھ صدقہ بھی نکالیں۔

6۔ سنت کے مطابق عید منانے کی تیاری رکھیں۔

اگر ایک ہی نشست میں سبق کروانا ہے تو بچوں کو عید کا بھی بتا دیں ورنہ اگلے اسباق میں عید پر تفصیلی سبق موجود ہے اور وہ اسی موقع اور ترتیب سے کروائیں ۔

سبق نمبر 2 رمضان ماہ رحمت

- **مقاصد:** اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :
  - ماہِ رمضان کی رحمتوں کو شمار کر سکے۔
  - ماہِ رمضان کی رحمتوں سے فائدہ اٹھانے کا شوق پیدا ہو جائے۔
  - ماہِ رمضان کی رحمتوں سے فائدہ اٹھانے کے طریقے سیکھ لے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - شعبان
  - رحمت
- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید، چارٹ پیپر جس پر گراف بنا ہوا ہو، سنہرا کاغذ، اسلامی مہینوں کے نام والے کارڈز۔
- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد:** رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اجاگر کرنا۔

    درکار اشیاء: دو فوٹو کاپی کاغذ، رنگ دار پنسلیں، ربن، سٹپلر۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ :**
  - اس سبق کے ذریعے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی محبت کو واضح کیا جائے بلکہ رحمت کے مختلف پہلوؤں پر بھی بچوں سے تبادلہ خیال کیا جائے۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے سبق کی دہرائی
◆ مسلمانوں کے لیے ماہ رمضان کیوں اہم ہے؟
◆ رمضان میں شیطان کہاں جاتا ہے؟
◆ جب بچے رمضان میں روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ کیا کام کر کے جزا پا سکتے ہیں؟

* بچو! سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو ان کے نام آتے ہیں؟ (بچوں کے سامنے مہینوں کے نام دہرائیں)۔ ان تمام مہینوں میں سے سب سے بہتر مہینہ کون سا ہے؟ سب ماہ برابر ہیں۔
* بچو! کیا آپ کو اسلامی مہینوں کے نام آتے ہیں؟

> بچوں سے اسلامی مہینوں کے نام سنیں، اور 12 کارڈ دکھائیں جن میں سے ایک کارڈ سنہری ہو۔ سنہرے کارڈ کی طرف اشارہ کر کے پوچھیں کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ شروع سے پھر تمام مہینوں کے نام دہرائیں یہاں تک کہ رمضان پر پہنچیں۔ (FC:2.1)

* جی! مسلمان کی زندگی میں رمضان ایک بہت خاص ماہ ہے۔ اسی لیے ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے، روزہ خاص میرے لیے ہے، اور میں ہی اس کا اجر دوں گا''۔ (بخاری)

> بچوں کو حدیثِ قدسی کے بارے میں بتائیں کہ حدیث قدسی سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ الفاظ ہیں جو نبی ﷺ کی زبان سے ادا ہوتے ہیں لیکن معنی و مفہوم درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

* رمضان میں ہم جو بھی اچھا کام کرتے ہیں اس کا اجر کئی گُنا بڑھ جاتا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں نیکیاں کرنے کی کتنی اہمیت ہے۔

> بچوں کو اسلامی مہینوں کے نام والے کارڈ پھر دکھائیں۔

* بچو! ان اسلامی مہینوں میں ایک اور ماہ بہت خاص ہے اور یہ رمضان سے پہلے آتا ہے۔ چلیں معلوم کرتے ہیں کہ یہ مہینہ کون سا ہے؟ جی یہ شعبان کا مہینہ ہے۔

> شروع سے پھر تمام مہینوں کے نام دہرائیں یہاں تک کہ آپ شعبان پر پہنچیں، اور بچوں کو شعبان کے بارے میں بتائیں۔

* شعبان پر حدیث سنائیں۔

آپؐ نے فرمایا: ''رجب اور رمضان کے درمیان وہ مہینہ ہے جس کی فضیلت سے لوگ غافل ہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔ (سنن النسائی)

* بچو! نبی ﷺ رمضان شروع ہونے سے پہلے لوگوں کو رمضان کے بارے میں بہت سی باتیں بتایا کرتے تھے۔ مثلاً:
   - ایک بڑا اور رحمت والا مہینہ آ گیا ہے۔
   - یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کرنے کا اجر جنت ہے۔
   - یہ وہ مہینہ ہے جب ہم غریبوں اور رشتہ داروں کے پاس جا کر ان کی خیریت معلوم کریں۔
   - ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا مہینہ ہے۔
   - روزے داروں کی مدد کرنے کا بھی اجر ملتا ہے۔
* بچو! رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مہینہ ہے۔ رحمت کیا ہوتی ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ یعنی رحم کرنا۔ اس لیے اس مہینے میں ہمیں کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

بچوں کو ایسا چارٹ پیپر دکھائیں جس پر 100 چوکور خانے بنے ہوں۔ ان 100 خانوں میں سے ایک خانے پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وضاحت کریں۔ **(FC:2.2)**
بچوں کو وضاحت کے ساتھ بتائیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اپنی مخلوق میں رکھی۔ مختلف تصویروں کی مدد سے بچوں پر واضح کریں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کس کس طرح آپس میں رحم کا برتاؤ کرتی ہے۔ **(FC:2.3)**

* ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص طور سے جوش میں آجاتی ہے۔

اس بات کو بتاتے ہوئے ایک سنہری کاغذ 99 خانوں پر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو بیان کرنے میں بچوں کو بھی حصّہ لینے دیں۔

* ہم دیکھتے ہیں کہ ماہِ رمضان کے دوران اللہ تعالیٰ کی چند خاص رحمتیں کیا ہیں:

1۔ رمضان سے پہلے جو ہم اچھے کام کر رہے تھے وہ ہم اس میں جاری رکھیں کیونکہ اس ماہ ہر نیک عمل کا اجر 70 گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔ (چند مثالیں دیں)

2۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کے رزق کی فراوانی ہوتی ہے، امیر وغریب سب کا رزق روزے کی برکت سے بڑھا دیا جاتا ہے

3۔ لوگوں میں صبر پیدا ہو جاتا ہے، بھوک اور پیاس آسانی سے برداشت کر لیتے ہیں۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔

* بچو! اب رمضان میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے اور اجر کمانے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔

1۔ کوئی جھگڑا نہیں کرنا۔ اگر ہم اس مہینے میں اپنے غصّے پر قابو پانا سیکھ جائیں گے تو باقی سال میں ہم ایک بہترین انسان بن جائیں گے۔ ان شاءاللہ!

2۔ غریب اور بھوکے انسانوں کو کھانا کھلانا ہے۔

3۔ والدین کو تنگ نہیں کرنا۔

4۔ دل لگا کر علم حاصل کرنا ہے۔

5۔ افطار کے وقت امّی کا ہاتھ بٹانا ہے۔

* بچو! خوشی کی بات یہ ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے ہمارے لیے۔ اللہ تعالیٰ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جنت میں جانے کا موقع دینا چاہتے ہیں۔

* بچو! اللہ تعالیٰ کی رحمت یہاں آ کر ختم نہیں ہو جاتی۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ شیطان کو بھی قید کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا اس لیے کرتے ہیں تا کہ شیطان کی غیر موجودگی میں ہمارے لیے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنا آسان ہو جائے۔ یاد ہے ہم نے پچھلی کلاس میں پڑھا تھا کہ شیطان اس مہینے میں کتنا پریشان رہتا ہے، وہ سارا وقت روتا ہی رہتا ہے۔ اس نے سارا سال انسانوں کو بہکانے کی بھرپور کوشش کی کہ کوئی بھی انسان اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی اچھا کام نہ کر سکے، اور اس مہینے میں ہر کوئی اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

متعلقہ حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دئے جاتے ہیں''۔ (بخاری)

* ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اب سب بچے باری باری کوئی ایک کام بتائیں جو وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے اور اس کی رحمت کو پانے کے لیے اس ماہ میں کریں گے۔ (بچوں کو جواب دینے دیں)

سبق نمبر 3 رمضان اور تقویٰ

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ یہ جاننے کے قابل ہو جائے کہ :**
  - تقویٰ کسے کہتے ہیں۔
  - رمضان اور تقویٰ کا آپس میں کیا تعلق ہے۔
  - اصل طاقت / قوت تقویٰ ہے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - تقویٰ/قوت۔
  - رمضان۔
  - صراط مستقیم۔
- **سبق کا دورانیہ : 45 منٹ**
- **درکار اشیاء :** فلیش کارڈز، قرآن مجید۔
- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد:** بچوں میں یہ شعور بیدار کرنا کہ کس طرح نیکیاں ہمارے تقویٰ میں اضافہ کرتی ہیں۔
  - **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، قینچی، گوند، رنگ دار پنسلیں ۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - بچوں کے لیے یہ رمضان کا نیا سبق ہے اس لیے ضروری ہے کہ تمام تصورات (concepts) کو انتہائی خوبی سے بچوں کو پہنچایا جائے۔
  - ”رمضان کیسے گزاریں“ از خرم مراد اساتذہ کے پڑھنے کے لیے اضافی مواد ہے۔
  - بچے طاقت کے تصور کو پسند کرتے ہیں چنانچہ تقویٰ کو قوت سے جوڑیے۔ مگر قوت کے تصور کو سمجھانے کے لیے کسی کارٹون کے کردار کا سہارا نہ لیں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

پچھلی کلاس میں سے دہرائی کرائیں۔ پھر بچوں کو صراط مستقیم والا فلیش کارڈ دکھائیں۔

* بچو! یہ کیا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں اور ان کے جواب سنیں)۔ جی، یہ صراط مستقیم ہے۔ یعنی وہ سیدھا راستہ جس پر چل کر ہی ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے اور جنت میں جا سکتے ہیں۔ (FC:3.1)

* صراط مستقیم پر جمے رہنے کے لیے ہمیں کون سے کام مدد دیتے ہیں؟ (بچوں سے مثالیں پوچھیں)۔ مثلاً قرآن مجید پڑھنا، نماز وقت پر ادا کرنا، صدقہ دینا ، جھوٹ نہ بولنا، لوگوں کے ساتھ نرمی سے بات کرنا، سلام کرنا وغیرہ۔ (FC:3.2)

* بچو! جنت کے اس راستے پر آپ کیا کریں گے؟ اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانیں گے اور زندگی کے ہر معاملے میں سنتِ رسول ﷺ کے مطابق عمل کریں گے اور صحابہؓ کی زندگی سے بھی سبق سیکھیں گے۔

* صراط مستقیم پر قائم رہنے کے لیے، ضروری ہے کہ ہر کام کرتے وقت اپنے آپ سے پوچھ لیں کہ کیا یہ عمل مجھے جنت کے راستے پر رہنے دے گا مثلاً اگر میں بدزبانی کروں تو کیا میں صراط مستقیم پر قائم رہوں گی؟

* بچو! جو بھی بری باتوں سے، اور ہر اس عمل سے، جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا اور جو نبی ﷺ نے کبھی نہیں کیا، دور رہے گا، اور اس کے برعکس وہ تمام اچھے کام کرے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے کرنے کو کہا ہے اور نبی ﷺ نے بھی ان کو انجام دیا، تو ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔

* بچو! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بارے میں پڑھا ہے؟ نبی ﷺ کی زندگی کو دیکھ کر یہ بتائیں کہ کیا نبی ﷺ نے کبھی یہ سوچا کہ آپؐ اکیلے ہی جنت میں چلے جائیں۔ نہیں! بلکہ آپؐ نے صراط مستقیم پر چلنے کے لیے خود بھی ہمیشہ اچھے کام کیے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے تمام لوگوں کو بھی اچھے عمل کرنے اور برائیوں سے دور رہنے کی تلقین کی۔ پھر ہر نیک عمل میں لوگوں کی مدد بھی کی، اور ان کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا پیارا دوست کیسے بنایا جا سکتا ہے تا کہ سب لوگ بھی جنت میں جا سکیں۔ (FC:3.3)

* ہمیں اپنی زندگی میں ہر کام سنت کے مطابق کرنا ہے۔ تو آج ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں خود بھی اچھے عمل کرنے ہوں گے اور دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے میں مدد کرنی ہوگی تا کہ ہم اپنے لیے بھی جنت کمانے کی کوشش کریں اور دوسروں کے جنت میں جانے کا سبب بھی بنیں۔ (FC:3.4)

بچے شاید یہ بات کہیں کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے ساتھ اور بھی کوئی جنت میں جائے۔ تو استاد انہیں بتائے کہ اگر ہم اپنے دوستوں کی جنت کے راستے پر مدد کریں گے تو تمام اچھے لوگ جنت میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔ اور ہمارے کہنے سے جو انسان بھی اچھا عمل کرے گا اس کا اجر ہمیں بھی ملے گا۔ بچوں کو صدقہ جاریہ کے بارے میں بھی بتائیں۔

* لیکن خود بھی صراط مستقیم پر قائم رہنا اور پھر دوسروں کو بھی اس راستے پر مدد دینا مشکل کام ہے۔ اس کے لیے ہمیں قوت درکار ہے۔ یہ قوت ہمارے پاس کہاں سے آئے گی؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ جتنے ہم نیکی کے کام کریں گے یہ قوت بڑھے گی مثلاً دعا مانگنے سے، نماز پڑھنے سے، صدقہ دینے سے اور والدین کی بات ماننے سے وغیرہ۔
* بچو! اس قوت کا ایک خاص نام ہے اور وہ ہے ''تقویٰ''۔ (فلیش کارڈ دکھائیں)۔ یہ کیا ہوتا ہے؟ (بچوں کو سوچ کر جواب دینے کا موقع دیں)۔
* تقویٰ کے معنیٰ ہیں کہ ہم ہر وہ کام کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کو کہا اور ان تمام کاموں سے بچیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کیا ہے اور ہم جو بھی عمل کریں خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کریں۔ اور ایسا ہم صرف اس وقت کر سکتے ہیں جب ہم ہر وقت یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ (FC:3.5)

یہ بات بتاتے ہوئے استاد کی شکل پر مسکراہٹ ہو۔

* جب ہم ہر کام صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہیں اور ہر عمل نبی ﷺ کی سنت کے مطابق کرتے ہیں تو ہمیں تقویٰ کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ (FC:3.6)

یہ بات بتاتے ہوئے استاد اپنی جسمانی حرکات سے یہ ظاہر کرے کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں کہ ہم نہ کر سکیں۔

* بچو! آپ میں سے کون اس قوت کو حاصل کرنا چاہتا ہے؟ (بچوں کے ساتھ استاد بھی اپنا ہاتھ کھڑا کرے)۔ اور اس قوت کو ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے کا موقع دیں)۔ قوتِ تقویٰ کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ یہ اچھے عمل کرنے اور برائیوں سے بچنے میں ہمیں مدد دیتی ہے، اسی قوت کی وجہ سے ہم دوسرے انسانوں کو بھی بھلائی کی طرف بلا سکتے ہیں۔ اور یہ طرزِ عمل ہمیں ساری زندگی اختیار کرنا ہوگا، اپنی زندگی کے ہر لمحے میں، ہر گھنٹے میں، ہر دن میں، ہر ہفتے میں، ہر مہینے اور ہر سال میں۔ اگر ہمارا تقویٰ کمزور ہوگا تو ہم برائیوں سے نہ بچ سکیں گے، نہ دوسروں کو روک سکیں گے۔

چھوٹے چھوٹے کارڈز بنالیں جن میں مختلف مثالیں درج ہوں کہ کس طرح تقویٰ کا حصول کیا جا سکتا ہے اور یہ کارڈز بچوں کو دیں۔ ہر بچے کو یہ کارڈ زدے کر ان سے ہر مثال پر تبادلۂ خیال کریں۔ ان کارڈز کو تقویٰ کے فلیش کارڈ کے اندر ڈالیں تاکہ بچے ان کے آپس کے تعلق کو جان سکیں۔

مثالیں (FC:3.7)

1) **اللہ تعالیٰ کی عبادت:** اللہ تعالیٰ کی ہر بات ماننا اور جو کچھ وہ ہم سے چاہتے ہیں اس پر عمل کرنا۔ اس میں تمام عبادات مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ شامل ہیں۔

2) **قرآن مجید کی تلاوت:** اس کا مطلب ہے کہ قرآن مجید کے پانچ حقوق ادا کرنا۔ سب سے پہلے اس کتاب پر ایمان لانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا (مزید مثالوں سے واضح کریں کہ کب، کہاں اور کیسے تلاوت کی جائے)، قرآن مجید کے معنیٰ سمجھنا (گھر والوں سے، منار الاسلام کی کلاس میں، اور خود سے بھی معنیٰ پڑھنا)، اس بات پر مکمل اعتماد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے، اس پر عمل کرنا اور قرآن مجید کا پیغام دوسروں تک پہنچانا۔

3) **سنتِ رسول ﷺ پر چلنا:** کیوں؟ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے عین وہی کیا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا۔ اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں۔ اچھا اب بتائیے کہ تقویٰ کی قوت کے حصول کے لیے آپ سنتِ رسول ﷺ پر کیسے عمل کریں گے؟ ہر کام رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق کریں گے، مثلاً سلام کرنا، آپؐ کی طرح مسکرانا، آپؐ کی طرح کھانا، پینا، لباس پہننا وغیرہ۔

4) **دل کو صحت مند رکھنا:** اپنے دل کو صحت مند رکھنا بہت اہم عمل ہے۔ اگر دل صحت مند نہ ہوگا تو ہم تقویٰ کی قوت حاصل نہ کر سکیں گے اور ہمارا تقویٰ کمزور پڑ جائے گا۔ تو دل کو صحت مند رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟ (بچوں سے مثالیں لیں)۔ مثلاً قرآن مجید کی تلاوت، کم سونا/کھانا/ ہنسنا ، صدقہ دینا وغیرہ۔ کون سی باتیں دل کو بیمار کرتی ہیں اور تقویٰ کو کمزور بناتی ہیں؟ (بچوں کو مزید سوچنے کا موقع دیں)۔ مثلاً بدزبانی کرنا، ایسے دوست بنانا جو بری زبان استعمال کرتے ہوں، ہر وقت وہ کام کرنا جو دل چاہے وغیرہ۔

بچوں سے مثالیں لینے سے نہ صرف ان کا ذہن کھلتا ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ استاد کو بچوں کے فہم کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

5) **روزہ رکھنا:** بچو! ہم روزے کب رکھتے ہیں؟ (بچوں کو کیلنڈر دکھائیں اور ان کو بتائیں کہ ہم رمضان سے بہت قریب ہیں۔ ابھی شعبان کا مہینہ ہے اور اس کے بعد رمضان کا مہینہ آجائے گا)۔ رمضان کے علاوہ بھی رسول اللہ ﷺ روزے رکھا کرتے تھے۔

اگر یہ سبق رمضان میں ہو، تو پھر براہ راست رمضان کا ذکر کریں۔

* اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. (البقرہ 183)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

قرآن مجید کھول کر بچوں کو یہ آیات دکھائیں۔ بڑے بچوں سے تلاوت کروائیں۔ اور چھوٹے بچوں کے لیے استاد خود تلاوت کرے۔

* بچو! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزے کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ہم سے پہلی امتّوں پر بھی روزے فرض تھے جیسے ہم مسلمانوں پر فرض ہیں۔اللہ تعالیٰ کو ہمارا روزہ رکھنا پسند ہے۔(FC:3.8)
* اللہ تعالیٰ کو روزہ رکھنا کیوں پسند ہے؟(بچوں کو اظہارِ خیال کرنے دیں)۔روزے سے ایک خاص قوت حاصل ہوتی ہے اور وہ ہے تقویٰ۔تو جسے تقویٰ حاصل ہو جائے اسے ہر لمحے/گھنٹے/دن/ہفتے/مہینے اور ہر سال میں اچھے کام کرنے اور برائیوں سے بچنے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔یہ تقویٰ نہ صرف ہماری مدد کرتا ہے بلکہ ہمارے ذریعے دوسروں کی بھی مدد کرتا ہے۔
* بچو! رمضان وہ مہینہ ہے جس میں ہم تقویٰ حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ عمل کر سکتے ہیں اور ہمارا یہ تقویٰ ہی ہمیں اور دوسروں کو صراط مستقیم پر قائم رہنے میں مدد دے گا۔
* رمضان میں ہمیں تقویٰ کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟(بچوں کو بولنے دیں)۔رمضان کے مہینے میں سارا دن لوگ صرف اس وقت کھاتے پیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے،اسی طرح لوگ منہ سے صرف وہی بات نکالتے ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں(یعنی کوئی بری بات نہیں نکالتے)،اس مہینے میں لوگ زیادہ سے زیادہ نماز پڑھتے ہیں،زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ صدقہ کرتے ہیں۔جب ہم یہ کام کر رہے ہوتے ہیں،اس وقت ہم سمجھتے ہیں کہ کسی کو ہمارے ان اعمال کی خبر نہیں مگر اللہ تعالیٰ کو ہمارے ہر عمل کی خبر ہوتی ہے اور یہ تمام اچھے کام ہم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کر رہے ہوتے ہیں۔ (FC:3.9)
* جب رمضان ختم ہونے لگتا ہے تو لوگ سوچتے ہیں کہ اگر ہم پورا ایک مہینہ اتنے نیک کام کر سکتے ہیں،بری باتوں سے بچ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر بات مان سکتے ہیں تو سارا سال ایسا کیوں نہیں کر سکتے؟ سب کو لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے میں مزا بھی آیا اور یہ کام اتنا مشکل نہیں تھا،جتنا ہم نے سوچا تھا۔
* بچو! ابھی آپ چھوٹے ہیں اس لیے آپ میں سے اکثر پر روزے فرض نہیں ہیں،لیکن اگر آپ چاہیں تو روزہ رکھ لیں،اور مشکل لگے تو چھوڑ دیں۔لیکن اگر آپ روزہ نہیں رکھیں گے تو تقویٰ کیسے آئے گا؟(بچوں کو جوب دینے دیں)۔
* جی! بچوں پر روزے فرض تو نہیں لیکن وہ اس مہینے میں تمام ایسے کام کر کے،جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوں اور جو سنتِ رسول ﷺ کے مطابق ہوں اور تمام بری باتوں سے بچ کر تقویٰ حاصل کر سکتے ہیں۔اس ماہ میں خاص طور پر اپنے والدین اور خادموں کی ہر کام میں مدد کریں تاکہ انہیں بھی آرام کا وقت مل جائے۔

> بچوں کو نیک کام کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی چند مثالیں دیں،اور ان تمام مثالوں کو تقویٰ اور اس کی قوت سے جوڑیں۔اور اس بات پر بھی خاص زور دیں کہ یہ تمام کام ہم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کریں گے۔

* بچو! اچھے اعمال کے ذریعے ہم زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کر سکتے ہیں اور جتنی زیادہ ہمیں یہ قوت حاصل ہوتی جائے گی اتنا ہی زیادہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی بات ماننا اور سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور ہم سارا سال دوسروں کو بھی اچھے انداز

میں دین کی باتیں بتاسکیں گے کہ وہ بھی عمل کریں۔

* اگر ہمارا تقویٰ مضبوط ہوگا تو ہمیں کیا ملے گا؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)

1) اللہ تعالیٰ کی مدد۔

2) اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

3) ہمارے ہر عمل میں برکت۔

4) نہ کوئی خوف اور نہ کوئی غم۔

5) صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جانا۔

6) جنت میں داخلہ آسان ہوگا۔

* آیئے ہم سوچیں اور اس بات کی تیاری کریں کہ ہم اس رمضان میں کس طرح تقویٰ کے درجے (level) بڑھائیں گے۔

سبق نمبر 4 رمضان کے مقاصد

مقاصد : اس سبق کے اختتام پر بچہ یہ جاننے کے قابل ہوجائے کہ:

- رمضان کی اصل روح کیا ہے۔
- رمضان ہمیں اپنی خواہشات پر قابو پانا سکھاتا ہے، اور خواہشات پر قابو پالینے کی عادت ہمارے تقویٰ کو مضبوط بناتی ہے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- تقویٰ۔
- جسم کے ہر عضو کا روزہ۔

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید، ڈھال۔

آرٹ ورک:

- **مقصد:** رمضان کے روزے ہماری زندگی کے ہر پہلو پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔
- **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، قینچی، رنگ دار پنسلیں، گوند۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- اساتذہ کو خرم مراد کا لکھا ہوا کتابچہ ''رمضان کیسے گزاریں'' ضرور پڑھ لینا چاہیئے۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ **پچھلے سبق کی دہرائی**

- اللہ تعالیٰ نے رمضان میں ہمیں کون سی خاص چیز عطا کی ہے؟ تقویٰ
- تقویٰ کیا ہے؟ وہ طاقت جو ہمیں برائیوں سے روکتی ہے اور ہم سے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر سکتے ہیں۔
- یہ طاقت کون سے کام کرنے سے حاصل ہوگی؟ ہر بچے سے ایک ایک کام پوچھیں۔

* بچو! رمضان میں روزانہ ہم کیا کام کرتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ہم فجر سے پہلے روزہ رکھتے ہیں اور غروب آفتاب کے ساتھ کھولتے ہیں۔

جب وہ سحر اور افطار کا ذکر کریں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا'' (الدارمی)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ رمضان میں یوں لگتا ہے کہ بہت سے لوگوں نے روزہ رکھا ہے، لیکن حقیقت میں صرف چند ہی لوگوں نے روزہ رکھا ہوتا ہے اور وہ اپنے روزوں سے تقویٰ بھی حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ باقی افراد تو صرف بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں۔ ہر رمضان میں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بھی روزہ رکھ رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ محض بھوک اور پیاس برداشت کر رہے ہوتے ہیں۔

فلیش کارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیں۔ **(FC:4.1)**

* بچو! اس کا مطلب ہے کہ روزہ کا مطلب صرف کھانا پینا چھوڑنا نہیں ہے۔ **(FC:4.2)**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے۔ لہٰذا جب کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے، بیہودہ پن نہ دکھائے، اگر کوئی دوسرا شخص روزے دار سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑا کرے تو روزے دار کہہ دے (بھائی) میں روزے سے ہوں۔'' (صحیح البخاری)

بچوں کو ایک ڈھال دکھاتے ہوئے ڈھال کا تصور سمجھائیں۔

* بچو! ڈھال کب اور کہاں استعمال کی جاتی ہے اور یہ کیا کام کرتی ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں، پھر سمجھائیں)۔ جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو روزہ ہمیں تمام برائیوں سے بچاتا ہے۔ **(FC:4.3)**
* (پہلے فلیش کارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سمجھائیں) اس کا مطلب ہے کہ جو رمضان کے روزے رکھتا ہے وہ اس کو بطورِ

ڈھال استعمال کرتا ہے، اور اپنے آپ کو تمام برائیوں سے بچاتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا۔

* بچو! جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو ہم سحری کرتے ہیں اور افطار کے وقت تک نہ ہم کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم برائیوں سے بھی بچتے رہیں تو پھر ہم نے واقعی روزہ رکھا۔
* بچو! ہم صرف معدے (stomach) سے روزہ نہیں رکھتے بلکہ ہم اپنے جسم کے ہر عُضو کے ساتھ روزہ رکھتے ہیں۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ جسم کے مختلف اعضاء سے کیسے روزہ رکھا جاتا ہے۔
* **آنکھ کا روزہ :** آنکھوں سے روزہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

1) اپنے آپ کو ان کاموں سے دور رکھنا جن کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔ مثلاً کارٹون دیکھنا، اور ٹی وی کے بُرے پروگرام دیکھنا وغیرہ۔

2) اللہ تعالیٰ کو بھلا دینے والے کام کرنا۔ مثلاً کمپیوٹر گیم کھیلنا، لغو فلمیں دیکھنا، اور لغو کتابیں پڑھنا وغیرہ۔

* بچو! اگر ہم روزہ رکھ کر ایسے برے کاموں میں پڑیں گے تو صراطِ مستقیم پر قائم نہیں رہ سکیں گے اور ہماری قوتِ تقویٰ بھی کمزور پڑ جائے گی، پھر ہمارے اندر اچھے کام کرنے کی طاقت نہیں رہے گی۔
* **زبان کا روزہ :** بچو! رمضان کا مہینہ ہمیں زبان سے روزہ رکھنے کے لیے بھی کہتا ہے۔ بچو! وہ کیسے؟ (اب ان کو بولنے دیں)۔

1) بے کار باتیں نہ کریں، جھوٹ نہ بولیں، غیبت نہ کریں، بدزبانی نہ کریں۔

2) دوسروں سے بدتمیزی سے بات نہیں کرنی، کسی کو کسی کے ساتھ سختی کرنے کا مشورہ نہیں دینا، جھگڑا نہیں کرنا، چلّانا نہیں۔

3) کوئی بات کر رہا ہو تو اس کی گفتگو میں مداخلت نہیں کرنی وغیرہ۔

4) زیادہ تر خاموش رہیں، اللہ تعالیٰ کو یاد کریں، اس کا ذکر کریں، قرآن مجید پڑھیں، حدیث پڑھیں۔

5) اچھی اچھی کتابیں پڑھیں اور اپنے اسکول کی پڑھائی کریں۔

ان مثالوں سے متعلق بچوں کو چند احادیث سنائیں یا سیرت النبی ﷺ سے چند واقعات۔

* **کان کا روزہ :** کانوں کا بھی روزہ ہوتا ہے۔ (بچوں سے پوچھیں وہ کیسے؟ ان کو بولنے دیں)۔

1) وہ سننا جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ مثلاً قرآن مجید کی تلاوت، ذکر کرنا، اچھی بات۔

2) وہ نہ سننا جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ مثلاً گانے، گالی۔

* **ہاتھ اور پاؤں کا روزہ :** ہاتھ اور پاؤں کا روزہ کیسے ہوتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے کا موقع دیں)۔

1) ہر اس کام کی طرف بڑھنا جو ہمیں صراط مستقیم پر رکھے۔

2) چوری نہ کرنا، ہاتھ اور پاؤں سے کوئی بری حرکت نہ کرنا مثلاً کسی کو مارنا، دھکّا دینا، اپنی چیزیں دوسروں کو نہ دینا۔

3) کسی برے کام کے لیے چل کر نہ جائیں۔

✱ بچو! اللہ تعالیٰ کیوں چاہتے ہیں کہ ہم اپنے جسم کے ہر عُضو کے ساتھ روزہ رکھیں؟ (جواب دینے دیں)۔ کیونکہ جب ہم اچھا عمل کرتے ہیں تو ہمارے تقویٰ میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اور جب ہمارا تقویٰ مضبوط ہوگا تو رمضان کے بعد بھی ہم نیک کام کرتے رہیں گے اور اپنے آپ کو برائیوں سے بچاسکیں گے۔ اور اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک بھی پہنچاسکیں گے۔

✱ بچو! روزے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اپنے معدے(stomach) کو آرام دیں۔ وہ اس طرح کہ ہم سحری میں تھوڑا کھائیں اور افطاری کے وقت سادہ اور صحت مند غذا کھائیں۔ اگر ہم بہت تیل والی اور چٹ پٹی غذا کھائیں گے اور کھاتے ہی چلے جائیں گے تو ہمیں تقویٰ حاصل نہ ہوسکے گا۔ (FC:4.4)

✱ روزے کا ایک اور مقصد بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا سب سے پیارا اور بہترین دوست بنانا ہے۔ وہ اس طرح کہ رمضان کے دوران ہم جو بھی عمل کریں اللہ تعالیٰ کی خوشی اور پسند کے مطابق کریں اور ہر اس عمل سے بچیں جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں۔

✱ بچو! اب آپ کی سمجھ میں آیا کہ جن لوگوں نے اپنے جسم کے ہر عُضو سے روزہ رکھا ہو، دراصل صرف انہی لوگوں کا روزہ ہوا۔ باقی افراد کو ان کے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ ہاتھ نہیں آیا۔

یہ بتاتے وقت پہلا فلیش کارڈ بچوں کو ایک بار پھر دکھائیں۔

✱ بچو! اب ہم سب ایک عملی سرگرمی (activity) کریں گے۔ میں آپ کو ایک چارٹ دکھاؤں گی اور اس میں مختلف کام لکھے ہیں۔ ہم یہ دیکھیں گے کہ ان میں سے کن کاموں کو کرنے سے روزہ ہوتا ہے اور کن کاموں کو کرنے سے انسان صرف بھوکا پیاسا رہتا ہے۔

استاد چارٹ پیپر کو اٹھائے جس میں مختلف کام تحریر شدہ ہیں۔ بچوں سے ان مختلف کاموں پر تبادلۂ خیال کریں۔ کم از کم چھ کام یا جتنا وقت اجازت دے، بچوں سے ڈسکس کریں۔ ہر عضو کے روزے میں کیے جانے والے اچھے اور برے اعمال کا ذکر کر کے بچوں سے ان کی رائے لیں۔ ہر غلط کام کے لیے پوچھیں کہ کیوں نہیں کریں گے، اور ہر اچھے عمل کے لیے پوچھیں کہ کیسے کریں گے۔ (FC:4.5)

(اگلے صفحے پر)

آنکھیں	زبان	ہاتھ	پاؤں	ذہن	پیٹ	کان
• کتابیں پڑھنا • کارٹون دیکھنا • قرآن مجید پڑھنا • باغ میں موجود چیزوں کو دیکھنا • وڈیو گیم کھیلنا • تعلیمی فلمیں دیکھنا	• سلام کرنا • بدزبانی کرنا • نرمی سے گفتگو کرنا • جھوٹ بولنا • چیخنا چلاّنا • اللہ تعالیٰ کا ذکرنا	• افطار میں مدد کرنا • اپنی چیزیں دوسروں کو دینا • دھکّا دینا • جھگڑا کرنا • صفائی کرنا • چوری کرنا	• نماز ادا کرنے مسجد جانا • تیزی سے نماز پڑھنا • وقت پر اسکول جانا • پارک جانا • ملازمین کی مدد کرنا • غریب انسانوں کو صدقہ دینا	• دوسروں کے بارے میں غلط سوچنا • صرف اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھنا • اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست بنانا • سارا دن اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والے کام کرنا • میں روزہ رکھتا ہوں لیکن لوگ مجھے غصّہ دلاتے ہیں • اللہ تعالیٰ مجھے نہیں دیکھتا	• کم کھانا • حلال وطیب کھانا • سنت کے مطابق افطاری کرنا • سحری اور افطاری کے وقت خوب کھانا • افطار میں دودھ پینا • تلی ہوئی اور چٹ پٹی چیزیں کھانا • کھانے کی چیز کسی کو نہ دینا	• قرآن مجید سننا • میوزک سننا • اچھی کہانیاں سننا • اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے پرندوں کی آواز سننا • سیرۃ النبی ﷺ سے واقعات پڑھنا • امی ابو کی بات غور سے سننا

سبق نمبر 5 رمضان ایک تربیتی مہینہ

- **مقاصد : اس سبق کے اختتام پر بچہ یہ جاننے کے قابل ہو جائے کہ:**
  - رمضان مسلمان کے لیے ایک تربیتی مہینہ ہے۔
  - یہ تربیتی مہینہ ایک مسلمان کو سارے سال اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لیے تیار کرتا ہے۔
  - روزہ ایک مضبوط ڈھال ہے جو ہمیں گناہ اور جہنم کی آگ سے بچالیتا ہے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- تربیت (Training)
- فوجی
- صائم

- **سبق کا دورانیہ:** 35 منٹ
- **خاکہ کا دورانیہ:** 10 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، چارٹ پیپر کے کٹے ہوئے کارڈز جن پر صبر لکھا ہوا ہو، کاغذ کی ڈھال، سنہرے ستارے جن پر صائم لکھا ہوا ہو۔
- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد :** بچوں کو رمضان کی تربیت کے پہلوؤں کی وضاحت۔
  - **درکار اشیاء :** فوٹو کاپی نقشہ، فوٹو کاپی شدہ کاغذ، رنگ دار پنسلیں، قینچی، گوند۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - اس سبق کو ایک عملی سرگرمی کی شکل میں بھی کیا جا سکتا ہے۔
  - بچوں میں نقشہ کی مدد سے بہت واضح طور پر رمضان کے تربیتی پہلوؤں کو اجاگر کریں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے سبق کی دہرائی
◆ ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ ◆ رمضان میں ہم پر اللہ تعالیٰ کی کیا کیا رحمتیں نازل ہوتی ہیں؟ ◆ روزہ جسم کے کن حصوں سے رکھا جاتا ہے؟

* بچو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں اس لیے بھیجا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کر کے اور صراط مستقیم پر رہ کر جنت میں جا سکیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے ہم ہر وقت اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ ہر وہ کام کریں جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں اور ہر اس کام سے بچ سکیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا۔

* اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت زیادہ ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ہمیں مواقع فراہم کرتے رہتے ہیں کہ ہمارے لیے نیکی کے کام کرنا آسان ہو جائے اور ہم برائیوں سے بچ کر، اس کی رضا اور اطاعت کے کام کر کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

* رمضان اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا مہینہ ہے جس میں شیطان بھی بند ہے اور ہر نیک کام کرنے کا ثواب بھی زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو اس ماہ میں اپنی بہترین تربیت کر لے گا، تو یہ روزہ اس کے لیے ایک ڈھال بن جائے گا جو اسے گناہوں سے بچا سکے۔

یہ بتاتے وقت استاد کی آواز میں بہت جذبہ اور خوشی ہو۔

* بچو! یہ تربیت کیا ہوتی ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی کام بار بار اور بہترین انداز میں ایسے کیا جائے کہ وہ نہ صرف کرنا آسان ہو جائے، بلکہ اس کی عادت پڑ جائے۔ تو رمضان کا پورا مہینہ (استاد ہاتھ پھیلا کر کہے) جو شخص سب کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کرے، جبکہ شیطان بھی بند ہے تو اسے ہر نیک کام کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور یہی تربیت ہے۔

بچوں سے چند نیک کاموں کی مثالیں لیں جو خاص طور پر رمضان میں ہماری تربیت کا حصہ ہوتے ہیں۔

* بچو! ڈھال کیا ہوتی ہے؟

بچوں کو چارٹ پیپر کی بنی ڈھال یا اس کی تصویر دکھائیں۔

بچو! ڈھال کو پرانے زمانے میں جنگوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ دشمن کے وار سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔اس کا استعمال ہر نقصان دہ اور بری چیز سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''روزہ ایک ڈھال ہے۔روزے میں فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں۔اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گالی دے تو دو بار کہہ دے میں روزے دار ہوں (اِنِّی صَائِمٌ)۔(صحیح البخاری)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو روزے کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق گزارے گا،اس کی ایسی تربیت ہو جائے گی کہ یہ روزہ ایک ڈھال کی طرح اس کو دنیا میں ہر غلط بات سے بچائے گا اور آخرت میں بھی اس کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔

یہ بتاتے وقت خوشی کا اظہار کریں کہ بچوں میں روزے کو مسنون طریقے سے گزارنے کا شوق پیدا ہو۔

* تو اب اگر کوئی آپ سے کہے کہ آپ رمضان میں اتنے خوش کیوں ہیں تو آپ نے انہیں بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین تربیت دینے کے لیے یہ مہینہ رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اس تربیتی مہینے میں ہم زیادہ سے زیادہ اچھے کام کریں تاکہ ہم سال کے باقی مہینوں میں بھی اچھے کام کرنے کے ماہر ہو جائیں۔ یہ تربیتی مہینہ ہمیں متقی بناتا ہے تاکہ ہم برے کاموں سے دور رہیں اور زیادہ سے زیادہ اچھے کام کریں۔ بچو! رمضان میں جتنا تقویٰ بڑھتا ہے،اتنی ہی روزے کی ڈھال مضبوط ہوتی جاتی ہے اور ہم زیادہ سے زیادہ برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔

* بچو! جنت میں ایک خاص دروازہ ہے جس کا نام باب الریّان ہے۔اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی اندر داخل ہوں گے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کون سے کام ہیں جو ہمیں رمضان میں کرنے چاہئیں تاکہ ہماری بہترین تربیت ہو اور روزہ ہمارے لیے ڈھال بن جائے اور ہم صائم کہلائیں۔ (FC:5)

بچوں کو ایک فلیش کارڈ دکھایئے جس پر ''صائم'' لکھا ہو اور رمضان کی اس تربیت کو ایک نقشے کی مدد سے سمجھائیں۔

* **پہلا مرحلہ:** اللہ تعالیٰ کو ایسے مسلمان پسند ہیں جو نظم وضبط کے پابند ہوتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دیے گئے تمام احکامات پر عمل کرتے ہیں اور فوراً حکم مانتے ہیں۔اسی سے تو تربیت ہوتی ہے۔

صائم سو رہا ہے،اور وہ سحری کے وقت اٹھے گا، فجر سے کچھ دیر پہلے۔''اٹھو اور سحری کرلو'۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے'' (بخاری ومسلم)۔ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم سحری میں کھانا آہستہ آہستہ کھائیں۔اور ہم فجر کی اذان تک کھانا جاری رکھ سکتے ہیں۔

کسی بچے سے اذان دلوائیں۔بچوں سے کہیں کہ صائم نمازِ فجر پڑھنے جا رہا ہے، ماشاءاللہ!

* **دوسرا مرحلہ:** بچو! جیسے کسی بھی کام کو کرنے میں بہت سی مشکلات آتی ہیں، بالکل اسی طرح روزہ رکھ کر بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

نقشے میں لکھی مشکلات کی طرف اشارہ کریں۔

جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو ہمیں کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟ (بچوں سے پوچھیں)۔

۔ہماری پڑھائی ۔ہمارا اسکول ۔ہمارے امتحانات

یقیناً یہ سب کچھ بہت سخت ہے، اور جب تک صائم سخت محنت نہیں کرے گا وہ کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ مسلمان ذہین ہو، وہ سائنس دان، ڈاکٹر، دینی عالم اور انجینئر وغیرہ بنے۔ وہ علم حاصل کرے اور اس علم کے ذریعے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ تو آپ اپنی پڑھائی میں سخت محنت کریں، پڑھائی میں ایک دوسرے کی مدد کریں، جھگڑا نہ کریں اور اپنی استاد کو پریشان نہ کریں۔ بچو چلیں تکبیر کہیں۔ اللہ اکبر۔ یہی تو اس کی تربیت ہے کہ مشکل ہو یا آسان ہر وہ کام کرنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں۔

* **تیسرا مرحلہ:** صائم کی زندگی میں بھی بہت سی رکاوٹیں آتی ہیں:

بچوں کو رکاوٹوں کے فلیش کارڈز دکھائیں۔

- جھوٹ
- بدزبانی
- جھگڑا

بچو! صائم کے راستے میں آنے والی ان رکاوٹوں کو دیکھیں۔ رمضان میں ہمیں احتیاط کرنی ہوگی، ان کاموں کو ہرگز ہرگز نہیں کرنا۔ صائم ہر مرتبہ ان چیزوں سے بچ کر گزر جاتا ہے اور ان کاموں سے بچنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ سب مل کر زور سے ''الحمدُ للہ'' کہیں۔ اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ نے روزے کو ڈھال کہا۔ اگر کوئی بھی ہم سے لڑے جھگڑے تو ہم اس کو فوراً کہہ دیں ''میں روزے دار (انی صائم) ہوں''۔ جیسے ڈھال بری چیزوں سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ ہمیں برائیوں سے بچالیتا ہے۔

* **چوتھا مرحلہ:** بچو! ایک اور کام جو روزے کی تربیت میں بہت ضروری ہے اور ہماری ڈھال کو مضبوط کرتا ہے، آپ کا کیا خیال ہے وہ کیا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ جی! وہ ہے صبر۔ صبر بہت اہم ہے! بہت زیادہ اہم ہے! اپنے اپنے صبر کارڈز اٹھالیں اور سب مجھے باری باری بتائیں گے کہ انھوں نے روزے میں کس کس چیز پر صبر کیا۔ صائم کو بہت صبر کرنا ہے

1۔ غصہ آرہا ہے؟ اچھا! مگر غصّے کو پی جانا صبر ہے۔ اور روزے کی حالت میں تو غصّے کو پی جانے کا بہت زیادہ اجر ہے۔

2۔ بُرے کام سے رک جانے کا مطلب بھی صبر ہوتا ہے۔ اور یہ چیز صائم کو اللہ تعالیٰ کے اور قریب کرتی ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (صحیح البخاری)

جی بچو! تو اللہ تعالیٰ کو ہمارے بھوکے اور پیاسا رہنے سے کوئی مطلب نہیں وہ تو چاہتے ہیں کہ ہم سچے صائم بن جائیں' ۔

تو اب میرے پیچھے پڑھیں: '' صائم بہت صبر کرتا ہے ۔''

اگر بچے بوریت یا یکسانیت محسوس کریں تو ان کو کھڑا کروا کر چند بار یہ جملہ دہرائیں۔

* **پانچواں مرحلہ:** اب رمضان کی بہت سخت مشق آ گئی۔ آپ کو دشمن کا سامنا کرنا ہے۔ میں آپ کو صائم کی طرف آنے والی چیزوں سے خبردار کرتی ہوں، لیکن اگر وہ سچا صائم ہے اور صبر سے کام لیتا ہے اور ہر وہ کام روزے میں کرتا ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے بتایا تو یہی روزہ اس کے لیے ڈھال بن جائے گا اور اس کو مشکلات سے بچا لے گا۔

صائم کو چارٹ پیپر کی ڈھال دیں۔ فلیش کارڈز پر ان برائیوں کے نام لکھیں اور صائم کو وہ فلیش کارڈز دکھائیں، اور صائم اپنی حفاظت اس ڈھال سے کرے گا۔ اس سرگرمی کو کرنے سے بچے بھی مشغول رہتے ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ رمضان کے بعد بھی آپ کے راستے میں کیا چیزیں آئیں گی؟

- بدزبانی
- جھگڑا
- جھوٹ

تو جس نے رمضان میں تربیت صحیح لی اور روزے کو مضبوط ڈھال بنا لیا، اس کو پورا سال برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے میں مشکل پیش نہ آئے گی۔ ان شاء اللہ!

* **چھٹا مرحلہ:** بچو! کیا آپ جانتے ہیں کہ صائم نے اپنی تربیت مکمل کر لی۔ الحمدللہ! اب وہ سچا صائم ہے۔ اس نے وقت پر سحری کر لی۔ اس نے جھوٹ، جھگڑے اور بدزبانی کے خلاف جنگ کی۔ اس نے والدین کا بہترین طریقے سے ہاتھ بٹایا، وقت پر ہوم ورک کیا، اچھی طرح پڑھائی کی وغیرہ۔

اب اس وقت ایک سنہری ستارہ اٹھائیں جس پر صائم لکھا ہوا ہو۔ بچوں سے کہیں کہ وہ چند مرتبہ تکبیر کہیں۔

* بچو! اگر ایک صائم رمضان کا مہینے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے تو سارا سال کیوں نہیں کر سکتا بے شک شیطان کھلا بھی ہو۔ اب تو اس کے پاس ایک مضبوط ڈھال موجود ہے۔

* بچو! آپ کو ایک اور بات بتاؤں۔ جو روزے میں اپنا تقویٰ بڑھاتا رہا اور اس کا روزہ ہمیشہ ایک مضبوط ڈھال کی طرح رہا تو یہ ڈھال اس کو صرف دنیا میں فائدہ نہ دے گی بلکہ آخرت میں اس کو جہنم کی آگ سے بھی بچا لے گی۔ ہم سب کو اس آگ سے ڈر لگتا ہے نا؟ اور ہم میں سے کوئی بھی اس کے قریب تک نہیں جانا چاہتا۔ ہم سب تو جنت میں جانا چاہتے ہیں۔

آیئے اس کے بارے میں سوچتے ہیں کہ ہم نے اپنے روزے کو ڈھال کیسے بنانا ہے!!

خاکہ

کردار: استاد، احمد۔

استاد بیٹھی ہوئی ہے اور کلاس کے بچوں سے رمضان کے بارے میں بات کرنا شروع کرتی ہے۔اور احمد ان کے پاس آتا ہے۔

استاد: السلام علیکم!

احمد: وعلیکم السلام! میں پلیٹ میں بہت مزیدار چیز لے کر آیا ہوں۔آئیں چلیں ہم سب مل کر اس کو کھاتے ہیں۔

استاد: جزاک اللہ! میں نہیں کھا سکتی میں روزے سے ہوں۔برائے مہربانی میری گفتگو کے بیچ میں آپ مخل نہ ہوں، میں بچوں سے رمضان کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔

(مگر احمد کھانے کے لیے اصرار کرتا ہے)

استاد: اِنِّی صَائِمٌ!

احمد: آپ مجھ سے کیا کہہ رہی ہیں؟

استاد: میں آپ کو ایک حدیث سناتی ہوں

> نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ گندی بات کرے نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو وہ یوں کہہ دے کہ میں روزے دار (انی صائم) ہوں (صحیح البخاری)۔

(احمد اٹھتا ہے زبان سے کچھ نہیں کہتا مگر جسم کے تاثرات استعمال کرتا ہے۔استاد اس کو جواب دینا چاہتی ہے مگر یہ سوچ کر رک جاتی ہے کہ اس کا تو روزہ ہے)۔

استاد: انی صائم۔

(احمد اور زیادہ بے قابو ہو جاتا ہے اور پاؤں پٹختا ہے۔استاد جواباً اس کو ڈانٹنا چاہتی ہے مگر یہ سوچ کر رک جاتی ہے کہ اس کا روزہ ہے)۔

احمد: (بہت متاثر ہوتا ہے)۔مجھے آپ کی یہ بات بہت پسند آئی ہے۔مجھے ایک بات بتائیے کیا میں بھی روزہ رکھ سکتا ہوں؟ روزہ رکھنے سے تو ہر کام اچھا ہوتا ہے۔میں سات سال کا ہوں۔

استاد: ہاں یقیناً! لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ روزہ ابھی آپ پر فرض نہیں ہے۔جب آپ بڑے ہوں گے تو پھر رکھیں گے۔

احمد: لیکن میرا دل تو چاہتا ہے کہ میں ہر دن روزہ رکھوں تاکہ بہترین انسان بن سکوں۔میں روزے کو ڈھال بنانا چاہتا ہوں تاکہ دنیا میں برائیوں سے بچ سکوں اور آخرت میں جہنم کی آگ سے۔

استاد: بالکل! آپ یہ کام کر سکتے ہیں۔جس دن آپ روزہ نہ رکھیں اس دن بھی آپ اپنے اعضاء کے روزے کو جاری رکھ سکتے ہیں، بہترین رویّے کا مظاہرہ کر کے مثلاً والدین کا ہاتھ بٹا کر، جھگڑا نہ کر کے، قرآن مجید پڑھ کر اور نماز ادا کر کے۔اگر آپ یہ سارے کام کر

لیں تو آپ بھی اجر کما سکتے ہیں، اللہ کی رحمت حاصل کر سکتے ہیں اور شیطان سے بھی بچ سکتے ہیں۔اس سے آپ کی رمضان کی تربیت بھی ہو جائے گی اور روزہ آپ کے لیے بھی ڈھال بن جائے گا۔

استاد بچوں کے ساتھ تمام گفتگو کو دہرائے ۔

سبق 6 سچ اور جھوٹ

- **مقاصد:** اس سبق کے ختم ہونے پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ
  - جھوٹ بولنے کی قباحت جان سکے۔
  - جھوٹ کی عملی شکلیں سمجھ لے۔
  - سچ اور تقویٰ کے تعلق کو جان لے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - جھوٹ۔
  - سچ۔

- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ

- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد:** بچوں میں سچ اور جھوٹ کے واضح معیار کا شعور بیدار کرنا۔
  - **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، رنگ دار پنسلیں۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - ''حسنِ اخلاق'' میں سے جھوٹ پر احادیث کا مطالعہ کریں۔
  - سبق کے دوران بچے کو ایک مضبوط تصور دیں کہ جھوٹ بولنا کس قدر برا کام ہے اور یہ کہ مسلمان ہر حال میں سچ بولتا ہے۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے سبق کی دہرائی
◆ رمضان ہمیں کن کن باتوں کی تربیت میں مدد دیتا ہے؟ ہر بری عادت کو چھوڑنے اور اعلیٰ اخلاق کو اپنانے میں۔
◆ جب کوئی ''اِنِّی صَائِمٌ'' کہتا ہے تو اپنے آپ کو کن کن کاموں سے بچاتا ہے؟ لڑائی جھگڑا، جھوٹ اور گالی وغیرہ۔

* اچھا! یہ بتائیں کہ ہم سب کو کس نے بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے۔ اور یہ دنیا، سمندر، دریا، پرندے، درخت، پھل، آسمان، سورج وغیرہ کس نے بنائے؟ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔

* اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانا کھانے اور بہت سے کام کرنے کے لیے ہاتھ دیے۔ چلنے، کھیلنے اور ہر اس کام کو کرنے کے لیے جس سے اللہ تعالیٰ ہم سے خوش اور راضی ہوں پاؤں دیے، جیسے منارالاسلام کلاس میں آنا۔ یہاں آ کر آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جانتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کا کیا طریقہ بتایا تا کہ ہم بھی وہی کام کرسکیں۔

* بچو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور کیا دیا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ جی، آنکھیں، ناک، کان۔ کانوں سے ہم باتیں سنتے ہیں اور آنکھوں سے ہم چیزیں دیکھتے ہیں۔ ایک اور خاص چیز، جی ہاں! زبان۔ اس سے ہم بولتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں، اور اس کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اگر یہ کٹ جائے تو ہم بات نہیں کر سکتے۔

استاد جسم کے ان مختلف حصوں کی طرف اشارہ کرے اور زبان کی اہمیت کو زیادہ اجاگر کرنے کے لیے منہ کی حرکت کر کے دکھائے جب کہ آواز نہ نکلے۔

* اللہ تعالیٰ نے یہ سب نعمتیں ہمیں دی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان سب کا بہترین استعمال سکھایا۔ ان سے وہ کام کرنے کا کہا جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور اپنا بہترین دوست بنائیں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا سوچیں گے، اور اس کے لیے کوشش بھی کریں گے تو لوگوں کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اچھی بات ڈال دیں گے۔ **(FC:6.1)**

* اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ: **یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ** (التوبۃ:119)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ان کے ساتھ ہو جاؤ، جو لوگ سچے ہیں۔''

قرآن مجید کھول کر بچوں کو دکھائیں اور بڑے بچوں سے پڑھوائیں۔

☆ بچو! ایک صحابی صفوان بن سلیمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ 'کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟' آپ ﷺ نے فرمایا: 'ہاں'۔ پھر پوچھا گیا کہ 'کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟' آپ ﷺ نے فرمایا: 'ہاں'۔ پھر پوچھا گیا، 'کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟' آپ ﷺ نے

فرمایا: 'نہیں'۔ (المؤطا)

* قرآن مجید اور حدیث سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ مومن کسی حال میں جھوٹ نہیں بولتا۔ یعنی اگر کسی شخص میں بہت سی برائیاں ہوں مثلاً غصہ کرنا، جھوٹ بولنا، بزدل ہونا، کنجوس بھی ہونا اور وہ اب اگر اچھا انسان بننا چاہتا ہو، تو ہم اس کو کون سا کام سب سے پہلے چھوڑنے کو کہیں گے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں) جی بالکل! جھوٹ بولنا۔

* بچو! لوگ جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ تاکہ ڈانٹ نہ پڑے، ہماری غلطی کا کسی کو علم نہ ہو، ہمیں کوئی وقتی فائدہ حاصل ہو جائے وغیرہ۔

* بچو! سچ بھی ہم زبان سے بولتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمارے پیارے رسول ﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ اسی لیے مکہ کے کافر لوگ بھی آپؐ کو صادق کہتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ آدمی کو برائی کی طرف بلاتا ہے، اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔'' (صحیح البخاری)

یعنی جو سچ بولتا ہے وہ جنت کے راستے پر چل پڑتا ہے۔ اور جو جھوٹ بولتا ہے اسے اللہ تعالیٰ جھوٹوں میں لکھ دیتے ہیں اور اسے جنت نہیں ملتی۔

سچ کا بتاتے وقت خوشی اور جھوٹ کا ذکر کرتے وقت دکھ کا اظہار کریں۔

اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ ہمیشہ اور ہر حالت میں سچ بولنا ہے۔

* یہ سچ اور جھوٹ کیا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

مثلاً، جیسے ہم کچن میں گئے اور ہم نے پانی پیا اور ہم سے گلاس ٹوٹ گیا۔ ہمیں کیسا محسوس ہوتا ہے؟ ڈر لگتا ہے کہ اب ڈانٹ پڑے گی۔ ڈانٹ سے بچنے کے لیے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں نے نہیں توڑا؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ بچو! اگر ہم نے ایسا جواب دیا تو یہ جھوٹ ہوگا۔ کیا کسی ڈر کی وجہ سے غلط بات بولنا چاہیے؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے یا کوئی کام خراب ہو جائے، تو خواہ ڈانٹ ہی پڑے، صحیح بات بتا کر معذرت (sorry) کر لیں اور آئندہ کے لیے احتیاط کریں کہ ہم سے ایسی غلطی نہ ہو، کیونکہ سچ بولنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور جنت میں جگہ دیتے ہیں۔ امی اس بات پر خوش ہوں گی کہ آپ نے سچ بولا۔ غلطی کے لیے تنبیہہ ضرور کریں گی کہ آئندہ لاپرواہی سے کام نہیں لینا۔ **(FC:6.2)**

* ہمارے پیارے رسول ﷺ بھی ہمیشہ سچ بولتے تھے اور سچ بولنے والوں سے پیار کرتے تھے۔

* اب میں آپ کو ایک اور حدیث سناتی ہوں۔مگر پہلے مجھے بتائیں کہ ایک مسلمان سب سے زیادہ کس سے محبت کرتا ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقعہ دیں)۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے، پھر رسول اللہ ﷺ سے۔اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ہم سے محبت کریں۔تو بچو!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ، اس سے محبت کرے، تو اس کو چاہیے کہ اپنی گفتگو میں سچ بولے۔'

* کبھی کبھار لوگ مذاق کرتے ہیں کہ وہ دیکھو بلی۔اور وہاں بلی نہیں ہوتی۔پھر کہتے ہیں مہمان آ گئے، اور وہاں کوئی نہیں ہوتا۔دیکھو دیکھو میرے ہاتھ میں کھانے کی چیز ہے اور وہ بھی نہیں ہوتی۔یا کلاس میں بھی شرارت سے کہہ دیتے ہیں کہ استاد آ گیا، مگر وہاں کوئی نہیں ہوتا۔تو یہ سب بھی جھوٹ ہے۔

* رسول اللہ ﷺ نے مذاق میں یا دوسروں کو ہنسانے کے لیے بھی جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔ہم اکثر لوگوں کو جھوٹی بات سنا کر ہنساتے ہیں، اسی طرح جب ہمیں کوئی بات پتہ چلتی ہے تو بغیر چھان بین کیے آگے بیان کر دیتے ہیں یہ بھی جھوٹ میں شمار ہوتا ہے۔

* کبھی کبھار ہمارے جھوٹ بولنے کی وجہ سے کسی اور کو سزا بھی مل جاتی ہے۔(اس پر بچوں سے مثالیں لیں)۔مثلاً استاد نے کلاس میں آ کر پوچھا کہ کون شور مچا رہا تھا؟ اور ہم نے کسی کا نام لے لیا۔امی کی ڈانٹ سے بچنے کے لیے نوکر پر الزام لگا دیا۔

* اللہ تعالیٰ نے تو زبان سچ بولنے کے لیے دی ہے اور اچھی چیزیں پڑھنے کے لیے دی ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کی بات پر عمل کرنے اور لوگوں تک یہ پیغام پہنچانے آئے ہیں۔اس لیے مومن ہمیشہ سچ بولتا ہے۔یعنی پہلے ہم سچ بولیں اور پھر ہم یہی بات اپنے اردگرد تمام لوگوں کو سکھائیں اور وہ اور لوگوں کو سکھائیں۔ہمارے رہنما رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ مسلمان ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔*

* جب ہم سب اللہ تعالیٰ سے ایک دن ملیں گے تو جو آدمی پوری عمر جھوٹ بولتا رہا تھا اس دن اس کا چہرہ بالکل کالا ہو گا۔کیوں کہ اس نے کبھی معافی نہیں مانگی اور ہمیشہ جھوٹ بولتا رہا، اور جو پکے مسلمان ہوتے ہیں وہ سچ بولتے ہیں کیوں کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت ہوتی ہے۔اور وہ ساری وہی باتیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ان کے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔

استاد جھوٹ کی وجہ سے جو فوائد کا نقصان ہوتا ہے، ان پر افسوس کرے۔ (FC:6.3) *

بچوں کو سچ کی اہمیت پر سیرت میں سے کہانی سنائیں۔

* ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر مکہ کے لوگوں کو جمع کیا۔اور ان سے فرمایا: 'اگر میں تم سے یہ کہوں کہ ایک بہت بڑی فوج اس پہاڑ کے پیچھے سے تم پر حملہ کرنے کے لیے آ رہی ہے۔تو کیا تم میری بات کا یقین کر لو گے؟' ان لوگوں نے کہا، 'بیشک ہم یقین کر لیں گے کیونکہ ہم نے آج تک آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔'

بچوں کو وہ کہانی بھی سنائی جاسکتی ہے جس میں ایک گڈریے نے ''شیر آیا'' پر جھوٹ بولا اور اس کا انجام کیا ہوا۔ اس کے علاوہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی کہانی بھی بہت سبق آموز ہے جس میں ان کے سچ بولنے پر کیسے ڈاکو بھی مسلمان ہو گئے۔

* چلو بچو! ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہمیشہ سچ بولیں گے، تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے ہمارے دوست بن جائیں اور ہمیں جنت میں جگہ دیں، اور وہ بھی جنت کے سب سے بہترین حصہ میں۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ تمام رسولوں اور پیغمبروں نے سچ ہی کو اختیار کیا۔
* بچو آج جو ہم سچ کے بارے میں پڑھ رہے ہیں اس کا رمضان سے کیا تعلق ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ 'جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔' (صحیح البخاری)

'جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔' (صحیح البخاری)

اس لیے رمضان کے آتے ہی سب برے کام چھوڑنا آسان ہو جاتے ہیں اور اچھے کاموں کے کرنے کو زیادہ دل چاہتا ہے۔

* تو بچو! اس ماہ میں ہم سب خوب خوب سچ بولیں گے تاکہ جب رمضان ختم بھی ہو جائے، تو اللہ کے فضل سے ہماری سچ بولنے کی عادت بھی پختہ ہو چکی ہو۔ (FC:6.4)

بچوں سے مختلف کاموں پر تبادلۂ خیال کریں جو ہم اپنی زبان سے کریں گے۔

سبق نمبر 7 زبان کی حفاظت

- **مقاصد: اس سبق کے ختم ہونے پر بچہ اس قابل ہوجائے کہ :**
  - زبان کو اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت کے طور پر دیکھے۔
  - زبان کا صحیح استعمال جان لے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - زبان۔
- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید، کاغذ کی زبان
- **آرٹ ورک:**

مقصد: زبان کا صحیح استعمال کرنے کی یاددہانی کرانا۔

درکار اشیاء: فوٹو کاپی شدہ کاغذ، فوٹو کاپی Transparent sheet، قینچی، گوند، رنگ دار پنسلیں۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - اس سبق میں کاغذ کی زبان بنانے سے بچوں کو بات بہت اچھی طرح سمجھ آجائے گی۔
  - ''گفتگو کے آداب'' حسنِ اخلاق سے پڑھیں اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کا اس موضوع پر لیکچر سنیں۔
  - جہاں جہاں بچے سبق میں دلچسپی نہ لیں تو استاد کاغذ کی زبان کے ذریعے سوال یا غور سے سننے والے بچوں کو سراہ کر اور ان کی طرف متوجہ ہو کر (positive strokes) بچوں میں نظم و ضبط قائم رکھ سکتی ہے۔
  - کاغذ کی زبان بنانے کے متعلق طریقہ سبق کے آرٹ ورک میں درج ہے۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ ماشاءاللہ سب اچھے مسلمان آ گئے ہیں، اور کتنے آرام سے صحابہؓ کی طرح بیٹھ گئے ہیں۔ فرشتوں نے اپنے پر پھیلائے ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ بچے بڑے ادب سے بیٹھے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کو جا کر بتائیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے بہترین دوست بن جائیں۔

❖ پچھلے سبق کی دہرائی
◆ مومن کون سا غلط کام کبھی نہیں کر سکتا؟ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ ◆ سچ بولنے کا کیا فائدہ ہے؟

* جیسا کہ ہم سب کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت ساری نعمتیں دی ہیں۔ (چند کے نام بچوں سے پوچھیں)۔ اور ہمارا جسم بھی بنایا ہے اور ہمارے جسم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک خوبصورت تحفہ دیا ہے۔ وہ ہے ہماری زبان۔ جس سے ہم نے ہمیشہ سچ بولنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائیں اور ہمیں جنت میں جگہ دیں۔ آمین!
* چلیں جلدی سے منہ کو زِپ کی طرح بند کر لیں۔ میں زبان کو بلانے والی ہوں، شاباش!

کاغذ سے ایک زبان بنائیں، اور اس کے ذریعے بچوں کو ساری باتیں بتائیں۔

زبان: السلام علیکم، کیا حال ہے بچو؟ ماشاءاللہ کتنے اچھے بچے ہیں کہ سلام کا جواب دیتے ہیں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بہت اہم نعمت دی ہے جسے پڑھ کر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم نے کون کون سے اچھے کام کرنے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ہمیں بتایا ہے کہ ہم اسے ہر روز پڑھیں۔ وہ کیا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے کا موقع دیں)۔ قرآن مجید۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور بولنا سکھایا۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی بتائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (الرحمن:4-3) اللہ نے پیدا کیا انسان کو اور پھر اس کو بولنا سکھایا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کیا جانور انسان کی طرح بول سکتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ نہیں! یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے صرف انسان کو دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو پیدا کیا اور ہمیں زبان دی کہ ہم سب اس سے اچھی اچھی باتیں کریں؟ وہ کیسے؟ نرمی سے، اونچی آواز سے یا چیخ کر؟ جی! نرمی سے

چونکہ کاغذ کی زبان کا استعمال ہو رہا ہے تو یہ بات آواز کے اتار چڑھاؤ سے بتائیں۔

استاد: بالکل ٹھیک۔ بچو! زبان آپ کو بہت صحیح بات بتا رہی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ یا تو وہ اچھی نیک بات کرے یا پھر وہ خاموش رہے۔'' (صحیح البخاری)

زبان: اس کا کیا مطلب ہوا؟

استاد: اس کا مطلب منہ سے ہر وقت صرف بولتے ہی نہ رہیں، بلکہ جب بھی بات کریں اچھی بات کریں۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'آپس میں سلام کرو' سب کو السلام علیکم کہنا، کتنا آسان ہے۔ جلدی سے السلام علیکم کہنا اور نیکی کما لینا تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائیں۔ جب ہم گھر میں داخل ہوں اور جب سکول جائیں تو سب کو السلام علیکم کہیں۔

زبان: بھئی مجھے بچوں سے شکایت ہے۔

استاد: ارے ارے وہ کیا ہے؟

زبان: میں خود ہی بتاتی ہوں۔ پتہ ہے جو بچے لڑتے ہیں اور پھر مجھ سے گندی گندی گالیاں اور برے الفاظ بولتے ہیں وہ مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے اور انھیں اللہ تعالیٰ بھی پسند نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمان بنایا ہے اور مسلمان اپنی زبان سے کبھی برے الفاظ نہیں نکالتا، کبھی جھوٹ نہیں بولتا، ہمیشہ اچھی بات کرتا ہے اور سچ بولتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں 'جب کوئی اپنے منہ سے کوئی بات نکالتا ہے، تو ایک نگران فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔' (ق :18) کیونکہ ایک فرشتہ سب لکھ رہا ہے۔ تو اگر ہم نے برے الفاظ زیادہ کہے ہوں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ کتنی شرم آئے گی۔ آئے گی ناں؟

استاد: ایک مرتبہ ایک آدمی ابوبکر صدیقؓ سے لڑائی کر رہا تھا۔ ان پر چیخ رہا تھا اور گالیاں دے رہا تھا۔ ابوبکرؓ چپ ہو کر سن رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ پاس کھڑے یہ دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ جب وہ شخص کافی دیر بولتا رہا اور چپ نہ ہو، تو ابوبکرؓ نے اس کو جواب دے دیا۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو کر وہاں سے چلے گئے۔ ابوبکرؓ نے آپؐ سے پوچھا کہ جب تک وہ مجھ سے لڑتا رہا، آپؐ مسکراتے رہے۔ اور جب میں نے اسے جواب دیا، تو آپؐ وہاں سے کیوں چلے گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ 'جب تک تم خاموش تھے، تو ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی تم نے بولنا شروع کیا، تو وہ فرشتہ وہاں سے چلا گیا۔'

زبان: اوہ! تو اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی بچہ کسی کو گالی دے یا برے الفاظ بولے، اور دوسرا بچہ خاموش رہے اور جواب نہ دے تو اس کے برے الفاظ اور گالی پہلے بچے کی طرف آ جاتی ہے۔ اور اس کا یہ بھی مطلب ہے اگر کوئی بچہ اپنی زبان سے دوسرے بچے کو گالی دے یا برے الفاظ بولے تو وہ خود اپنے آپ کو گالی دیتا ہے۔ اب جو بچہ چپ ہے کوئی جواب نہیں دے رہا تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اس کے بہترین دوست بن جاتے ہیں اور اپنی طرف سے فرشتہ بھیج دیتے ہیں جو کسی کو نظر تو نہیں آ رہا ہوتا لیکن جو بچہ گالی دے رہا ہوتا ہے وہ دی ہوئی گالی دینے والے ہی کو واپس لوٹا رہا ہوتا ہے۔

زبان: ارے ہاں بھئی، ایک اور کام جو آپ مجھ سے کرتے ہیں وہ ہے دوسروں کا مذاق اڑانا۔ کبھی کسی نے عینک پہنی ہو، رنگ کالا ہو، کوئی موٹا ہو یا چھوٹے قد کا ہو تو ان کے نام رکھنا۔ یہ سب جب مجھے مذاق اڑانے کے لیے استعمال کرتے ہیں تو مجھے بہت برا

لگتا ہے۔

یہ بتاتے وقت انداز سنجیدہ ہو اور کوئی ایسا لفظ نہ بولا جائے جس سے بچے بعد میں ایک دوسرے کا مذاق اڑائیں۔

مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اچھی بات کے لیے بنایا ہے۔ اس کائنات میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو برا کہنا اچھی بات نہیں اور اللہ تعالیٰ یہ بات بالکل بھی پسند نہیں کرتے۔

استاد: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'مسلمان وہ ہے، جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔' (صحیح البخاری)

زبان: یہ بہت ضروری ہے کہ آپ مجھے بھی قابو کریں اور اپنے ہاتھ بھی قابو میں رکھیں۔ کسی کو مارنا نہیں ہے۔

استاد: تو پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیوں بنایا ہے؟ بچے آپ سے کیا کام کریں؟

زبان: اچھا! میں آپ کو بتاتی ہوں اللہ تعالیٰ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟

- سچ بولنا
- السلام علیکم کہنا۔
- اللہ تعالیٰ کا ذکر: سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر
- گناہوں کی معافی مانگنا: استغفر اللہ
- اچھے انداز میں بات کرنا
- قاری صاحب سے قرآن مجید پڑھنا
- نماز پڑھنا
- اسکول کی اچھی اچھی کتابیں پڑھنا

جو بھی یہ کام کرتا رہے گا، اس کو وقت ہی نہیں ملے گا کہ کوئی غلط کام کرے۔

استاد: اور اگر کوئی غلطی سے بری بات منہ سے نکل جائے تو کیا کرنا ہے؟

زبان: اگر کوئی بری بات منہ سے نکلے، تو پہلے فوراً استغفار پڑھیں، اور جس کے سامنے غلط بات ہو، اس سے بھی معذرت کر لیں غصہ آنے لگے یا گالی منہ سے نکلنے لگے، تو اعوذ باللہ پڑھیں۔

استاد: بچو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کہتے ہیں: وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ:83) اور لوگوں کے ساتھ اچھی بات کرو۔ سب سے پیارا پیارا اور آرام سے بولنا ہے۔

زبان: بہت اچھی بات۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ چیخنے چلانے اور گالی دینے سے بہتر ہے کہ خاموش رہا جائے۔ اچھا بھئی اب میں بھی ساری چیزیں بتا کر تھک گئی ہوں۔

استاد: زبان سے اچھی بات کرنے کے لیے دماغ میں اچھی بات سوچنا ضروری ہے۔ جب ہم دماغ میں پیاری پیاری باتیں سوچیں گے، تو پھر زبان بھی وہی بولے گی۔

زبان: جی بالکل یہی ہوتا ہے۔ میں تو ہر وقت کوشش کرتی ہوں کہ اچھی بات بولوں، مگر جو دماغ اور دل میں گندی باتیں رکھتا ہے، تو پھر وہی باتیں میں بھی بول دیتی ہوں۔

استاد: ایک بات اور بھی یاد رکھنی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ 'تم میں سے بہتر وہ ہے، جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے۔ اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا ہوں۔' (جامع الترمذی)

اس لیے ہمیں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا رہنا چاہیے۔ اس میں امی، ابو، بہن، بھائی، دادا، دادی، نانا، نانی، اور ہمارے باقی تمام رشتہ دار آتے ہیں۔

زبان: اب میں اس دعا کے ساتھ اجازت چاہتی ہوں کہ ہم سب ایسے مسلمان بنیں کہ اللہ تعالی ہم سے خوش ہو جائیں، ہمارے بہترین دوست بن جائیں اور جنت میں جگہ دیں۔

* چلو بچو، اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب جو ہم نے پڑھا ہے یہ رمضان میں ہمیں کیسے مدد دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ 'روزہ ڈھال ہے۔ لہٰذا جب کوئی روزہ رکھے، تو فحش بات نہ کرے۔ اگر کوئی روزہ دار سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے، تو روزہ دار کہے، (بھائی) میں روزے سے ہوں۔' (صحیح البخاری)

* اگر کوئی ہم سے بری بات کرے، تو ہمیں اپنا دماغ استعمال کرنا ہے، اور اپنی زبان سے وہی بات کہنی ہے، جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔
* تو رمضان میں ہم سب زبان کا بہت اچھا استعمال کریں گے تا کہ جب رمضان ختم ہو جائے، تو ہماری عادت اتنی پختہ ہو جائے کہ ہم ہر وقت اپنی زبان سے ہمیشہ اچھی بات کریں۔

سبق نمبر 6 کے فلیش کارڈ سبق نمبر 7 کے اختتام پر دوبارہ بھی دکھائے جا سکتے ہیں۔

سبق نمبر 8 رمضان، نماز اور ذکر

- **مقاصد:** اس سبق کے ختم ہونے پر بچہ یہ جاننے کے قابل ہو جائے کہ
  - ایک مسلمان کی زندگی میں نماز کی کیا اہمیت ہے خصوصاً رمضان میں۔
  - نماز اور ذکر اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرتے ہیں۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - نماز
  - ذکر
  - قیام اللّیل
- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید۔
- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد:** نماز اور ذکر کی اہمیت پر ایک موبائل بنانا۔
  - **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ چارٹ کاغذ، فوٹو کاپی شدہ رنگ دار کاغذ جس پر مختلف حالات بنے ہوں، رنگ دار پنسلیں، پنچر، قینچی، ربن۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - متعلقہ مواد کے لیے خرم مراد کی کتاب ''قرب الٰہی'' پڑھیں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلی کلاس کی دہرائی:
◆ اللہ تعالیٰ نے زبان کیوں بنائی؟ ◆ اس سے کون سے اچھے کام کر کے ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں، اور اپنے لیے جنت کما سکتے ہیں؟ ◆ اور کون سے غلط کام کر کے اللہ کو ناراض کر سکتے ہیں؟

* بچو! آپ کے نزدیک ماہ رمضان کی خاص بات کیا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

* رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں ہر نیک عمل کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لیے دیا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کر کے اور برائیوں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور زیادہ سے زیادہ تقویٰ کی قوت حاصل کر سکیں۔ اور پھر سال کے بقیہ مہینوں میں بھی یہ تقویٰ ہمارے کام آسکے۔

* بچو! اللہ تعالیٰ کی رحمت بقیہ مہینوں کی نسبت رمضان کے مہینے میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا بہترین دوست بنانے کے لیے اس مہینے میں بہت سارے اچھے اعمال کرنے کو کہا ہے۔

> بچوں سے اچھے اعمال کی مثالیں لیں اور اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اکثر بچے اس میں عبادات کا تو ذکر کر دیتے ہیں، مگر بہت سی عام روزمرہ کی سنتیں چھوڑ جاتے ہیں۔ استاد کے پاس ایک لسٹ ہو، تاکہ وہ بچوں کی دین کے بہت سے ایسے پہلوؤں پر بھی توجہ دلائے۔

* بچو! اللہ تعالیٰ کو دو کام بہت محبوب ہیں اور وہ چاہتے ہیں یہ کام ہم بکثرت کریں۔ عام دنوں میں بھی اور خاص طور پر رمضان میں بھی (بچوں سے پوچھیں کہ وہ دو کام کون سے ہیں)۔ وہ دو کام ہیں ''نماز اور اللہ تعالیٰ کا ذکر''۔

* دوسرے اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ اگر ہم یہ دو کام بھی کثرت سے کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا بہترین دوست بنا لیں گے۔ وہ ہماری ہر موقع پر مدد کریں گے۔ ہمیں تقویٰ کی بہترین قوت عطا کریں گے۔ ہماری دعاؤں کو سنیں گے اور ہمیں دنیا اور آخرت میں بہترین جزا دیں گے۔ **(FC:8.1,8.3)**

> بچوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہیں تاکہ ان کو ان اعمال کی اہمیت کا احساس ہو۔

* بچو! قرآن مجید پڑھنا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔ اور نماز پڑھنا ایسا ہے جیسے

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا۔

* بچو! ہم اللہ تعالیٰ سے دن میں کتنی بار ملاقات کرتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ دن میں پانچ مرتبہ۔

یہ بتاتے وقت استاد خاص جوش و جذبہ کا اظہار کرے۔

* بچو! جو اللہ تعالیٰ سے خوب باتیں کرتا ہے اور اچھی طرح اس سے ملاقات کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

بچوں کو نماز کے بارے میں کچھ احادیث سنائیں۔

* بچو! ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بارے میں ہمیں کیا بتایا:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز سے واپسی پر ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا (بہت ساری باتیں طہارت سے متعلق ہوتی ہیں)۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ آیا مجھے تم لوگوں کو وہ بات بتا دینی چاہیے یا اس معاملے میں خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ چیز ہمارے حق میں بہتر ہے تو ہمیں اس سے آگاہ فرما دیجیے اور اگر نہیں تو اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان (خود کو) پاک کرتا ہے اور مکمل طہارت حاصل کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس بات کا حکم دیا ہے اور وہ نماز پڑھتا ہے اس کے وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس نے ان دو نمازوں کے درمیان کیے ہوتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

بچوں سے چند عام گناہ پوچھیں جو ان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس حدیث سے واضح کریں کہ نماز ان کو ختم کرنے میں مددگار رہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص (جماعت کی نماز کے لیے) صبح شام مسجد جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک عزت والی جگہ عنایت فرمائیں گے اور اس کے لیے وہاں بہترین مہمان نوازی ہوگی۔ (صحیح البخاری)

لڑکوں کے لیے مسجد میں نماز پڑھنے کی اہمیت اجاگر کریں اور لڑکیوں کو سمجھائیں کہ انھیں اپنے والد اور بھائی کو اس نیکی پر ابھارنا ہے۔ اور خود گھر میں نماز کا اہتمام کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس شخص کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک وہ شخص مصلّے (جائے نماز) پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس کو معاف فرما۔ (صحیح البخاری)

بچے اکثر اوقات نماز ختم ہوتے ہی دعا اور اذکار کیے بغیر بھاگ جاتے ہیں۔ تو اس حدیث کی مدد سے ان کو نماز ختم کرنے پر بیٹھ کر اذکار پڑھنے کی اہمیت پر توجہ دلائیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص بھی نمازوں کو ان کے صحیح وقت پر ادا کرتا ہے، رکوع اور سجود کو خشوع اور خضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے (نماز میں خشوع اور خضوع کا مطلب ہے نماز انتہائی دلجمعی کے ساتھ ادا کرنا)، ایسے شخص کے لیے مغفرت کا وعدہ ہے اور جو ایسا نہیں کرتا اس کے لیے مغفرت کا وعدہ نہیں ہے چاہے تو اللہ اسے معاف کر دے چاہے سزا دے۔ (مالک، ابوداؤد، احمد، نسائی)

* بچو! کیا آپ اللہ تعالیٰ سے بات کرنا چاہتے ہیں اور ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اس زندگی میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات ممکن نہیں، نہ ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ سے مل سکتے ہیں لیکن جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ہمیں نماز کے دوران کیسے کھڑے ہونا چاہئے اور کیسے نماز پڑھنی چاہئے؟ ہمیں نماز میں تمام وقت اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ اس لیے صحیح طریقے سے کھڑا ہونا چاہئیے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کر کے نماز پڑھنی چاہئیے۔
* بچو! جب ہم اذان سنیں تو ہمارا طرزِ عمل نبی ﷺ کے عمل پر ہونا چاہئے۔ آپؐ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ مختلف امور میں مصروف ہوا کرتے تھے، لیکن جیسے ہی اذان سنتے تمام کام چھوڑ کر نماز کی طرف رجوع کرتے، نہ کسی سے بات کرتے اور نہ کوئی اور کام جاری رکھتے۔ بچو! یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ہم بخوشی دوسروں کو بتا سکتے ہیں کہ ہم اپنے بہترین دوست اللہ تعالیٰ سے ملنے جا رہے ہیں۔
* جب مسلمان نماز پڑھتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں، اس وجہ سے وہ تمام آداب کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کوئی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہے یا اس کی عبادت میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، وہ کچھ بھی نہیں کہتا نہ کچھ کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے اپنی گفتگو اور ملاقات جاری رکھتا ہے۔
* بچو رمضان کا مہینہ آ پہنچا ہے اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس مہینے میں وہ ہر اچھے عمل کا اجر کئی گنا بڑھا دیتے ہیں۔

بچوں کو فلیش کارڈ کے ذریعے سمجھائیں کہ رمضان میں یہ اجر کیسے بڑھ جاتا ہے؟
1 نفل نماز = 1 فرض نماز
1 فرض نماز = 70 فرض نماز

* قیام اللیل میں نبی ﷺ عشاء کی نماز ادا کرتے اور جلد ہی سونے چلے جاتے اور پھر آدھی رات کو نمازِ تہجد کی ادائیگی کے لیے اٹھتے۔ رمضان میں تراویح کی نماز قیام اللیل کا ہی حصہ ہے۔ (FC:8.2)

تراویح اور قیام اللیل کی وضاحت کریں۔

* بچو کیا آپ یہ نماز ادا کرنا چاہیں گے؟ اپنی عمر کے لحاظ سے آپ اپنے لیے مختلف راستے اختیار کر سکتے ہیں:
  - آپ سونے سے پہلے یہ نماز ادا کر سکتے ہیں۔
  - آپ اس کو عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں۔
  - آپ اپنے گھر کے دوسرے افراد کو اس نماز کی ادائیگی کی تلقین کر سکتے ہیں۔
  - رمضان میں قرآن مجید کی آخری دس سورتیں یاد کر سکتے ہیں تا کہ قیام اللّیل کی نمازوں میں آپ انہیں پڑھ سکیں۔

بخاری سے نمازِ تہجد کی نیکیوں پر احادیث بچوں کو سنائیں۔

1۔ قیام اللیل کی فضیلت:

سالمؒ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے کہا: نبی ﷺ کی زندگی میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو صبح آ کر اس کو نبی ﷺ سے بیان کرتا۔ اس زمانے میں میں نے بھی ایک خواب دیکھا جس کو میں نبی ﷺ سے بیان کرنا چاہتا تھا۔ میں اس وقت نوجوان تھا اور اکثر مسجد نبوی ہی میں سو جاتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا: ''دو فرشتے مجھے اٹھا کر لے گئے اور ایک ایسی آگ کی طرف لے کر آئے جو کہ کنویں کی مانند گھری ہوئی تھی اور اس کے اندر جو افراد تھے میں ان کو پہچان سکتا تھا۔ میں نے کہنا شروع کیا اس آگ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' (اس خواب کے بعد) میں ایک آدمی سے ملا۔ اس نے کہا ڈرو نہیں۔ پھر میں نے یہ خواب بی بی حفصہؓ سے بیان کیا اور انہوں نے اس کو پھر نبی ﷺ سے بیان کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے۔ اگر وہ رات کو تہجد پڑھ لے تو اس کے لیے بہتر ہوگا۔ نبی ﷺ کا یہ کہنا تھا پھر میں ساری عمر رات کو کم ہی سویا۔ دیکھا بچو! صحابہ کرام، رسول اللہ کی بات سن کر کس طرح فوراً عمل کرتے تھے۔

2۔ قیام اللیل کی نمازوں میں لمبا سجدہ کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی ﷺ قیام اللّیل کی گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ ان کی نماز ایسی ہوتی تھی۔ وہ اتنا طویل سجدہ کرتے کہ تم ان کے سر اٹھانے سے پہلے 50 آیتوں کی تلاوت کرلو۔ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات پڑھا کرتے اور پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جایا کرتے یہاں تک کہ کوئی ان کو فجر کی نماز کے لیے بلانے آتا۔

* بچو! نماز ختم ہونے کے بعد بھی ہم اپنے بہترین دوست اللہ تعالیٰ سے کیسے تعلق قائم رکھ سکتے ہیں۔ (بچوں کو بولنے دیں)۔

فجر کی نماز کے بعد ظہر کی نماز تک بڑا وقفہ ہوتا ہے، تو اس دوران ہم اللہ تعالیٰ سے کس طرح بات کر سکتے ہیں؟ ذکر کے ذریعے ایسا کیا جا سکتا ہے۔

* بچو! ذکر کرنے کے لیے ضروری نہیں کہ آپ اپنے سارے کام چھوڑ کر ذکر کریں بلکہ کھیل کے دوران، اسکول کے راستے میں، گھر کے کام کرنے کے دوران، پڑھائی کرتے ہوئے آپ ذکر کر سکتے ہیں لیکن معانی سمجھ کر ادا کریں۔ **(FC:8.4)**

بچوں کو اس کی روزمرّہ زندگی سے مثالیں بھی دیں۔ انہیں وہ اذکار بتائیں جو رسول اللہ ﷺ مختلف مواقع پر کیا کرتے تھے۔

* تو بچو! اس ماہ ہمیں اپنی فرض نماز کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی خصوصی اہتمام کرنا ہے اور اذکار پر بھی خصوصی توجہ دینی ہے۔
(FC:8.5)

سبق نمبر 9 لڑائی جھگڑا اور اس کا حل

- **مقاصد: اس سبق کے ختم ہونے پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ**
  - جھگڑے کی قباحت جان سکے۔
  - جھگڑے کی عملی شکلیں سمجھ لے۔
  - جھگڑے سے بچنے کے طریقے سیکھ لے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کئے جائیں گے:**
  - جھگڑا۔
- **خاکہ (Skit) کا دورانیہ:** 15 منٹ
- **سبق کا دورانیہ:** 30 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید، گیند، سالن کی پلیٹ، کہانی کی کتابیں۔
- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد:** بچوں میں یہ شعور بیدار کرنا کہ ہمیں ہر وقت اپنے آپ کو جھگڑے سے بچانا ہے۔
  - **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، ربن، قینچی، گوند، رنگ دار پنسلیں، سٹیپلر۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ :**
  - خاکہ کی تیاری اچھی طرح کی جائے، تاکہ صحیح پیغام بچوں تک پہنچ جائے۔
  - ''حسنِ اخلاق'' میں سے جھگڑے پر احادیث کا مطالعہ کریں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

بچوں کو آرام سے بٹھا کر اور چند اصول وضوابط بتا کر ایک خاکہ دکھائیں۔

* بچو! ابھی ہم ایک خاکہ دیکھیں گے اور اس کے لیے ہم سب کو خاموشی اور قاعدے سے بیٹھنا ہوگا۔ اگر کوئی ہمیں تنگ کرے تو ہم استاد کو بتائیں گے، کسی کو خود سے جواب نہ دیں گے۔

کردار: استاد، دو بچے، عثمان، امی، ماسی، سعدیہ۔

سین 1

دو بچے کھیل رہے ہیں۔ آپس میں بہت اتفاق کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ عثمان آتا ہے اور ان سے بے کار بات پر لڑنا شروع کر دیتا ہے۔ دھکا دبھی یتا ہے اور بات بے بات لڑتا ہے۔ وہ دونوں بچے صلح صفائی سے کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سنتا۔ بار بار کہتا ہے کہ میں زیادہ اچھا کھیلتا ہوں (تکبر)۔ آخر وہ دونوں بچے اسے اکیلا چھوڑ کر کوئی اور مزیدار کام کرنے چلے جاتے ہیں۔ پہلے عثمان اپنی کامیابی پر بڑا ناز کرتا ہے، مگر بعد میں محسوس کرتا ہے کہ وہ اکیلا رہ گیا اور اس کے ساتھ کوئی بھی کھیلنے والا نہیں۔ ان بچوں کو بلاتا ہے مگر وہ یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ تم تو بہت لڑاکا ہو۔

سین 2

ماسی کو گھر جا کر زور سے آواز دے کر بلاتا ہے **(اس کا سختی اور غصے کا سلوک دکھانا ہے)** کہ پانی اور انڈا لاؤ۔ اور خود بیٹھ کر آرام کرتا ہے۔ ماسی یہ کہتی ہوئی داخل ہوتی ہے کہ آج اتنا کام کیا طبیعت بہت خراب ہے اور بہت تھک گئی ہوں۔ غلطی سے سالن کی پلیٹ لے آتی ہے۔ ماسی سے لڑتا ہے کہ میں نے تو انڈا مانگا تھا آپ کبھی نہیں سنتی ہیں۔ وہ بار بار معافی مانگتی ہے۔ ماسی کو کئی اور باتیں بھی کہتا ہے کہ وہ کوئی کام صحیح نہیں کرتی (جھگڑا) ساتھ رونا بھی شروع کر دیتا ہے (جذباتی رویہ)۔ امی آتی ہیں کہ کیا ہوا۔ بہت لڑ کر عثمان ساری بات بتاتا ہے امی بھی پریشان ہو کر ماسی کو دیکھتیں ہیں۔ ماسی کہتی ہے میں اب عثمان صاحب کا کام نہیں کروں گی، کیوں کہ میں اتنی محنت اور پیار سے عثمان صاحب کا کام کرتی ہوں اور وہ ہر وقت مجھ سے لڑتے ہیں۔ مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔ امی عثمان کو کہتی ہیں کہ چلو کوئی بات نہیں آئندہ آپ اپنا کام خود کیا کریں۔ وہ کہتا ہے کہ میں اتنا تھکا ہوا ہوں۔ مگر امی نے بھی یہ فیصلہ سنا دیا۔ اب عثمان کو یہ بات مشکل لگ رہی ہے کہ وہ سارے کام خود کرے۔

سین 3

امی نے سب بچوں کو کہانی کی کتابیں دیں کہ پڑھو۔ کتابیں دیکھتے دیکھتے عثمان کی اپنی بہن سعدیہ سے لڑائی ہوگئی۔ قصور سعدیہ کا تھا مگر عثمان نے کوئی حل نکالنے کے بجائے فوراً لڑنا شروع کر دیا۔ امی کے پاس جا کر بہت زیادہ شکایتیں کیں (شکایتی رویہ)۔ سعدیہ

نے کہا، تم مجھے تنگ کرتے ہو میری بات نہیں سنتے میں تم سے بات نہیں کروں گی۔ایک دن گزر جاتا ہے پھر دو دن پھر تین دن اور اب عثمان سخت بور ہو رہا ہے کہ وہ کیا کرے۔اب وہ بہت اداس بیٹھا ہے۔

استاد اس سے اداس ہونے کی وجہ پوچھتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ

- سکول میں بچے مجھے تنگ کرتے ہیں نہ میرے ساتھ بیٹھتے ہیں نہ ہی دوستی کرتے ہیں۔
- گھر میں امی ابو ناراض ہو جاتے ہیں ماسی بھی ناراض ہو جاتی ہے۔سارے کام مجھے خود کرنے پڑ جاتے ہیں اور کوئی میری مدد نہیں کرتا۔
- بہن بھی میرے ساتھ کوئی چیز بانٹ کر استعمال نہیں کرتی اور بات بھی نہیں کرتی اور میں بہت بور ہوتا ہوں۔سب مجھے بہت تنگ کرتے ہیں۔

استاد کہتی ہے کہ ان لوگوں سے باری باری پوچھتے ہیں کہ وہ عثمان کو کیوں تنگ کرتے ہیں؟ جب استاد باری باری سب سے یہ سوال کرتی ہے تو وہ ایک ہی طریقے سے حیران ہو کر پہلے استاد کو اور پھر عثمان کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں:

دوست: یہ لڑتا ہے میں اس سے دوستی نہیں کروں گا۔

امی: یہ سب سے لڑتا ہے اور یہ بہت ہی غلط بات ہے۔

ماسی: یہ لڑتا ہے اس لیے میں اس کا کام نہیں کروں گی۔

بہن: یہ لڑتا ہے اس لیے میں نہ اسے اپنی کوئی چیز دوں گی نہ اس کے ساتھ کھیلوں گی۔

استاد: عثمان کیا آپ لڑ کر خوش ہوتے ہیں؟

عثمان: بالکل نہیں! مگر میری سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں۔

استاد: چلو اب، ہم اپنے گروپ میں جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آخر عثمان کا مسئلہ کیا ہے اور عثمان کو کیا کرنا چاہیے؟

استاد بچوں سے خاکہ کے بارے میں رائے لے۔اور بچوں سے پوچھیں، کہ کیا ان کی سمجھ میں عثمان کا مسئلہ آتا ہے؟۔ ہر سین پر الگ الگ بات کرے کہ اس میں کیا صحیح اور کیا غلط تھا اور عثمان کو کیا کرنا چاہیے تھا؟

☆ بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق کیسا تھا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ان کا مزاج لوگوں سے محبت کا تھا، اور آپؐ کبھی کسی سے لڑائی نہیں کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ. وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ. فَاعْفُ عَنْهُمْ. (آلِ عمران:159)

''یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تم لوگوں کے لیے نرم ہو۔ورنہ اگر تم سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے، تو سب لوگ تمہارے آس پاس سے چھٹ جاتے۔''

* رسول اللہ ﷺ جب طائف گئے، تو وہاں کے لوگوں نے آپؐ سے بہت برا سلوک کیا اور پتھر مار کر آپؐ کو زخمی کر دیا۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ بھی نہیں کہا۔ بلکہ بعد میں جب یہ لوگ آپؐ کے پاس آئے، تو آپؐ نے ان کا بہت خیال رکھا اور انہیں معاف کر دیا۔

* ایک مرتبہ ایک بدو نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ان کی چادر زور سے کھینچی۔ آپؐ سے بدتمیزی کی لیکن آپؐ نے اس کی بات بھی بہت اطمینان سے سنی، اور مسکرا کر اسے مال بھی دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ نفرت کے لائق جھگڑالو آدمی ہے۔‘‘ (صحیح البخاری)

اس سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کو لڑائی جھگڑا بالکل پسند نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتے۔ (FC:9)

بچوں کو جنت کا فلیش کارڈ دکھا کر پوچھیں کہ کون یہاں جانا چاہتا ہے؟ بچوں کو بولنے کا موقع دیں۔ فلیش کارڈ کے ذریعے اس حدیث کو مزید واضح کریں کہ کسی بھی جگہ کا بہترین حصہ وسط میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث سناتے وقت بچوں کے دل میں جنت کا شوق پیدا کریں۔ اور بچوں کو لڑائی سے بچنے کی بھی ترغیب دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ کا ارتکاب نہیں کیا اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہے۔ (سنن ابی ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ایسا قطع تعلق کرے، کہ دونوں ملیں تو منہ موڑ جائیں۔ ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے، جو سلام کرنے میں پہل کرے۔‘ (صحیح البخاری)

* اس سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ کسی سے لمبے عرصے تک ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ اور اگر سمجھ میں نہ آئے کہ بات میں پہل کیسے کریں، تو بس مسکرا کر سلام کرنا چاہیے۔

* بچو! زیادہ تر لڑائی کی کیا وجہ ہوتی ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ اس کی وجہ غصہ ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے، اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اور اگر بیٹھا ہو، تو لیٹ جائے۔‘ (سنن ابی ابوداؤد)

تو غصہ کی حالات میں یہ کام کرنے چاہیے:

• اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں • بیٹھے ہوں تو لیٹ جائیں • جگہ بدل لیں • اعوذ باللہ پڑھیں • خاموش ہو جائیں

* ایک مرتبہ علیؓ جنگ کے موقع پر جب اپنے دشمن پر قابو پا چکے، تو اس نے علیؓ کے چہرے پر تھوکا۔ علیؓ نے اس کو فوراً چھوڑ دیا۔ وہ بہت حیران ہوا کہ علیؓ نے ایسا کیوں کیا۔ علیؓ نے فرمایا کہ 'پہلے میں اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے لڑ رہا تھا۔ مگر جب تم نے تھوکا، تو مجھے اپنے لیے غصہ آ گیا اس لیے میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔
* چلو بچو، اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب جو ہم نے پڑھا ہے، یہ کام رمضان میں ہمیں کیسے مدد دے گا؟

> نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ گندی بات کرے نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو وہ یوں کہہ دے کہ میں روزے دار **(انی صآئم)** ہوں (صحیح البخاری)۔

* اس لیے جب ماہِ رمضان آئے، اور آپ روزہ رکھیں، اور اگر کوئی لڑائی کرے، تو سب کو بتا دیں کہ میں روزے سے ہوں اور خود اس جگہ سے ہٹ جائیں۔

سبق نمبر 10 ٹی وی کتاب اور کھیل

مقاصد: **اس سبق کے ختم ہونے پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ**

- وقت گزاری کے مختلف طریقے جان سکے۔
- ہر کھیل اور تفریح میں موجود مسائل اور فوائد کو خود سمجھ لے۔
- رمضان میں زیادہ سے زیادہ مثبت کام کرنے کے طریقے جان لے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- دین، جان، عقل، دولت اور خاندان

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید، مختلف کتابیں، مختلف گیم۔

آرٹ ورک:

- **مقصد:** بچوں کے لیے یاد دہانی کہ فرصت کے اوقات میں کون سے کام کرنے ہیں۔
- **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، قینچی، پنچ مشین، رنگ دار پنسلیں، ربن۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- بچوں کو مختلف تفریح کے ذرائع کے بارے میں معلومات مہیا کریں اور ان کو خود اس نتیجہ پر پہنچنے دیں کہ کیا کرنا درست یا غلط ہوگا۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے سبق کی دہرائی
◆ آپ نے جھوٹ کو کتنا کنٹرول کیا؟ برے الفاظ اور گالی کہاں اور کون سے لوگ استعمال کرتے ہیں؟ ◆ آپ نے اپنے آپ کو ان برائیوں سے کیسے روکا اور دوسروں کو ان کے بارے میں کیا بتایا؟ ◆ کسی سے لڑائی ہوئی تو کیا کیا؟ ◆ ہم کن کن باتوں پر لڑتے ہیں؟

* اللہ تعالیٰ کو اچھے اعمال کرنے والے مسلمان بہت پسند ہیں۔ ایک اچھا عمل کرنے والا مسلمان ہمیشہ اچھی باتیں سوچتا ہے اور اچھے کام کرتا ہے ۔

* بچو، ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں پانچ چیزوں کی حفاظت کرنی ہے۔

1۔ ایمان

2۔ جان ، صحت

3۔ عقل

4 ۔ دولت

5 ۔ خاندان، حسب نسب، عزت

ان پانچ چیزوں کو واضح کرنے کے لیے بچوں کو تصویریں/فلیش کارڈ دکھائیں۔ (FC:10.1)

* یہ حفاظت کیسے ہوگی؟

❖ **ایمان :** ایک اچھا مسلمان اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتا ہے مثلاً نماز ، قرآن مجید پڑھنا وغیرہ۔ ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور سنتِ رسول ﷺ کے مطابق کرتا ہے۔ اس طرح اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

❖ **جان:** ایک اچھا مسلمان نہ خود اپنی جان خطرے میں ڈالتا ہے نہ دوسروں کے لیے خطرہ بنتا ہے۔ آنکھ، کان، زبان، دل سب حفاظت سے رکھتا ہے نہ دوسروں کو مصیبت میں ڈالتا ہے کہ وہ اپنے اعضاء کا غلط استعمال کریں۔ (لڑائی جھگڑے کی تصویر دکھائیں، لڑائی والا سبق دہرائیں)۔

❖ **عقل:** مسلمان اپنی عقل کو صحیح طریقے سے استعمال کرتا ہے۔ اچھی کتابیں پڑھتا ہے، لوگوں کے بارے میں اچھے انداز سے سوچتا ہے۔ بامقصد کام کرتا ہے جن سے دنیا کی کامیابی کے ساتھ ساتھ اللہ کی رضا بھی حاصل ہو جیسے نماز اور قرآن سیکھنا اور پڑھنا

دوسرے علوم پڑھنا، والدین کی خدمت کرنا، بڑوں کا ادب کرنا۔

❖ **دولت:** مسلمان اپنے پیسے کا بھی صحیح استعمال کرتا ہے اور اسے ان کاموں میں خرچ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ دوسروں کی مدد کرتا ہے۔ کسی بچے کو کتابیں خرید کر دے دینا، کسی بیمار کو دوا لا دینا۔

❖ **خاندان:** مسلمان اپنے خاندان کے لیے وقت نکالتا ہے، دوسرے رشتے داروں سے بھی ملنے جاتا ہے۔ خاندان کی حفاظت کرتا ہے۔ جو کام بھی خاندان کے لیے نقصان دہ ہو، اس سے دور رہتا ہے اور دوسروں کو بھی اس سے دور رکھتا ہے۔ خاندان والوں کو بتاتا ہے کہ اللہ کن کاموں سے راضی ہوتا ہے اور کن کاموں سے انھیں بچنا ہے جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں سے محبت اور ان کی عزت کرتا ہے۔

✱ بچو! ہم سارا دن بہت سے کام کرتے ہیں لیکن ضروری بات یہ ہے کہ ہر کام کرتے وقت ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس سے ہمارے ایمان، جان، عقل، دولت اور خاندان میں سے کسی کا نقصان تو نہیں ہو رہا۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہم ان کاموں کو نہیں کریں گے، بلکہ ایسے کام ڈھونڈیں گے، جو ہمارے ایمان، صحت، عقل، دولت اور خاندان کے لیے فائدہ مند ہوں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

اب بچوں کو ٹی وی کی تصویر دکھائیں۔ اور بچوں سے پوچھیں گے کہ آپ کتنی دیر ٹی وی دیکھتے ہیں اور کون سے پروگرام دیکھتے ہیں؟ (بچوں کو بتانے دیں)۔ (FC:10.2)

✱ بچو! ایک اچھا اور صحت مند مسلمان جب اس کا دل چاہے ٹی وی دیکھ سکتا ہے لیکن وہ پہلے اپنے دین، صحت، عقل، دولت اور خاندان کا سوچے گا، کہ کہیں ان میں سے کسی کا ٹی وی سے کوئی نقصان تو نہیں ہو رہا؟

ہر پہلو کے بارے میں بچوں کو اپنی رائے دینے دیں اور ان پر کوئی خیالات مسلط نہ کریں۔

❖ **دین:** اس سے تو نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ اس کو دیکھنے سے قرآن مجید پڑھنے کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ قاری صاحب جب آئیں تو ٹی وی کے سامنے سے اٹھنے کو دل نہیں چاہتا۔

بچوں سے مزید دین کے نقصانات پوچھیں جو ٹی وی دیکھنے سے ہو سکتے ہیں۔ بڑے بچوں سے باقاعدہ طور پر وہ وقت لکھوائیں جو انہوں نے دین کے کاموں میں لگایا اور وہ وقت جو انہوں نے ٹی وی دیکھنے میں ضائع کیا، اور پھر اس کا موازنہ کریں۔

❖ **صحت:** ٹی وی دیکھنے سے نظر کمزور ہو جاتی ہے، نیند خراب ہوتی ہے۔ ٹی وی کے سامنے بیٹھنے سے بہت زیادہ کھانا کھانے لگتے ہیں موٹے ہونے لگتے ہیں اور یوں بیماریاں بڑھتی ہیں۔

❖ **عقل:** بچوں کو پڑھنے کا اور اچھے اور بہتر کام کرنے کا وقت نہیں ملتا، وہ اچھی باتیں نہیں سوچ سکتے کیوں کہ وہ دیر تک ٹی وی دیکھتے ہیں۔ ٹی وی کے پروگرام میں جو بھی غلط باتیں ہوتی ہیں، وہ ذہن کو بے کار کر دیتی ہیں، اور پھر ان سے اچھے کام کیے ہی نہیں جاتے۔

بچوں سے پوچھیں کہ ٹی وی پر کون کون سی غلط باتیں ہوتی ہمیں نظر آتی ہیں؟

❖ **دولت:** ٹی وی زیادہ دیکھنے سے بجلی ضائع ہوتی ہے۔ اگر فلمیں لے کر آئیں تو ان پر پیسے لگتے ہیں۔

❖ **خاندان:** امی ابو کے ساتھ بات کرنے کا وقت نہیں ملتا، اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کھیلنے کا وقت نہیں ہوتا۔ اپنے کزن اور رشتے داروں سے مل بھی نہیں سکتے، کھیلنے کے لیے بھی نہیں جاتے۔

بچوں سے ٹی وی کے فوائد پر بھی تبادلۂ خیال کریں۔ مثلاً اچھے معلوماتی اور دینی پروگرام، خبریں وغیرہ۔

✱ بچو! ہم دیکھ رہے ہیں کہ ٹی وی کے عمومی طور پر فائدے کم اور نقصانات زیادہ ہیں۔ ایک عقل مند مسلمان ٹی وی دیکھتے وقت یہ سوچتا ہے کہ کہیں میں ایسا پروگرام تو نہیں دیکھ رہا جس سے نہ میرے علم میں اضافہ ہو رہا ہے، نہ اخلاق بہتری ہو رہی ہے اور نہ ہی ایمان میں اضافہ بلکہ محض وقت ضائع ہو رہا ہے۔ تو اچھا مسلمان بننے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟ (بچوں کو فیصلہ کرنے دیں)۔

✱ ٹی وی دیکھنے کو عادت نہیں بننے دینا۔ اس کام کو اپنی زندگی میں کم سے کم کرنا ہے تا کہ ہمارے دین، جان، عقل، دولت اور خاندان کا نقصان نہ ہو۔ اور ہم اپنے وقت کو بہترین طور پر استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکیں۔

✱ بچو! رمضان ایک ایسا مہینہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے، کہ ہم اس میں اپنی اس غلط عادت کو بھی ختم کر سکتے ہیں۔ کیسے؟

- ٹی وی کو رمضان میں مکمل طور پر بند رکھیں۔
- نماز اور قرآن مجید پڑھنے کا زیادہ اہتمام کریں۔
- اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اپنے اردگرد کے لوگوں کی مدد میں لگائیں۔
- جب اپنے کام سے فارغ ہو جائیں، تو ایسے کاموں سے دل بہلائیں، جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کیا کرتے تھے۔

اس موضوع پر بات کرتے ہوئے، بچوں سے عملی مثالیں لیتے جائیں۔ خود سے کسی پروگرام یا چینل کا نام نہ لیں، لیکن اگر بچے خود سے کچھ بتائیں، تو سن لیں۔

✱ بچو! آپ کس طرح کی کتابیں پڑھتے ہیں؟

بچوں کو چند کتابیں دکھائیں۔ اور بچوں سے ان کتابوں کے متعلق بات کریں۔

✱ ایک اچھے اور صحت مند مسلمان کا جب دل چاہے گا کہ وہ کوئی کتاب پڑھے، تو پہلے وہ اپنے ایمان، صحت، عقل، دولت اور خاندان کا سوچے گا کہ کہیں ان کو کسی کتاب پڑھنے سے کوئی نقصان تو نہیں ہو رہا؟ کیا جو کتابیں وہ پڑھ رہا ہے ان سے ان پانچ چیزوں کی حفاظت ہو سکتی ہے؟ **(FC:10.3)**

جن موضوعات کی کتابوں پر بات ہو، خاص طور پر جن کتابوں کو بچوں کے لیے ترجیح دی جائے وہ بچوں کو دکھائی جائیں۔

❖ **ایمان:** جب بھی مسلمان کے پاس وقت ہوتا ہے، تو وہ سیرت رسول اللہ ﷺ میں سے کہانیاں پڑھتا ہے تا کہ سنت کے مطابق زندگی گزارے۔ صحابہؓ کے بارے میں پڑھنے کا تو اس کو بہت ہی شوق ہوتا ہے۔ انھیں پڑھنے سے اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کیسے راضی کیا جاتا ہے، تا کہ وہ بھی ویسے کام کر سکے۔ اس کے بعد اگر وقت ہو تو ایسی کہانیاں پڑھتا ہے، جن سے وہ اچھی باتیں سیکھے، اور پھر وہ کام کرے جن سے اللہ تعالیٰ کو خوش کر سکے۔ یا پھر ایسی کتابیں پڑھتا ہے جو اسے دنیا کے علوم کے بارے میں بتاتی ہوں۔

❖ **صحت:** اچھی کتابیں پڑھنے سے ہمیں صحت کی حفاظت کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں مثلاً آپ جراثیم سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ کون سے غذا ہماری صحت کے لیے مفید ہے۔ اچھی کتابیں اپنے جسم کی حفاظت کے بہترین اصول ہمیں بتاتی ہیں۔ کتابیں ہمیں بتاتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کس طرح صحت مند رہتے تھے۔ وہ کیا غذائیں کھاتے تھے، انھیں کیا کیا چیزیں پسند تھیں۔

❖ **عقل:** اچھی کتاب پڑھنے سے ذہن تیز ہوتا ہے۔ اور مزید اچھی اچھی باتیں سوچنے کا موقع ملتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا ہے کہ بیکار اور جن بھوت کی کہانیاں یا جاسوسی کہانیاں پڑھنے سے دماغ بھی بیکار باتیں سوچتا ہے، اور غلط کام کرتا ہے۔ اور ہر وقت ڈر بھی لگتا رہتا ہے۔ اسی طرح جھوٹی یا خود سے گھڑی ہوئی کہانیاں پڑھنے سے جھوٹ کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ سچی کہانیاں اور واقعات پڑھیں۔

❖ **دولت:** پیسے تو اچھی کتابوں پر بھی خرچ ہوتے ہیں، لیکن اس خرچ کا فائدہ بہت ہے۔ ہم اچھی کتابیں لے کر اپنی ایک لائبریری بھی بنا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے دوستوں اور ایسے طالب علموں کو جو خود کتابیں نہیں خرید سکتے کتابیں دے کر، اپنے لیے صدقہ جاریہ بھی بنا سکتے ہیں۔ کسی بھوکے کو کھانا کھلا سکتے ہیں پیسے کو اچھے طریقے سے خرچ کریں تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں کہ اس بچے نے میری نعمت کی قدر کی۔

صدقہ جاریہ کا تصور بچوں کے ذہن میں واضح کریں۔

❖ **خاندان:** جو بچہ ایسی کتابیں پڑھتا ہے جن میں اچھی باتیں لکھی ہوتی ہیں، تو پھر وہ ہر ایک کے ساتھ اچھی بات کرتا ہے۔ سب لوگوں کی مدد کرتا ہے
بھائیوں کو بھی کتابیں پڑھ کر سناتا ہے۔ امی ابو بھی یہ دیکھ کر مزید اچھی اچھی کہانیاں لا کر دیتے ہیں۔ اس گھر والوں کے درمیان پیار محبت اور دوستی بڑھتی ہے۔

بچوں سے پوچھیں کہ کتابوں کے نقصانات کیا ہوں گے؟ ان سے تبادلۂ خیال کریں کہ نقصان دہ ادب کون سا ہوتا ہے۔

* بچو کتابیں پڑھنے کے عام طور پر فائدے زیادہ ہیں یا نقصانات؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ تو بچو! نتیجہ یہ نکلا کہ ہمیں مطالعہ کو اپنی زندگی میں بڑھانا ہے۔
* بچو! رمضان ایک ایسا مہینہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے، کہ ہم اس میں اپنی کتاب پڑھنے کی عادت کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں۔ کیسے؟

- قرآن مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کریں۔
- سیرت رسول ﷺ اور صحابہؓ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔
- روزہ رکھ کر جب امی ابو آرام کر رہے ہوں، تو ہم شور نہ مچائیں، بلکہ اچھی اچھی کتابیں پڑھیں۔
- عید پر سب کو اچھی کتابوں کا تحفہ دیں۔

اس موضوع پر بات کرتے ہوئے بچوں کو عملی طور پر چند کتابیں دکھائیں۔ ان کو خود سے فیصلہ کرنے دیں کہ ان میں سے پڑھنے کے لائق کون سی کتابیں ہیں۔

* بچو! آپ کس طرح کے کھیل کھیلتے ہیں؟ (بچوں کو بتانے دیں)۔ (FC:10.4)

بچوں کلاس کے دوران کوئی کھیل کی چیز نہ دکھائیں، کیونکہ ایسا کرنے سے ان کا دھیان سبق سے ہٹ جائے گا۔ بچوں سے کھیل کے متعلق بات کریں۔

* صحت مند رہنے کے لیے کھیلنا بھی ضروری ہے آپ کوئی بھی کھیل کھیلیں، تو یہ ضرور خیال رکھیں کہ اس کھیل سے آپ کے ایمان، صحت، عقل، دولت اور خاندانی تعلقات کا تو کوئی نقصان تو نہیں ہو رہا؟ چلو دیکھتے ہیں کہ کھیل سے ان پانچ چیزوں کی حفاظت کیسے ہو رہی ہے؟

❖ **ایمان:** کوئی بھی کھیل کھیلنے میں بہت مزا آتا ہے نا؟ مگر یاد رکھنا ہے کہ کھیل ہی میں اتنے مگن نہیں ہو جانا کہ نماز کا ٹائم ہی نہ ملے، سکول کا ہوم ورک ہی رہ جائے، قاری صاحب قرآن پڑھانے آئے ہیں سب ہمیں بلا رہے ہیں اور ہم کھیلے جا رہے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند کھیل پسند کیے، اور ہمیں بھی وہ کھیل کھیلنے کی کوشش کرنا ہے۔ سنت کے مطابق کھیل کھیلنے ہیں مثلاً دوڑ لگانا، تیراکی، نشانہ لگانا، گھوڑ سواری، وغیرہ۔ اس کے علاوہ دوسرے کھیل بھی کھیل سکتے ہیں۔

❖ **صحت:** ایسا کھیل نہ کھیلیں جس سے صحت خراب ہو۔ مثلاً کھیل کی وجہ سے راتوں کو جاگنا، اپنے ضروری کاموں کو چھوڑ کر کھیلتے رہنا، مسلسل بہت زیادہ دیر تک بیٹھ کر کھیلنا، ایسا کھیل جس میں صرف ٹی وی یا کمپیوٹر استعمال ہو۔

❖ **عقل:** چند کھیل ایسے ہیں جو کھیلنے سے دماغ روشن ہوتا ہے۔ جیسے حروف سے الفاظ بنانا وغیرہ

❖ **دولت:** کھیل میں بھی اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ بہت زیادہ مہنگی گیم نہ خریدیں مثلاً وڈیو گیم وغیرہ۔

خاندان: کھیل میں اپنے بہن بھائی اور کزن کو شامل کرنے سے برکت اور محبت بڑھتی ہے۔

اب بچوں سے کھیل کھیلنے کے عمومی فائدے اور نقصانات پوچھیں۔ اور پھر ان کو خود اس نتیجہ پر پہنچنے دیں کہ کھیل کو بھی اپنی زندگی میں اعتدال کی حد میں رہ کر شامل کرنا ہے۔

* بچو! رمضان ایک ایسا مہینہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے کہ ہم اس میں اپنی اس عادت کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں کہ ہر کام میں اعتدال

قائم رکھیں۔ کیسے؟

- فجر کی نماز کے بعد ورزش کریں۔
- کھیل میں زیادہ سے زیادہ مل کر کھیلیں اور ایک دوسرے سے تعاون کریں
- روزہ رکھ کر جب امی ابو آرام کر رہے ہوں، تو ہم شور نہ مچائیں، بلکہ ایسی بورڈ گیم کھیلیں کہ جن سے دماغ تیز ہو۔
- عید پر سب کو اچھی کھیل کا تحفہ دیں۔

اس ٹاپک پر بات کرتے ہوئے، بچوں سے کھیل پر عملی مثالیں لیتے جائیں۔ ان کو چند گیم بھی دکھائیں۔

* چلو بچو، اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب جو ہم نے پڑھا ہے، یہ کام رمضان میں ہمیں کیسے مدد دے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا، 'اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما'۔ قرآن کہے گا، 'اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما' چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔'' (مسند احمد)

* اس لیے رمضان کے آتے ہی ٹی وی بند کرنا آسان ہو جاتا ہے اور قرآن مجید پڑھنے کو زیادہ دل چاہتا ہے۔
* رمضان میں اگر ہم اپنے وقت کا اچھا استعمال کرلیں تو آئندہ بھی یہ کرنا آسان ہو جائے گا۔
* تو بچو اس رمضان میں ہم ہر وہ کام کریں گے جس سے ایمان، صحت، عقل، دولت اور خاندان کا فائدہ ہو اور ہر اس کام سے اپنے آپ کو بچانا ہے جس سے ان کا نقصان ہو۔

سبق نمبر 11 قرآن مجید اور رمضان

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :

- قرآن مجید کی اہمیت کو جان لے اور اس کا ادب اور احترام کرنا سیکھ جائے۔
- قرآن مجید کے حقوق کو جان لے۔
- یہ بات سیکھ جائے کہ قرآن مجید کو اپنی زندگی کا مستقل رہنما کیسے بنانا ہے ۔
- قرآن مجید اور رمضان کے آپس کے تعلق کو جان لے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- تلاوت
- کلام اللہ

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید، کہانی کی کتابیں۔

آرٹ ورک:

- **مقصد:** قرآن مجید کے حقوق سے متعلق بُک مارک بنانا۔
- **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ چارٹ پیپر، رنگ دار پنسلیں، پنچر، قینچی، ربن۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- اساتذہ کو ''تلاوت قرآن کے آداب'' از خرم مراد پڑھ کر آنا چاہیے۔
- ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی کیسٹ '' قرآن کی تلاوت کیسے کریں'' سنیں۔
- اس سبق کے دوران استاد اپنی توجہ بچوں کا تعلق قرآن مجید سے جوڑنے پر مرکوز رکھیں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے اسباق میں سے دہرائی:
◆ ہم رمضان کے روزے کیوں رکھتے ہیں؟ ''اپنے تقویٰ کو بڑھانے کے لیے''۔
◆ تقویٰ کا کیا فائدہ ہے؟ یہ ہمیں گناہوں سے بچنے کی اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی طاقت فراہم کرتا ہے۔ تقویٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر بھی گامزن رکھتا ہے۔
◆ روزہ میں بھوکا پیاسا کون ہوتا ہے؟
◆ کون کون سے کام ہم روزے کی حالت میں کر سکتے ہیں اور کون سے کام نہیں کر سکتے؟

* بچو! رمضان کے دوران اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں بہت سے خاص انعامات عطا فرماتے ہیں۔ نبی ﷺ اپنے صحابہؓ سے کہا کرتے تھے کہ اگر تمہیں رمضان کی اہمیت کا پتہ چل جائے تو تم خواہش کرو کہ سارا سال ہی رمضان رہے۔

1) جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (صحیح البخاری)

2) اس مہینے میں اللہ تعالیٰ رزق کو بڑھا دیتے ہیں۔ نہ صرف امیر لوگوں کو اچھا کھانا میسر آتا ہے بلکہ غریب لوگ بھی تمام ماہ اچھے کھانے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

رمضان کی برکات کو عملی مثالوں سے واضح کریں۔

* بچو! ماہ رمضان اتنا اہم کیوں ہے؟ اور اللہ تعالیٰ اس مہینے میں ہم پر اتنے زیادہ مہربان کیوں ہو جاتے ہیں؟ (بچوں کو سوچنے کا موقع دیں)۔

* بچو اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں ہمارے لیے قرآن مجید بھیجا۔

استاد یہ بتاتے وقت قرآن مجید ہاتھ میں پکڑیں۔ اور ہر بات پر اس کی طرف اشارہ کریں۔

* قرآن مجید کے بغیر ہم گمراہ ہو جائیں گے۔ قرآن مجید سے ہدایت حاصل کیے بغیر ہم صراط مستقیم پر قائم نہیں رہ سکیں گے۔ قرآن مجید کی ہدایت کے بغیر ہمیں پتہ ہی نہیں ہوگا کہ اچھے اور نیک کام کون سے ہوتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کو کیسے خوش کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ **(FC:11.1)**

بچوں کو کچھ معلوماتی کتابیں دکھائیں اور ان سے سوال کریں۔

* بچو! کیا قرآن مجید کی حیثیت دوسری تمام کتابوں کے برابر ہے جن کو آپ پڑھتے ہیں؟ (بچوں کو تبادلہ خیال کرنے دیں)۔ کیا ہمیں قرآن مجید کے ساتھ بھی وہی سلوک کرنا چاہیئے جو ہم دوسری تمام کتابوں کے ساتھ کرتے ہیں؟

* ہمیں قرآن مجید کو کیسے اٹھانا چاہیئے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ **(FC:11.2)**

قرآن مجید عملی طور پر بچوں کے ہاتھ میں پکڑنے کے لیے دیں۔

* بچو! دوسری کتابوں کے مقابلے میں کیا چیز قرآن مجید کو اہم بناتی ہے؟ قرآن مجید کی اہمیت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ، جیسے وہ ہم سے بات کر رہے ہوں اور ہمیں زندگی کے معاملات میں ہدایت دے رہے ہوں۔

قرآن مجید کھول کر اس میں سے لفظ ''یَا أَیُّھَا النَّاس'' اور ''یاایھا الذین آمنو'' دکھائیں اور بچوں سے ان کی اہمیت پر بات کریں۔

بچو! اللہ تعالیٰ تمام لوگوں سے مخاطب ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان والا کہہ رہے ہیں، کیوں؟ کیونکہ آپ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور آپ اس کا بے حد احترام بھی کرتے ہیں۔

بچوں کو پہلی وحی کے نزول کا واقعہ سنائیں اور اہم نکات پر زور دیں۔

* قرآن مجید نبی ﷺ کے دل پر نازل ہوا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام وحی کی شکل میں نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے اور نبی ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ اس کی تلاوت بہت احتیاط سے کرتے تھے اور خود بھی اس پر عمل کرتے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیتے تھے۔ **(FC:11.3)**

☆ بچو! صحابہ رضی اللہ عنہم کو قرآن مجید سے بہت محبت تھی۔ اس محبت کی وجہ سے وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور ہر نازل ہونے والی آیت کو سمجھنے کے لیے اس پر وقت لگاتے اور آپس میں تبادلہ خیال کرتے کہ ہم کس طرح جلد از جلد اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کریں۔

* حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان میں ہر روز نبی ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے اور دونوں مل کر نازل شدہ قرآن مجید کی دہرائی کیا کرتے تھے۔

بچوں کو یہ بات ذہن نشین کرائیں کہ کتنا مزہ آتا ہوگا جب ہر سال رمضان میں پورے قرآن مجید کی دہرائی کی جاتی ہوگی۔ دہرانا فرشتوں اور نبیوں کا کام ہے۔ یہ بتانا اس لیے اہم ہے کہ ایک بار ناظرہ قرآن مجید پڑھنے کے بعد بچے دہرائی کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

* بچو! دنیا کی دوسری تمام کتابوں کا قرآن مجید کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کی وجہ سے بہت خاص ہے اور انتہائی قابل احترام ہے۔ قرآن مجید کو پکڑتے وقت ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کوئی عام کتاب نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کی وجہ سے خاص ہے۔

بچوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بات بتائیں

* بچو! ہم قرآن مجید کا احترام کیسے کریں گے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ ہمیں قرآن مجید کو احتیاط سے پکڑنا چاہئیے یہاں تک کہ صفحوں کو بھی نرمی سے پلٹنا چاہئے۔

یہ بتاتے وقت عملی طور پر کر کے بھی دکھائیں۔

* اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ آپ بتایئے کہ قرآن مجید کی تلاوت کس طرح کرنی چاہئیے؟ (بچوں کو اپنا جواب دینے دیں)۔ باوضو ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ (FC:11.4)

1۔ تلاوت کے وقت اس بات پر ایمان رکھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کلام ہے۔

2۔ اس میں موجود احکامات (جن کاموں کو اللہ تعالیٰ نے کرنے کو کہا ہے اور جن کاموں سے منع کیا ہے) ان کے بارے میں یقین ہونا چاہئیے کہ یہ احکامات اللہ تعالیٰ نے ہماری بھلائی کے لیے دیے ہیں اس لیے ان پر عمل کرنا ہے۔

3۔ ترتیل کے ساتھ یعنی (آہستہ آہستہ) قرآن مجید کی تلاوت کرنا تا کہ الفاظ واضح، درست اور مکمل طور پر ادا ہوں۔

4۔ اس کے احکامات پر عمل کر کے اپنے اندر تبدیلی لانا۔

5۔ دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا۔

6۔ تلاوت کے وقت یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ آیات کو سمجھ کر پڑھیں تا کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بنا سکیں۔

* اب بچو! رمضان آ گیا ہے جس میں ہمیں قرآن مجید دیا گیا تھا۔ اس مہینے میں ہم کیا کریں گے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ قرآن مجید کو اس طرح پڑھیں گے جیسے رسول اللہ ﷺ نے پڑھا، جیسے صحابہؓ پڑھتے تھے اور جیسے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

بچوں کو صحابہؓ کے چند واقعات بیان کریں کہ وہ کس طرح قرآن مجید کو پڑھتے اور اس پر عمل کرتے تھے۔

* بچو! جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو خاموش رہ کر سننا چاہئیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرتے ہیں۔

سبق 12 رمضان اور صدقہ

مقاصد: اس سبق کے اختتام ہونے پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :

- صدقہ کی اہمیت کو جان سکے۔
- صدقہ کی عملی شکلیں سمجھ لے۔
- صدقہ اور رمضان کے تعلق کو جان لے۔
- صدقہ کرنا آسان سمجھے اور صدقہ کرنے کے بعد پیدا ہونے والی خوشی کو محسوس کر سکے۔

وہ خاص الفاظ جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- صدقہ

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈ، قرآن مجید۔

آرٹ ورک:

- **مقصد:** بچوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ دینے پر ابھارنا۔
- **درکار اشیاء:** مٹی کی غُلّک / گولک، پینٹ کلر، برش، گلٹر۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- بچوں میں عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کا جذبہ موجود ہوتا ہے۔ اس سبق کا مقصد، صحیح راستے واضح کرنا ہے۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے اسباق کی دہرائی:
◆ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ◆ اس مہینے میں کون سی عبادات اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟ ◆ اس مہینے کون سے کام کثرت سے کرنے ہیں؟

* السلام علیکم! بچو! کیا حال ہے؟ کیسے ہیں آپ؟
* رمضان میں ہم کیا کرتے ہیں؟ روزہ رکھتے ہیں؟ روزہ کس چیز کا ہوتا ہے؟ ایک تو کھانے پینے کا، دوسرے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں کا۔
* آنکھ کے روزے کا کیا مطلب ہے؟ آنکھوں سے بری چیز نہیں دیکھنی۔ ٹی وی کے فضول پروگرام نہیں دیکھنے۔ کان کا روزہ کیسے ہوگا؟ کانوں سے بری بات نہیں سننی۔ زبان کا روزہ کیسے؟ زبان سے جھوٹ نہیں بولنا۔ مومن ہمیشہ کیا کرتا ہے ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ زبان سے برے الفاظ نہیں کہنا، چیخنا نہیں ہے، لڑائی جھگڑا نہیں کرنا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے، سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔
* ہاتھ سے اچھے کام کرنے ہیں، امی کی مدد کرنی ہے، روزے میں میز لگانے میں مدد کرنی ہے، امی سو رہی ہے تو خود سکول کا کام کرنا ہے۔ اپنا کمرہ ٹھیک کر لیں۔ کچھ کھیل لیں اور چل کر نماز مسجد میں پڑھنے جائیں۔ آپ لوگ تراویح کے لیے بھی جاتے ہیں؟ آپ کو یاد ہے نا کہ روزے میں ہمارا تقویٰ بہت بڑھ جاتا ہے۔
* اس کا مطلب ہے کہ مسلمان جب بھی کوئی کام کرنے لگتا ہے وہ خود ہی ہر کام کرنے سے پہلے سوچتا ہے کہ یہ کام جو میں کر رہا ہوں کیا یہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہو جائیں گے؟ اگر ایسا ہے، تو پھر یہ کام نہ کروں۔

یہ کہتے ہوئے استاد سوچنے کا انداز اپنائے۔ تاکہ بچوں کو بھی احساس ہو کہ ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا ضروری ہے۔

* رمضان میں ہم بہت سوچ کر ہر کام کرتے ہیں۔ رمضان ہمارے لیے ایک تربیتی مہینہ ہے۔ رمضان کی تربیت کے بعد، ہم سارا سال کے لیے اچھے کام کرنا سیکھ جاتے ہیں۔
* ایک کام جو ہمیں سارا سال کرنا چاہیئے اور رمضان میں ہم سب سے زیادہ کرتے ہیں، وہ کیا ہے؟ (بچوں کو سوچ کر جواب دینے دیں)۔ صدقہ۔ آپ کو پتہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ویسے تو پورا سال صدقہ کرتے تھے لیکن رمضان میں تو وہ اور بھی زیادہ تیزی

سے کرتے تھے۔تو آج ہم صدقہ کے بارے میں جانیں گے۔

بچوں سے یہاں پوچھا بھی جاسکتا ہے کہ صدقہ کی کون سی اقسام کو وہ جانتے ہیں۔

* صدقہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ایک ہے زکوۃ ۔یہ فرض صدقہ ہے اور ہر صاحب حیثیت مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ دینا فرض ہے۔دوسرا نفلی صدقہ ہوتا ہے،اور یہ ہم پورا سال دیتے رہتے ہیں۔ **(FC:12.1)**

* بچو!نفلی صدقہ مختلف طریقوں سے ضرورت مند افراد کو دیا جاسکتا ہے۔کیا آپ کو کوئی طریقے معلوم ہیں؟ (بچوں کو بتانے کا موقع دیں)۔ہم پیسے بھی دے سکتے ہیں اور اپنی کوئی چیزیں بھی مثلاً کپڑے، جوتے یا ضرورت سے زائد کوئی بھی قابل استعمال اشیاءوغیرہ۔

* اگر ہمارے پاس یہ نہ ہوں تو کیا کریں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔کسی دوسرے کی مدد کرنا بھی صدقہ ہوتا ہے۔جیسے اپنے دوست کو آپ سکول کا کام کرنے میں مدد دیں، کسی کو math کا سوال کروا دیا۔اپنے کپڑوں اور جوتوں میں سے کسی ضرورت مند کو کچھ دے دیں، جو کہانی کی کتاب آپ پڑھ چکے ہیں امی سے پوچھ کر کسی دوست کو دے دیں جو خود نہیں خرید سکتا، نوکر کا کام ہلکا کر دیں جیسے دو پلیٹ کی بجائے ایک پلیٹ استعمال کرلیں۔ **(FC:12.2)**

* آپ کو پتہ ہے کہ کسی کی طرف دیکھ کر مسکرانا بھی صدقہ ہے۔کس کس کو مسکرا کر دیکھیں گے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ابو، امی، دادا، دادی، نانا، نانی، دوست، نوکر، چاچا، ماسی۔جس جس کو بھی ہم سارا دن ملیں گے تو مسکرا کر دیکھیں گے۔

* بچو! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صدقے کے بارے میں بہت سی آیات میں ذکر کیا ہے۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں ہر ایک کو سب کچھ ملے، یعنی کھانا کپڑا اور تعلیم ۔یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے نعمتیں دی ہیں ان کا کچھ حصہ ان لوگوں کو دیں جو محروم ہیں یعنی جن کے پاس زیادہ ہو وہ ان کو دیں جن کے پاس کم ہو۔

* بچو! آپ کو معلوم ہے کہ جن کے پاس کم پیسے ہوتے ہیں کام تو وہ بھی کرتے ہیں مگر وہ ان پیسوں سے اگر کھانا لے لیں تو کپڑے نہیں خرید سکتے اور اگر کپڑے لے لیں تو کھانا نہیں کھا سکتے ۔یعنی ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ ہماری طرح ہر چیز لے سکیں۔اس لیے وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ پیسے دیے ہیں، ان کو چاہئیے کہ دوسروں کی مدد کریں اللہ تعالیٰ اس عمل سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

* قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ. وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ (آلِ عمران:92)

''تم اس وقت تک نیکی کو نہیں حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی بہترین چیز اللہ کی راہ میں نہ دے دو''۔

یہاں بچوں کو ان کا اچھا کھلونا، اچھے کپڑے، اچھی کتاب یا پسندیدہ چیزوں میں سے بھی صدقہ کرنے پر ابھاریں۔

* اچھا! اگر کوئی پیسے کسی کو دے اور یہ سوچ کر دے کہ اب میں اس سے ہر کام اپنی مرضی سے کراؤں گا؟ ایسا شخص کس کو خوش کرنے کے لیے دے رہا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ جی! یاد رکھیں ہم جو بھی خرچ کریں صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے دینا ہے کیونکہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے دیں گے تو بدلے میں ہمیں جنت ملے گی۔ اور صرف پیسے ہی نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو ہم صدقہ میں دے سکتے ہیں، اس کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر دینا چاہیے۔ اس لیے نہیں کہ ہمیں ان سے کوئی فائدہ ہوگا، یا وہ ہمارا کوئی کام کریں گے۔

* اچھا میں آپ کو ایک حدیث سناتی ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'ہر مسلمان کو صدقہ دینا چاہیے'۔ آپؐ کے صحابہؓ نے پوچھا کہ 'اگر کسی کے پاس دینے کو کچھ بھی نہ ہو تو؟' آپؐ نے فرمایا کہ 'وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے۔ اس میں سے جو پیسے ملیں اس سے صدقہ کرے'۔ لیکن پھر آپؐ کے صحابہؓ نے کہا 'اگر یہ بھی نہ کر سکے؟' تو آپؐ نے فرمایا 'اپنے ہاتھ سے ضرورت مند کی مدد کرے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو نیکیاں کرتا رہے'۔ (متفق علیہ)

ایک اور حدیث میں حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ 'سب سے اچھی کمائی کون سی ہے؟' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ 'آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور تجارت جس میں جھوٹ اور بے ایمانی سے کام نہ لے'۔

* اس کا مطلب ہے کہ جیسے ہمارے مزدور کسان جو کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ سب کی کمائی پاک ہوتی ہے اگر اس کام میں کوئی جھوٹ وغیرہ شامل نہ ہو۔ اسی طرح آپ کے ابو بھی کام کرتے ہیں، صبح سے شام تک آفس میں، تو ان کی کمائی بھی پاک ہے کیونکہ اس میں جھوٹ شامل نہیں۔ اس کمائی سے ہمیں صدقہ دینا چاہیے۔

* اچھا اب سوال یہ ہے کہ ہم صدقہ کیوں کریں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ جو پیسے ہیں، وہ صرف امیر لوگوں کے پاس نہ رہیں بلکہ غریب لوگوں کو بھی کچھ مل جائے۔

* جو پیسے ہمیں ملے اور ہم دوسروں کو دے رہے ہیں یہ ہم کیوں کر رہے ہیں؟ ہم نے اس طرح کر کے کس کو راضی کرنا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو! اس کے بدلے میں غریب کیا کرے گا؟ دعائیں دے گا!

اس تصور کے ذریعے بچے میں یہ بات واضح کرنا مقصود ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کی بات مانے وہ عزت کے قابل ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

* اچھا! ایک لڑکا ہے احمد۔ اس کے پاس پاکٹ منی ہے۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ ایک کتاب لائے گا یا امی کے لیے تحفہ۔ لیکن اس

کی ماسی کا بچہ بیمار ہو گیا اس کو پیسوں کی سخت ضرورت ہے۔ اب کیا کرے؟ کہاں خرچ کرے اور کہاں نہ خرچ کرے؟ (بچوں کو سوچنے کا موقع دیں)۔ بچو! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ پیسوں کو کس طرح خرچ کرنا ہے اور کہاں خرچ کرنا ہے۔ تو اب کیا احمد ساری پاکٹ منی اپنے اوپر خرچ کر لے یا اس میں وہ حصہ بھی رکھے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے؟ وہ کچھ پیسے ماسی کو دے گا اور امی کے لیے بھی کوئی تحفہ لائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور پیسے دیں گے تو کتاب خریدے گا اس طرح اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے۔

- اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو پیسے دیے ہیں، آپ نے سوچ سمجھ کر خرچ کرنا ہیں۔
- اپنی پاکٹ منی سے ہر ماہ صدقے کے لیے بھی کچھ پیسے نکالنے ہیں۔ وہ آپ اپنی امی کے مشورے سے نوکر کو بھی دے سکتے ہیں یا کسی اور جگہ جہاں ضرورت ہو۔

> بچوں کو بار بار یہ بار آور کروانا ہے کہ کسی کو بھی صدقہ دیتے وقت والدین کو ضرور بتانا ہے تا کہ کوئی ان کے اس عمل سے غلط فائدہ نہ اٹھائے اور وہ صدقہ سمجھ کر خاموش رہیں۔

- بچو! پیسوں کے علاوہ آپ اور کیا کیا صدقہ میں دے سکتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ مثلاً آپ کے بہت سارے کھلونے جمع ہو گئے ہیں اور آپ ان سے جی بھر کے کھیل چکے ہیں، وہ بھی آپ صدقہ میں دے سکتے ہیں۔ کس کو دیں گے؟ کسی غریب کو یا آپ کا کوئی ضرورت مند رشتہ دار، جس کے پاس کم چیزیں ہیں، آپ اس کو دے دیں۔ اسی طرح آپ اپنی چیزیں مثلا کپڑے، جوتے وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔
- یہ سب کیا ہوگا؟ آپ کی طرف سے صدقہ اور اس سے آپ کس کو راضی کریں گے؟ اللہ تعالیٰ کو! سب سے زیادہ صدقہ کون کرتا تھا؟ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ!
- چلو بچو، اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب ہم نے پڑھا ہے، یہ کام رمضان میں ہمیں کیسے مدد دے گا؟

> عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں سخی تھے۔ لیکن رمضان میں جب جبرائیلؑ سے ملتے تو آپؐ اور بھی سخی ہو جاتے۔ آپؐ کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔ (صحیح البخاری)

- اگر ہمیں پہلے سے صدقہ دینے کی عادت ہوگی تو رمضان میں جب کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص ہوتی ہے اور شیطان بھی بند ہوتا ہے، ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی طرح اور زیادہ صدقہ کریں گے۔

سبق نمبر 13 لیلۃ القدر

مقاصد: اس سبق کہ اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :

- لیلۃ القدر کی فضیلت قرآن وسنت کی روشنی میں جان سکے۔
- اس رات کی رحمتوں اور برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا شوق پیدا ہو۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- کلام اللہ
- قرآن مجید
- لیلۃ القدر
- طاق راتیں

سبق کا دورانیہ: 25 منٹ

خاکہ کا دورانیہ: 20 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید، پیارے نبی کی پیاری دعائیں۔

آرٹ ورک:

- **مقصد:** لیلۃ القدر کی اہمیت واضح کرنا۔
- **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی کاغذ، رنگ دار پنسلیں، قینچی، سٹپلر۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- اس سبق کو طاق راتوں کی ابتداء سے پہلے کرایا جائے۔
- خاکہ کی تیاری اچھی طرح کی جائے تاکہ بچوں کو اہم مقاصد سمجھ میں آجائیں۔
- بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اس رات سے سنت کے مطابق عبادات کر کے فائدہ اٹھائیں۔
- 'تجلیات نبوت' میں سے پہلی وحی کا واقعہ پڑھیں۔ اس کے ساتھ ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی 'سیرت النبی ﷺ' پر آڈیو سنیں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے اسباق کی دہرائی:
◆ قرآن مجید کے حقوق کیا ہیں؟ ◆ ہم اس کا ادب کیسے کریں گے؟ ◆ یہ عام کتابوں سے مختلف کیسے ہے؟

* بچو! آج میں آپ کو قرآن مجید میں سے ایک سورۃ پڑھ کر سناتی ہوں۔

سورۃ القدر پڑھیں اور بچوں کو اس کا ترجمہ سنائیں۔

* بچو! اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ ایک خاص رات کے بارے میں ہمیں بہت سی باتیں بتاتے ہیں۔
* ان میں سے تین اہم چیزوں ہیں جو رمضان کے آخری عشرے میں پیش آئیں۔ کیا آپ کو ان کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟ (بچوں کو بتانے کا موقع دیں)۔ **(FC:13.1)**

1۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات ہماری ہدایت کے لیے قرآن مجید نازل فرمایا۔

2۔ یہ رات رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی ایک طاق رات ہے۔ اس رات کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ **(FC:13.2)**

* بچو! لیلۃ القدر وہ رات ہے جس میں ایک عام نیکی کا اجر ہزار مہینوں کے ثواب کے برابر ہے۔ ہم عام دنوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اس کا اجر رمضان میں 70 گُنا بڑھ جاتا ہے اور لیلۃ القدر میں اس کا اجر 1000 گُنا بڑھ جاتا ہے۔

> حدیث میں آتا ہے کہ جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

3۔ اس رات زیادہ سے زیادہ فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ اس رات ہمیں بہت زیادہ عبادت کرنی چاہئیے اور قران مجید پڑھنا چاہئیے۔ **(FC:13.3)**

* اس رات کم وقت اور محنت میں ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما سکتے ہیں۔ یہ رات بہت خاص ہے کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید دیا جو کہ زندگی کے ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔
* اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو بھی اس رات میں اجر کمانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کرے۔

بورڈ پر 20 سے 30 تک گنتی لکھ کر طاق نمبروں پر دائرے لگا کر بچوں کو طاق راتوں کا تصور اچھی طرح سمجھائیں۔
پھر بچوں کو دو مسلمانوں کی (فرضی) کہانی سنائیں جو اس خاص رات لیلۃ القدر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

* جس شخص نے ہر طاق رات میں عبادت کی اس کے باوجود کہ وہ تھکا ہوا تھا مگر صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے تو اس نے بے انتہاء اجر کمایا۔ اور اللہ تعالیٰ یقیناً اس سے خوش ہوئے ہوں گے کیونکہ اس نے محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے تمام وقت عبادت کی۔ تھکن کے باوجود وہ اللہ کا ذکر کرتا رہا۔
* بچو! اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہیں۔ وہ ہمیں طاق راتوں میں عبادت کرنے کا اجر ہزار مہینوں میں عبادت کرنے سے زیادہ دیتے ہیں۔
* اس رات میں مغرب سے فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔ اس لیے مغرب کے بعد سے فجر تک کی عبادت کا بہت اجر ہے۔ اس رات بڑی تعداد میں فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔
* اللہ تعالیٰ اس رات سب سے نچلے آسمان پر مستوی (بچوں کو معنی سمجھائیں) ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی مجھ سے سوال کرے جو مجھ سے سوال کرنا چاہتا ہے میں اسے دوں گا۔
* تو بچو! اس رات میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟

۔دعا مانگیں **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ العَفُوَ فَاعْفُ عَنِّی**
۔زیادہ سے زیادہ نفل نمازیں پڑھیں۔
۔قرآن مجید کی تلاوت کریں۔
۔کچھ احادیث پڑھ لیں۔
۔جو بھی ہماری خواہشات ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے مانگیں یعنی دعا کریں۔
۔گھر والوں کو علم کی باتیں بتائیں بھی اور ان سے علم حاصل بھی کریں۔

خاکہ

کردار: استاد، قاری/ قاریہ۔
(ایک استاد بیٹھی ہوئی ہے اتنے میں دوسری استاد اس کے پاس چل کر آتی ہے)
استاد: السلام علیکم! آپ کون ہیں؟
قرآن ٹیچر: وعلیکم السلام! میں قرآن مجید کی استاد ہوں اور میں قرآن مجید اپنے ساتھ رکھتی ہوں۔ جیسے ہی مجھے تھوڑا سا بھی وقت ملتا ہے میں اسے پڑھتی ہوں اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہترین تحفہ ہے۔ دیکھیں! اس پر اس کا نام لکھا ہوا ہے۔
(وہ قرآن مجید اس کو دکھاتی ہے)۔

استاد: اس کا نام قرآن کیوں ہے؟

قرآن ٹیچر: لفظ قرآن کا مطلب ہے''بار بار پڑھنا''۔

استاد: ماشاءاللہ! قرآن کو ''بار بار پڑھنا'' کیوں کہتے ہیں؟ کیا آپ اس کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہیں؟

قرآن ٹیچر: کیوں نہیں! اس لیے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بار بار پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ وہ کتاب جو دنیا میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔ یہ بہت عزت وعظمت والی کتاب ہے کیوں کہ آسمان سے نازل کی گئی اس کو وہ ہستی زمین پر لے کر نازل ہوئی جو بہت طاقت ور اور امانت دار ہے۔

استاد: (بچوں سے بھی پوچھیں)۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ کون ہے؟

قرآن ٹیچر: حضرت جبرئیل جو اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں۔

استاد: یہ کتاب کس طرح نازل کی گئی اور کس پر نازل کی گئی؟

(قرآن ٹیچر پہلی وحی کا واقعہ سناتی ہے)۔

استاد: یہ تو بہت حیران کرنے والی بات ہے۔

قرآن ٹیچر: اور اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ ہر رمضان میں جبرئیلؑ نبی ﷺ کے پاس آتے تھے اور جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا نبی ﷺ کے ساتھ اس کی دہرائی کرتے تھے۔

استاد: لیکن بچوں کے لیے تو اس سنت پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔

قرآن ٹیچر: نہیں! بچے روزانہ جتنا بھی پڑھ سکیں پڑھیں کیونکہ وہ تو بہت طاقت ور ہوتے ہیں۔

استاد: ماشاءاللہ! یہ بہت اچھے بچے ہیں۔ ان کا دل بہت اچھے کاموں میں لگتا ہے۔ جب قاری صاحب آتے ہیں تو یہ بھاگ بھاگ کر جاتے ہیں کہ بہت زیادہ قرآن مجید پڑھ سکیں۔ مگر ایک بہت بڑی مشکل ہے۔

قرآن ٹیچر: وہ بہت بڑی مشکل کیا ہے؟

استاد: قاری صاحب قرآن مجید کی بار بار دہرائی کرواتے ہیں۔

قرآن ٹیچر: کیا آپ نے کبھی کوئی نظم یا کہانی لکھی ہے؟

استاد: (خوشی سے ایک صفحہ دکھاتے ہوئے) ہاں! میں نے یہ نظم لکھی ہے اور مجھے اس وقت بہت اچھا لگتا ہے جب میرے دوست اسے بار بار پڑھتے ہیں۔ (نظم پڑھنا شروع کرتی ہے)۔

قرآن ٹیچر: اُووہ!

استاد: آپ نے اُووہ کیوں کہا؟

قرآن ٹیچر: میرا یہ نظم بار بار سننے کو دل نہیں چاہ رہا۔ آپ کو پتہ ہے جو الفاظ قرآن مجید کے ہیں وہ عربی میں ہیں؟

استاد: ہاں! ہم سب کو پتہ ہے کہ یہ تمام الفاظ عربی کے ہیں۔

قرآن ٹیچر: (ہنستی ہے) نہیں! نہیں! مجھے ایک اہم بات بتانے دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔

استاد: واقعی؟

قرآن ٹیچر: تو جب قاری صاحب چاہیں کہ آپ ان کو بار بار پڑھیں، تو آپ کا کیا خیال ہے کہ کون خوش ہوگا؟

استاد: قاری صاحب (بہت بورانداز میں کہتی ہے)

قرآن ٹیچر: جی نہیں؟ مجھے بچوں سے پوچھنے دیں۔ تو بچو! اگر قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور ہم اس کو خوشی خوشی پڑھتے ہیں اور یہ کام ہم بار بار کرتے ہیں تو کون خوش ہوگا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اللہ تعالیٰ

قرآن ٹیچر: ماشاءاللہ! آپ واقعی اچھے مسلمان ہیں! چلو میں آپ کو بتاتی ہوں کہ ہم کس طرح خوشی خوشی قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔

1۔ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ (البصیر) آپ کو دیکھ رہے ہیں۔

2۔ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے پڑھنے کی آواز سن رہے ہیں اسی لیے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو رہے ہیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بے انتہا اجر دیں گے۔

استاد: میں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا بہترین تحفہ ہے، اور آج آپ نے بھی یہی کہا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا بہترین تحفہ ہے۔ کیسے؟

قرآن ٹیچر: جی ہاں، کیونکہ قرآن مجید ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہمیں صحیح سوچ کس طرح رکھنی ہے، صحیح احساسات کس طرح رکھنے ہیں، صحیح راستے پر کس طرح زندگی گزارنی ہے، تاکہ ہم صراط مستقیم پر رہ کر متقی بن سکیں۔ یہ ہمارے دل کو نرم بناتا ہے مگر صرف اس وقت جب ہم اس کو خوشی خوشی پڑھیں۔

استاد: اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ اگر ہمارا دل نرم ہوگا تو کیا ہوگا؟ (بچوں کو مخاطب کر کے کہیں)۔

قرآن ٹیچر: 1۔ لوگ ہمیں دنیا میں پسند کریں گے۔ 2۔ ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں گے۔

3۔ ہم ان شاءاللہ جنت میں جائیں گے۔

استاد: ٹھیک ہے! مگر مجھے پتہ کیسے چلے گا کہ میرا دل قرآن مجید پڑھ کر نرم ہو گیا ہے۔

قرآن ٹیچر: آسان! بہت آسان!

استاد: کیا؟

قرآن ٹیچر: اگر آپ قرآن مجید پڑھ کر بور نہیں ہوئے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا دل نرم ہو گیا۔ اور آپ خود کو اللہ تعالیٰ کے بہت قریب محسوس کریں گے۔ لیکن ابھی بھی آپ کو تھوڑی بہت بوریت ہو رہی ہے تو آپ کو چاہئے کہ آپ مزید کوشش کریں۔

استاد: قرآن مجید پڑھنے کا بہترین وقت کون سا ہے؟

قرآن ٹیچر: کوئی بھی وقت، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو بس یہ بات پسند ہے کہ آپ قرآن مجید زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔لیکن خاص طور پر تین اوقات بہترین ہیں: 1۔رمضان میں 2۔نماز میں 3۔ فجر کے وقت

استاد: کیا آپ بچوں کو کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

قرآن ٹیچر: جی ہاں! میں چاہتی ہوں کہ آپ قرآن مجید کو محسوس کریں۔قرآن مجید کے بارے میں سوچیں۔قرآن مجید کے مطابق زندگی گزاریں۔

استاد: (حیرت سے) کیسے؟

قرآن ٹیچر: جب آپ اس کو اچھی طرح پڑھتے ہیں تو آپ کا دل نرم ہو جاتا ہے، پھر آپ اس کے معنٰی یاد کرلیں۔

استاد: آپ کا مطلب ہے جیسا ہم منارالاسلام میں کرتے ہیں؟

قرآن ٹیچر: جی ہاں، اسی طرح سوچیں جس طرح قرآن نے ہمیں کہا، اور اس بات کو پسند کریں جو قرآن آپ سے کہے، اور اس پر عمل کریں جس کا قرآن آپ کو حکم دے۔ نبی ﷺ کی طرح۔

ٹیچر: کیا مطلب آپ کا؟

قرآن ٹیچر: وہ چلتا پھرتا قرآن تھے۔آپؐ نے صرف وہی کیا جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔آپؐ کا اخلاق قرآن تھا۔

استاد: آپ کا مطلب ہے کہ اگر ہم قرآن مجید اچھی طرح پڑھیں مگر اپنے دوستوں اور بہن بھائیوں سے جھگڑا کریں، اپنے خادموں پر غصّہ کریں، اپنے والدین کی بات نہ مانیں، تو ہمارا دل نرم نہیں ہوگا؟

قرآن ٹیچر: بالکل نہیں!

استاد: کیا آپ ہمارے لیے دعا کرسکتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے کہ ہم بھی مسنون طریقے سے قرآن مجید پڑھ سکیں۔

قرآن ٹیچر: میں بچوں کو دعائے نور سکھاؤں گی جس میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی گئی ہے کہ ہمارے جسم کے ہر حصّے کو نور سے بھر دے۔ یہ اسی وقت ہوگا جب ہم قرآن مجید کو محسوس کریں، اس کے مطابق سوچیں اور اسی کے مطابق زندگی گزاریں۔

(دعائے نور پڑھتی ہے۔حوالہ: پیارے رسول کی پیاری دعائیں)۔

قرآن ٹیچر: ماشاءاللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب قرآن مجید کے مطابق زندگی گزاریں۔(آمین)

جانے سے پہلے میں اپنے ننھے دوستوں سے یہ سننا چاہوں گی کہ آپ قرآن مجید کے ذریعے اپنے دل کو کیسے نرم کرسکتے ہیں؟

(استاد بچوں کو دہرائی کرائیں)

1۔قرآن مجید کو محسوس کریں 2۔قرآن مجید کے مطابق سوچیں 3۔قرآن مجید کے مطابق زندگی گزاریں

سبق نمبر 14 عیدالفطر

- **مقاصد:** اس سبق کے اختتام پر بچہ یہ جاننے کے قابل ہو جائے کہ:
  - عید مسلمانوں کا مذہبی تہوار ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے۔
  - عید منانے کا مسنون طریقہ کیا ہے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - عیدالفطر
  - تکبیرات
- سبق کا دورانیہ : 45 منٹ
- درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید
- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد:** بچوں کو عید کی سنتوں سے آشنا کرنا
  - **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، رنگ دار پنسلیں گوند، قینچی
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - اس سبق میں اس بات پر زور دیں کہ عید اللہ تعالیٰ کی طرف سے رمضان کا انعام ہے اور اس بات کی بھی علامت ہے کہ ہماری ایک ماہ کی محنت اختتام پذیر ہوئی۔
  - توجہ بچوں کو وہ سنتیں سکھانے پر ہو جو نبی کریم ﷺ عید کے موقع پر کرتے تھے۔
  - اس سبق کے ساتھ بچوں کی پکنک یا پارٹی رکھی جا سکتی ہے۔ (موسم اور حالات کے مدنظر)

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے اسباق کی دہرائی

- ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کو کیوں پسند ہے؟
- ماہ رمضان میں ہم نیکی کے کام جلدی کیسے کرتے ہیں؟
- ماہ رمضان میں ہمیں کون سی قوت حاصل ہوتی ہے؟

* بچو جب ہم رمضان میں بہت سارے نیک اعمال صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے کرتے ہیں تو وہ اس کا اجر ہمیں اس دنیا میں بھی دیتے ہیں اور رمضان کے بعد پورا ماہ محنت کرنے کے انعام کے طور پر عید کا خوشیوں بھرا دن عطا کرتے ہیں

بچوں سے پوچھیں وہ عید کے دن کیا کرتے ہیں؟

* یاد رکھیں عید کا دن محض ایک تفریح کا دن نہیں ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شکر گزاری کا دن ہے۔ یہ عبادت اور شکر صرف اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے کہ جب ہم اس دن کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گزارتے ہیں۔

* کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں عید کے دن کیا کیا کرنا چاہیے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)

ان سارے کاموں کی فہرست بنائیں جو نبی کریم ﷺ عید کے دن کیا کرتے تھے۔

* آیئے دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کس طرح منایا کرتے تھے۔ **(FC:14.1)**

1۔ نبی ﷺ صبح ہی صبح غسل فرمایا کرتے تھے۔

2۔ آپ ؐ مسواک کرتے، اچھے اور صاف کپڑے پہنتے اور خوشبو لگاتے تھے۔

3۔ نبی کریم ﷺ اس دن غریبوں کو صدقہ دیتے کہ کوئی بھی انسان اس خوشی کے دن محروم نہ رہے۔

4۔ آپ ؐ عید کے دن نماز پڑھنے کے لیے مسجد جانے سے پہلے طاق عدد میں کھجوریں کھایا کرتے تھے۔

5۔ عید کی نماز کو جاتے ہوئے صحابہ کرام ؓ تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَر وَ لِلّٰهِ الْحَمْد

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اور اللہ سب سے بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اسی کے لیے سب تعریف ہے۔

6۔ نبی ﷺ عید کے دن دو رکعت نفل نماز پڑھا کرتے تھے جس کو عید کی نماز کہتے ہیں۔

بڑے بچوں کو نماز عید کی تفصیل بتائی جائے۔

7۔ عید کی نماز کے بعد خطبہ ہوتا ہے، جسے سننا مسنون ہے۔

8۔ نماز کے دن تمام مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ اظہار محبت کے لیے گلے ملا کرتا تھے اور ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے۔ (FC:14.2)

9۔ نماز عید کے لیے عید گاہ کے ایک راستے سے جانا اور اور دوسرے راستے سے واپس آنا بھی سنت رسول ﷺ ہے۔

10۔ عید کی مبارک باد مسنون دعا سے دیں: (FC:14.3)

تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ (اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے)

* عید کی نماز بعد ہر مسلمان اپنے خاندان اور رشتہ دار واحباب کے ساتھ عید کی خوشیاں مناتا ہے لیکن یادرکھیں کہ یہ خوشیاں بھی اپنی حدود میں رہ کر منانی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔ بچو! ہم یہ کیسے کریں گے؟ اور کیا کریں گے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)

(FC:14.4)

1۔ اچھے اچھے کھانے کھا کر۔

2۔ دوستوں اور رشتہ داروں سے عید مل کر۔

3۔ ایک دوسرے کو تحفے دے کر۔

4۔ اچھے اچھے کپڑے پہن کر۔

5۔ نمازیں نہ بھولیں۔

6۔ وقت کو صحیح طریقے سے گزاریں۔

7۔ جو اچھی باتیں رمضان میں سیکھی ہیں ان کو یادرکھیں۔

8۔ غریبوں کو نہ بھولیں۔

* لیکن بچو! دو باتیں ہمیشہ یادرکھنی ہیں:

1۔ عید کے دن اللہ تعالیٰ سے بخشش اور ہدایت مانگنا نہ بھولیں۔

2۔ اللہ تعالیٰ سے عہد کریں کہ جیسے رمضان میں میں نے خود کو برائیوں سے روکا ہے اور اپنا تقویٰ بڑھانے کی کوشش کی ہے، اسی طرح آئندہ زندگی میں بھی اس تقویٰ کو برقرار رکھیں گے۔ (آمین)

اس سبق کو عملی مشق کی شکل میں بچوں کے ساتھ دہرائیں۔

سبق نمبر 15 رمضان کے بعد کیا کریں؟

- مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ یہ جاننے کے قابل ہو جائے کہ:
  - رمضان کے بعد تقویٰ کی کیفیت کو کس طرح برقرار رکھا جائے۔
  - رمضان میں حاصل کردہ تربیت کو عملی طور پر کیسے اختیار کرنا ہے۔
- وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:
  - تقویٰ
  - شیطان
- سبق کا دورانیہ: 25 منٹ
- خاکہ کا دورانیہ: 20 منٹ
- درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔
- آرٹ ورک:
  - مقصد: بچوں کو یاد دہانی کروانا کہ رمضان کے بعد بھی کیسے تقویٰ کو برقرار رکھا جائے۔
  - درکار اشیاء: فوٹو کاپی شدہ کاغذ، رنگ دار پنسلیں، گوند۔
- رہنمائی برائے اساتذہ:
  - اس سبق کا مقصد بچوں کو رمضان گزرنے کے بعد بھی اپنے اعمال بھرپور انداز میں ادا کرنے کا تصور دینا ہے۔
  - استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اس سبق کے ذریعے بچوں کو مزید عمل پر ابھارنا ہے۔
  - یہ سبق عید گزرنے کے بعد کریں تاکہ پچھلے اسباق کی دہرائی بھی ہو سکے اور اگلے اسباق سے تعلق بھی پیدا کیا جا سکے۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

چونکہ بچے عید کی چھٹیوں کے بعد آئیں گے تو انھیں کلاس میں سیٹ ہونے کا موقع دیں۔ پچھلے فلیش کارڈز سے رمضان میں کرائے گئے تمام اہم اسباق کی دہرائی کرائیں۔

* بچو! اب میں آپ کو رمضان میں کیے گئے اسباق کے فلیش کارڈ دکھاتی ہوں اور ہم دہرائی کریں گے کہ ہم نے رمضان میں کیا کیا سیکھا تھا۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔

20 منٹ میں بچوں سے رمضان کے اسباق کی دہرائی کریں، اور نوٹ کریں کہ بچوں کو کون سی باتیں بہت اچھی طرح یاد ہیں اور کن باتوں کی مزید دہرائی کی ضرورت ہے۔

* بچو! رمضان میں ہم جو بھی نیکی کے کام کرتے ہیں، جن کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے ان سے ہمارے اندر تقویٰ بڑھتا ہے۔ اگر تقویٰ بڑھے تو ہمیں کون کون سے فوائد حاصل ہوتے ہیں بچو! (بچوں کو بتانے دیں)۔ اس سے ہمارے اندر مزید نیک کام کرنے کی طاقت آجاتی ہے۔ اس تقویٰ کی وجہ سے ہم اور لوگوں کو بھی نیکی کی بات بتا سکتے ہیں اور اپنے آپ کو اور دوسروں کو بھی برائی سے روک سکتے ہیں۔

* اب ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان ختم ہونے کے بعد ایک مسلمان کیا کرتا ہے اور جو تربیت اس نے رمضان میں حاصل کی ہے اسے عملی زندگی میں کس طرح اختیار کرتا ہے۔

بچوں کو خاکہ دیکھنے کے قواعد بتائیں: سیدھا بیٹھنا، خاموش رہنا، اور اگر استاد سے کچھ پوچھنا ہو تو خاموشی سے ہاتھ کھڑا کرنا

خاکہ

کردار: استاد، مسلمان، شیطان۔

استاد: بچو چلو آج ہم اس خاص ماہ کے بارے میں بات کرتے ہیں جو ابھی ختم ہوا ہے۔ آپ کو پتہ ہے نا کہ وہ خاص ماہ کون سا ہے؟ جی رمضان۔ اس مہینے میں ہم کیا کیا کرتے ہیں اور اس کی تیاری کیسے کرتے ہیں؟ کیسے ہم نیکی کے زیادہ سے زیادہ کام کر سکتے ہیں۔

بچوں کو جواب دینے کا موقع دیں اور اسی خوشی کے احساس کو پھر محسوس کرنے دیں۔

استاد: بچو! ابھی ہم ایک مسلم بچہ دیکھیں گے کہ جب رمضان آنے والا ہے۔ اس مہینے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیطان قید کر دیا جاتا ہے تو وہ کتنی آسانی سے نیکی کے کام کرتا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ اور بھی زیادہ مہربان ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ

سے زیادہ قرآن مجید پڑھتے ہیں اور لیلۃ القدر بھی تلاش کرتے ہیں۔

استاد بچوں کو موقع دیں کہ وہ رمضان کے مہینے پر تبصرہ کریں اور اپنے احساسات بتائیں۔اس کے ساتھ ساتھ ایک مسلم بچہ بہت سے نیکی کے کام کرتا نظر آئے۔مثلا نماز، قرآن پڑھنا، ذکر کرنا، امی کی مدد کرنا، اپنے کمرے کی صفائی کرنا وغیرہ

استاد: بچو! جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا ہے تو اس میں لیلۃ القدر ہوتی ہے۔یہ بہت خاص رات ہوتی ہے جو رمضان کی آخری طاق راتوں میں سے ایک ہے۔رمضان کے بعد عید کا آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے کیونکہ جب ہم پورے ماہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور انہیں راضی کرنے والے کام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں۔ہم عید رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق مناتے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ شیطان جو رمضان میں قید تھا اب آزاد ہو جاتا ہے اور شیطان کو بالکل اچھا نہیں لگتا کہ کسی بھی مسلمان میں تقویٰ کی قوت زیادہ ہو جائے۔اب پورا سال وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ یہ مسلمان تقویٰ استعمال نہ کرے اور اس کی قوت کم ہو جائے۔

بچوں سے پوچھیں کہ ہم شیطان سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ (FC:15)

شیطان: ارے یہ تو اتنی دیر سے قرآن پڑھ رہی ہے، اچھا اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہوں کہ اب مزے کے کوئی کام کرو۔(شیطان مسلمان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے)

مسلمان: اف تھک گئی اب کوئی مزے کا کام کرتی ہوں۔

(استاد بچوں سے پوچھتی ہے کہ اس کو کیا کرنا چاہئیے اور پھر مسلمان کو مشورہ دیتی ہے کہ اپنا تقویٰ بیگ دیکھو۔مسلمان فورا بیگ میں ہاتھ ڈالتی ہے اور کہتی ہے۔۔)

مسلمان: (خوشی سے) اللہ تعالیٰ کو تو قرآن مجید پڑھنے والے مسلمان پسند ہیں بس مجھے تو یہی پڑھنے میں مزا آتا ہے۔میں نے رمضان میں قران پاک کی تلاوت کی، اتنا مزا آتا تھا۔مجھے اپنے اندر رمضان کی وہی قوت رکھنی ہے اور زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کرنی ہے۔

(شیطان ایک طرف کھڑا ہو کر غصہ سے ہاتھ ملتا ہے)

شیطان کا کوئی خاص رنگ یا حلیہ نہ بنائیں بلکہ صرف اس کے ایکشن کردار کی عکاسی کریں

استاد: بچو! اس کا مطلب ہے کہ رمضان ختم ہونے کے بعد بھی ہمیں تقویٰ کی مدد سے نیکی کے کاموں کو جاری رکھنا ہے۔بہت خوشی سے اور روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا ہے۔

شیطان: ارے رمضان سے پہلے تو یہ کبھی کبھی نماز پڑھا کرتا تھا اور وہ بھی امی کے کہنے پر مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ اب یہ اذان کی آواز سن

کرفورا نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔اچھا ابھی اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہوں کہ کھیلنے کا وقت ہے،ابھی کھیل لو نماز بعد میں پڑھ لینا۔(شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے)

مسلمان: (سوچتا ہے) اذان تو ابھی ابھی ہوئی ہے،نماز میں ابھی کافی وقت ہے سب دوست کھیل رہے ہیں میں بھی پہلے کھیل لیتا ہوں۔

(استاد رک کر بچوں سے پوچھتی ہے کہ اس کو کیا کرنا چاہیئے اور پھر مسلمان کو مشورہ دیتی ہے کہ اپنا تقویٰ بیگ دیکھو۔مسلمان فورا بیگ میں ہاتھ ڈالتا ہے اور کہتا ہے۔۔)

مسلمان: (خوشی سے) نماز تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا وقت ہے اور اللہ تعالیٰ تو میرے بہترین دوست ہیں۔مجھے تو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات میں مزا آتا ہے۔میں نے رمضان میں پانچ نمازیں ہی نہیں بلکہ تراویح بھی پڑھی تھی اور اتنا مزا آتا تھا۔میں نے اپنے اندر رمضان کے بعد بھی وہی طاقت رکھنی ہے اور اپنی سب نمازیں اول وقت میں پڑھنی ہیں۔

(شیطان ایک طرف ہو کر غصہ سے ہاتھ ملتا ہے)

استاد: بچو اس کا مطلب ہے کہ رمضان ختم ہونے کے بعد بھی ہمیں تقویٰ کی مدد سے بہترین کام کرتے رہنا ہے جیسے قرآن مجید کی تلاوت اور باقاعدگی سے نماز ادا کرنا۔

شیطان: (غصہ سے) یہ رمضان میں کیا ہو گیا ہے جب میں بند تھا۔یہ تو پکا مسلمان بن گیا ہے۔تمام کام وہ کر رہا ہے جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اچھا ایسا کرتا ہوں اس کی اپنی بہن سے لڑائی کراتا ہوں۔میں اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہوں کہ اپنی بہن کو اپنی کوئی چیز نہ دے وہ کون سا تم کو دیتی ہے۔(شیطان یہ خیال اس کے دل میں ڈال دیتا ہے)

مسلمان: آج کہ بعد میں انم کو کچھ نہیں دوں گا وہ میری چیزیں خراب کر دیتی ہے اور امی سے میری شکایت بھی کرتی ہے۔

(استاد رک کر بچوں سے پوچھتی ہے کہ اس کو کیا کرنا چاہیئے اور پھر مسلمان کو مشورہ دیتی ہے کہ اپنا تقویٰ بیگ دیکھ لو۔مسلمان فورا بیگ میں ہاتھ ڈالتا ہے اور کہتا ہے۔

مسلمان: (سوچ کر) اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ میں جو کچھ قرآن مجید میں پڑھوں اس پر عمل بھی کر کے دکھاؤں۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی کرو،اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھو اور میری بہن تو ہر وقت گھر میں میرے ساتھ رہتی ہے اس کا حق تو زیادہ ہے۔کوئی بات نہیں اگر کوئی چیز خراب کر دیتی ہے۔ابھی چھوٹی ہے آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی۔مجھے اسے معاف کر دینا چاہیئے میں تو اس سے بڑا ہوں۔(شیطان ایک طرف کھڑا ہو کر غصے سے ہاتھ ملتا ہے)

استاد: بچو! جو قرآن مجید کی تلاوت کرے تو یہ بات اس کی سمجھ آجاتی ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کیسا معاملہ کرنا ہے۔یاد رکھیں کہ رمضان ختم ہونے کے بعد بھی اگر ہمیں شیطان سے بچنا ہے تو ہمیں تقویٰ میں اضافہ کرنے والے کام کرتے رہنے ہیں۔

سبق نمبر 16 ماہ ذوالحجہ

مقاصد: **اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :**

- ذوالحجہ کے پہلے دس دن کی اہمیت کو جان جائے۔
- ان دنوں کی مسنون عبادات کو سمجھ لے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- ذوالحجہ
- قربانی
- حج

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

آرٹ ورک:

- **مقصد :** بچوں میں ماہ ذوالحجہ کی اہمیت اجاگر کریں۔
- **درکار اشیاء :** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، رنگ دار پنسلیں ۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- اس سبق کی تیاری کے لیے کیسٹ ''ذوالحجہ اور قربانی'' از ڈاکٹر فرحت ہاشمی ضرور سنیں۔
- استاد سبق کی تیاری کے لیے الھدیٰ کی ویب سائیٹ پر موجود مواد سے ضرور مستفید ہو۔
- چونکہ ذوالحجہ کے اسباق رمضان کے وقفے کے بعد آئیں گے، اگر نئے بچے ہوں تو کلاس سے آشنا ہونے کا موقع دیں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچوں کو اپنا تعارف کرائیں اور ان سے بھی نام پوچھیں۔

پچھلا کوئی بھی سبق کیا گیا ہو، تو اس کی دہرائی کرا کے بات کا آغاز کریں۔

* اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا۔ الحمدللہ! انسان بنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا۔ بچو! ہمارا کام کیا ہے، کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی پسند کے کام کر کے اللہ تعالیٰ کو اپنا سب سے بہترین دوست بنائیں۔ آپ میں سے کون کون اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بنانا چاہتا ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔

* اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ کون سے کام اچھے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور کون سے برے کام ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہیں۔ ہمیں بس ان کاموں کو کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، اور ان تمام کاموں سے اپنے آپ کو بچانا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہیں۔

* بچو! کیا آپ کو اسلامی مہینے معلوم ہیں؟

بڑے بچے بہت آسانی سے بتا سکتے ہیں۔ اور چھوٹے بچوں کو استاد نظم کی صورت میں یاد کرائیں۔ اسلامی مہینوں کا فلیش کارڈ بھی دکھائیں۔

* بچو! رمضان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (FC:16.1)

زیادہ تر بچوں کو رمضان کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ ہوگا۔ جب وہ رمضان کے بارے میں کچھ بتائیں تو استاد ان کی تعریف کرے اور شاباش دے۔

* رمضان اللہ تعالیٰ کا ایک خاص مہینہ ہے، جس میں ہر نیکی کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ لیکن رمضان ختم ہونے کے بعد شیطان بھی آزاد ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی نیکی کے کام اس طرح نہیں ہو پاتے جیسے ہم رمضان میں کیا کرتے تھے۔

یہ بات کہتے وقت تھوڑا اسا اداس انداز رکھیں۔

* بچو! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے بہت پیار ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ جو اچھے لوگ ہیں، وہ ہر وقت ایسے کام کرنا چاہتے ہیں جن سے وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست بنا سکیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نیکی کرنے کے اور مواقع دیتے رہتے ہیں۔ ہماری نیکیوں اور تقویٰ کو بڑھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور ماہ دیا ہے۔ اس میں بھی ہر نیک عمل پر بہت نیکیاں ملتی ہیں۔

بچوں کو فلیش کارڈ پر نظر ڈالتے ہوئے، اس مہینے کا نام بوجھنے دیں۔ پھر ان کو ایک الگ فلیش کارڈ پر لکھا دکھائیں۔

* قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان دس دنوں کی قسم کھائی ہے: وَالْفَجْرِ • وَلَيَالٍ عَشْرٍ. (سورۃالفجر : 2-1)
'قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی'۔ (FC:16.2)

بچوں کے سامنے قرآن مجید کھولیں اور چھوٹے بچوں کو پڑھ کر سنائیں۔ بڑے بچوں کو پڑھنے کا موقع دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں کیا گیا کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان 10 دنوں میں کیے گئے نیک عمل سے زیادہ پسند ہو'' (صحیح البخاری)

یہ حدیث بہت جوش سے بچوں کو سنائیں، کہ مزید نیکیاں کرنے کا ان میں جذبہ پیدا ہو۔

* بچو! اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کو اس لیے بہت اہمیت دی ہے کہ ان میں یومِ عرفہ ہے، جس دن حج ہوتا ہے۔
رمضان و ذوالحجہ کے مہینوں کا موازنہ کریں اور ان کی چند الفاظ میں وضاحت بھی کریں۔

رمضان	ذوالحجہ
پورا مہینہ اہم	پہلے دس دن عام و خاص کے لیے اور 8 تا 13 حجاج کے لیے
روزہ فرض	حج فرض
قرآن مجید کا آغاز	قرآن مجید مکمل
نیک کاموں پر زیادہ ثواب	نیک کاموں پر زیادہ ثواب
پورے ماہ کی ٹریننگ	پہلے دس دن کی ٹریننگ
تقویٰ کی تربیت	اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تربیت
عیدالفطر	عیدالاضحیٰ

* بچو! ان دس دنوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ امی ابو سے پوچھتے رہیں کہ ''ماہِ ذوالحجہ کب شروع ہو رہا ہے''؟ تاکہ آپ اس ماہ میں سب وہ کام کریں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ اس سے ثواب بھی ملے گا، اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوں گے۔
* بچو! اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ ان دس دنوں میں ہمیں کون کون سے کام کرنے چاہئیں؟ ان دنوں میں ہمیں بہت سی مختلف

عبادات کا موقع مل جاتا ہے۔ (FC:16.3)

ذوالحجہ میں کرنے والے کاموں کو فلیش کارڈ کے ذریعے سمجھائیں۔

1۔ چاند دیکھنا:

* 29 ذوالقعدہ کو مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد باہر جا کر آسمان پر چاند دیکھنے کی کوشش کرنا ہے۔ اور جب چاند نظر آ جائے، تو فوراً یہ دعا پڑھنی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَا مَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

''اے اللہ یہ چاند نکال ہم پر ساتھ امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

بچوں کو اس دعا کا فلیش کارڈ دکھائیں۔ اور پھر دعا کی شکل میں ہاتھ اٹھا کر سب کے ساتھ یہ دعا چند بار پڑھیں تا کہ بچوں کو یاد ہو جائے۔

* اس دعا کی اہمیت بھی بتائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے امن، ایمان اور ہر طرح کی سلامتی مانگتے ہیں۔

2۔ حج کی نیت: (FC:16.4)

* ذوالحجہ میں پوری دنیا سے مسلمان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اتنا لمبا سفر کر کے مکہ حج کرنے جاتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنے لیے اور اپنے سب گھر والوں اور دوستوں کے لیے دعا کرنی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ہم بھی حج کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمیں بھی اس کی توفیق دیں۔ آمین!'' یہ دعا اس لیے کرنا ضروری ہے کہ حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے۔ اور جو بھی حج پر جا سکتا ہے، اس کو خوشی خوشی جانا چاہیے تا کہ ایک اہم فرض پورا ہو جائے۔ بچو! اس لیے ہمیں اس ماہ میں اپنے ارد گرد سب لوگوں کو بھی حج کی ترغیب دینا ہے۔

بچوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ ان کے گھر یا رشتہ داروں میں سے کون کون حج پر گیا ہے؟ اور جن کے والدین حج پر گئے ہوئے ہوں، ان کے لیے اس بات کو خوشی اور اعزاز کا ذریعہ بنانا ہے۔ اور اس پر الحمدللہ کہنا ہے۔

3۔ روزہ رکھنا: (FC:16.5)

* ہم پورے سال میں سب سے زیادہ روزے کب رکھتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اللہ تعالیٰ کو ان نو دنوں کے روزے بھی بہت پسند ہیں۔ ان دس دنوں میں سے 9 ذوالحجہ کے روزے کی بہت فضیلت ہے۔ اس دن حاجی عرفات کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ہم بھی ان کے ساتھ روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شامل ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان 70 سال کا فاصلہ فرما دیتے ہیں۔'' (متفق علیہ)

* بچو! ان دنوں کے روزے فرض تو نہیں، مگر ان کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''یومِ عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ گذشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''۔ (صحیح مسلم)

* اسی لیے رسول اللہ ﷺ ان نو دنوں کے روزے رکھتے تھے۔

بچوں کو ایک امت کا تصور دیں کہ ہم سب دنیا میں جہاں بھی رہیں مگر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

* اگر ہم خود روزہ نہیں رکھ سکتے تو:

1۔ امی ابو اور گھر کے سب بڑے لوگوں کو بتائیں گے۔

2۔ افطاری بنانے میں ماما کی مدد کریں گے۔

3۔ اپنا سکول کا کام خود کریں گے، تاکہ روزے دار تنگ نہ ہوں۔

4۔ اپنا کمرہ بھی خود سمیٹیں گے۔

4۔ نفل نماز:

* ہم سب جانتے ہیں، کہ آخرت میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تو پہلا اہم کام تو یہ ہے کہ اپنی فرض نمازوں کو اور زیادہ اچھی طرح پڑھنا ہے۔

* بچو! اللہ تعالیٰ کو نفل عبادت بھی بہت پسند ہے۔ اگر ان دنوں میں ہم فرض نماز کے ساتھ نفل بھی پڑھیں گے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوں گے۔

حدیثِ قدسی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب آتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ جب میں اسے پسند کرلیتا ہوں، تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے دیتا ہوں۔'' (متفق علیہ)

* بچو! اس کا مطلب ہے کہ نفل پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ہر کام میں ہماری مدد فرماتے ہیں۔

بچوں سے مختلف مثالیں لیں کہ یہ نوافل کب اور کس طرح پڑھے جاسکتے ہیں۔ مثلاً ٹی وی اور کمپیوٹر کم کردیں، کھیل کا وقت بھی کم کیا جاسکتا ہے۔

5۔تکبیرات:

* اللہ تعالیٰ کا ذکر تو عام دنوں میں بھی کرنا ہے۔مگر ان دس دنوں میں اذکار میں اضافہ کرنا ہے۔
* صحابہ کرام اس ماہ میں خاص طور پر تکبیرات پڑھتے تھے۔بچو! ان دنوں میں کثرت سے تکبیرات پڑھیں۔ان دنوں میں صحابہ بازاروں میں نکل جاتے اور بلند آواز میں تکبیرات کہتے۔اور دوسرے لوگ بھی انہیں سن کر تکبیرات پڑھتے۔

بچوں کو تکبیرات پڑھائیں۔

* بچو! ہم کب ان کو پڑھ سکتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں):

• صبح سکول جانے سے پہلے • تیار ہوتے وقت • گاڑی میں • سارا دن دل دل میں (کسی کسی وقت بلند آواز سے)

6۔صدقہ:

* ان دنوں میں صدقہ بھی زیادہ کرنا ہے۔

بچوں میں یہ جذبہ پیدا کریں کہ اپنی پاکٹ منی سے صدقہ کریں۔ان کو صدقہ باکس بنانے کا آئیڈیا دیں۔

* بچو! ہم کس کس کو دے سکتے ہیں؟ ہم انہیں کس طریقے سے صدقہ دیں گے؟ صدقات میں کیا کیا چیزیں دی جا سکتی ہیں؟

بڑے بچوں میں صدقہ جاریہ کا جذبہ بھی ابھاریں۔

7۔ممنوعات: (FC:16.6)

* چاند نظر آنے سے پہلے اپنے بال کٹوا لیں کیونکہ ان دنوں میں بال نہیں کاٹنے چاہئیں۔ان دس دنوں میں ناخن بھی نہ کاٹیں۔ اپنی امی کو بتائیں کہ ذوالحجہ شروع ہونے والا ہے،تا کہ وہ بھی پہلے اپنے بال اور ناخن کاٹ لیں۔

8۔قربانی:

* ہر سال جانور کی قربانی کرنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری اور اللہ سے محبت کا ثبوت ہے۔قربانی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔

9۔عیدالاضحیٰ: (FC:16.7)

* جس دن قربانی کرتے ہیں،اس دن ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر عیدالاضحیٰ بھی مناتے ہیں۔رمضان کے بعد ہم جو عید مناتے ہیں،اس کو عیدالفطر کہتے ہیں۔جو عید ذوالحجہ میں منائی جاتی ہے،اس کو عیدالاضحیٰ کہتے ہیں۔اس عید کا خاص عمل قربانی ہے۔
* بچو! اس ماہ کی خوبی ہی یہ ہے کہ اس میں ہر طرح کی (روزہ، حج، صدقہ، قربانی) عبادت شامل ہو جاتی ہے۔اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے پاس سب کاموں کی لسٹ بنائیں اور پھر ان کو عملی طور پر کرنے کی تیاری کریں۔

سبق نمبر 17 خلیل اللہ

- مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:
  - ذوالحجہ میں ہونے والی قربانی کے جذبے کو جان سکے۔
  - حضرت ابراہیمؑ کے خلوص اور اللہ تعالیٰ کی خاطر سپردگی کے جذبے کو سمجھ لے۔
  - سنت ابراہیمی کے اہم پہلوؤں سے متعارف ہو جائے۔
- وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:
  - قربانی
  - حضرت ابراہیمؑ
  - اللہ کی رضا
- سبق کا دورانیہ: 45 منٹ
- درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔
- آرٹ ورک:
  - مقصد: بچوں میں خلیل اللہ بننے کا شوق ابھارنا۔
  - درکار اشیاء: فوٹو کاپی شدہ کاغذ، رنگ دار پنسلیں، گوند، قینچی
- رہنمائی برائے اساتذہ:
  - اس سبق کا مقصد بچوں کو آداب سیکھنے کی ایک بنیاد دینا ہے۔
  - استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ کسی سے یہ نہ کہیں کہ "ہم جنت میں جائیں گے،" کیوں کہ ہم میں سے کوئی بھی حتمی طور پر ایسی بات نہیں کہہ سکتا بلکہ یہ کہے کہ ان شاءاللہ ہم جنت میں جائیں گے۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے سبق کی دہرائی:
◆ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ◆ اس مہینے میں کیا عبادات اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟ ◆ تکبیرات کیا ہیں؟ ◆ چاند کو دیکھ کر ہم کون سی دعا پڑھتے ہیں؟ ◆ رمضان اور ذوالحجہ میں کیا فرق ہے؟

* بچو! اس عید پر ہم قربانی کیوں کرتے ہیں؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)

اکثر بچے یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی۔

* بچو! اللہ تعالیٰ نے قربانی کا حکم اس لیے دیا کیوں کہ ایک پیغمبر نے اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست بنایا، اللہ تعالیٰ نے جو بھی کام کرنے کو کہا انہوں نے فوراً کیا اور جو بھی قربانی مانگی انہوں نے دی۔ اس عید کے موقع پر سب سے خاص کام جو کرتے ہیں وہ قربانی کرنا ہے۔ ان پیغمبر کا نام کیا تھا؟ (بچوں کو بتانے دیں)۔ جی! حضرت ابراہیمؑ۔ انہوں نے قربانی کیوں کی تھی، آپ کو معلوم ہے؟

* قربانی کا لفظ 'قرب' سے نکلا ہے یعنی قریب ہونا۔ کس کے قریب ہونا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں) ہم سب سے زیادہ کس کے قریب ہونا چاہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بھی اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے لیے قربانی دی۔ جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی پسندیدہ چیز کی قربانی دیتے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کیا قربانی دیتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں) مثلاً نماز فجر پڑھنا۔ اس میں اپنی نیند چھوڑنی پڑتی ہے۔ تو نیند کی قربانی کرنے اور فجر کی نماز وقت پر پڑھنے سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتے ہیں۔ **(FC:17.1)**

* جس طرح ہم سب چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائیں اور ہمیں اپنا بہترین دوست بنالیں اسی طرح حضرت ابراہیمؑ بھی ہر وقت یہی چاہتے تھے۔ اس کے لیے معلوم ہے انہوں نے کیا کیا؟

اکثر بچوں کو حضرت ابراہیمؑ کی کہانی معلوم ہوتی ہے اور وہ تمام واقعات میں سے چند سنانا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ استاد سنتی جائے اور پھر آرام سے ان کو ان تمام واقعات کے اہم پہلوؤں کی طرف متوجہ کرے۔

* بچو! حضرت ابراہیمؑ کا سفر سچ کی تلاش سے شروع ہوتا ہے۔

* حضرت ابراہیمؑ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جاننا چاہتے تھے کیوں کہ جہاں وہ رہتے تھے وہاں لوگ سورج، چاند، ستاروں اور پتھر کو خدا مانتے تھے۔ آپؑ سوچتے تھے کہ دنیا کی چیزیں کسی نہ کسی نے تو بنائی ہیں، مجھے بھی بنایا ہے تو کیوں بنایا ہے؟ آپ نے غور کیا کہ سورج، چاند، ستارے تو ڈوب جاتے ہیں یہ تو خدا نہیں ہو سکتے۔ یہ تو آپ سب کو معلوم ہے کہ جب کوئی اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی خود رہنمائی کرتے ہیں۔ **(FC:17.2)**

اگر وقت ہو اور بچوں کو پورا واقعہ معلوم نہ ہو تو مزید تفصیلات بتا دیں

* حضرت ابراہیمؑ چاہتے تھے کہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں اور بتوں کی عبادت چھوڑ دیں۔ اس بات سے ان کے گھر والے اور بستی والے ناراض ہو گئے اور انہیں برا بھلا کہنے لگے۔

* حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے ان کے بہترین دوست بننا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں آزمایا تا کہ دیکھیں کہ وہ اپنی بات میں کتنے سچے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ ہر امتحان میں کامیاب رہے، نہ گھبرائے، نہ پریشان ہوئے اور نہ ہی کچھ اور سوچا بلکہ جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کو کہا فوراً کیا۔ پھر انھیں اس طرح آزمایا کہ ان کے گھر والے ان کے خلاف ہو گئے۔ ان کے والد نے ان کو گھر سے نکلنے کو کہا۔

* پھر ایک اور امتحان یہ ہوا کہ اس وقت کے بادشاہ نمرود نے انھیں آگ میں ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ پر پورا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ میرے لیے فائدہ مند ہے۔ انھیں اللہ تعالیٰ سے اتنی محبت تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سنتے ہی فوراً عمل کرلوں اور ہمیشہ ہر کام میں اوّل رہوں (اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ) ۔

* پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اپنا شہر، علاقہ چھوڑ دو، وہ بھی چھوڑ دیا۔ جب وہ بوڑھے ہو گئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے نیک اولاد عطا فرما۔ حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے اور ابھی وہ چند ماہ کے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ انھیں اور ان کی والدہ بی بی حاجرہ کو مکہ کے صحرا میں چھوڑ آئیں۔

بچوں کو محسوس کروائیں کہ ایک لق ودق صحرا میں اپنے نوزائیدہ بچے اور بیوی کو چھوڑنا کتنا مشکل کام ہے۔ یہ بھی ایک بڑی قربانی تھی جو حضرت ابراہیمؑ نے دی۔ صحرا کیا ہوتا ہے؟ چھوٹا بچہ کتنا نازک ہوتا ہے؟ اس کی بہت سی ضروریات ہوتی ہیں۔

* چند سالوں بعد جب حضرت اسماعیلؑ اتنے بڑے ہو گئے کہ بھاگنے دوڑنے لگے تو حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔

اگر وقت ہو تو یہ واقعہ تفصیل سے بچوں کو سنائیں

* حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کا حکم فوراً مان کر ثابت کیا کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سب سے اہم ہیں۔ جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ سے محبت ہے اور میں آپ کا بہترین دوست بننا چاہتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے محبت کے دعوے کو آزمانے کے لیے ان سے ہر پیاری چیز کی قربانی مانگی اور انہوں نے خوشی خوشی کر دی۔

* اپنی جان، مال، اولاد، والدین، قبیلہ، قوم سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم پر حاضر کر دیا۔ انہوں نے ثابت کر دیا کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ انہوں نے اپنا آپ مکمل طور پر اللہ کے حوالے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَسۡلِمۡ (میرے فرماں بردار بن جاؤ) آپؑ نے فوراً کہا اَسۡلَمۡتُ (میں آپ کا فرماں بردار ہوں)۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنے قریب کر لیا، اپنا بہترین دوست بنا لیا اور قرآن مجید میں فرمایا: (FC:17.3)

وَ مَنۡ اَحۡسَنُ دِیۡناً مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا ط
وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِیۡمَ خَلِیۡلاً (النساء:125)

* جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا تو انھیں کیا انعامات ملے:

1۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنا گھر تعمیر کروایا۔ (خانہ کعبہ)
2۔ قرآن مجید میں ان پر سلام بھیجا (سلام علی ابراھیم)
3۔ انھیں تمام لوگوں کا امام بنایا۔
4۔ ابوالانبیاء ۔
5۔ ان کے طریقے کی پیروی کا حکم دیا گیا۔
6۔ درود میں بھی ابراہیمؑ کا ذکر رکھا اور درود کو نماز کا حصہ بنایا۔
7۔ قلب سلیم عطا کیا۔
8۔ ان کی دعاؤں کو قبولیت بخشی۔
9۔ مقام ابراہیم پر نفل پڑھنا حج وعمرہ کا اہم رکن قرار دیا۔

وَلَقَدِ اصۡطَفَیۡنٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَاِنَّهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ (البقرۃ:130)

* وہ دنیا کے چنے ہوئے لوگوں میں سے تھے اور آخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

* بچو! اب جب ہم اس عید پر قربانی کریں گے تو یاد رکھیں گے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا کیا قربانیاں دیں۔

سبق نمبر 18 کعبہ کی کہانی

- **مقاصد:** اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :
  - حج کی اہمیت، اس کا مقصد اور فرضیت جان لے۔
  - کعبہ کی تاریخ جان کر اس سے قلبی تعلق پیدا کرے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - بیت اللہ
  - جنت
  - پیروی
- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید۔
- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد:** کعبہ کو شعائر اللہ جاننا۔
  - **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، گلیزڈ (glazed) پیپر، گولڈن کاغذ، قینچی، گوند۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - اس سبق کا مقصد بچوں کے دل میں بچپن سے حج اور بیت اللہ کی زیارت کا شوق پیدا کرنا ہے۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے اسباق کی دہرائی:
◆ ذوالحجہ میں ہم کیا کیا کام کرتے ہیں؟ ◆ قربانی کا کیا مطلب ہے؟ ◆ خلیل اللہ کون تھے اور انھوں نے کیا کام کیے ؟

* بچو! ہم بار بار دیکھ رہے ہیں کہ ذوالحجہ میں ایک اہم عبادت ہوتی ہے۔ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ حج۔ یہ وہ جگہ ہے جس کو ہم بیت اللہ کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا گھر۔ ہر سال ذوالحجہ کے ماہ میں پوری دنیا سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان وہاں جا کر حج ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عبادت بہت پسند ہے۔ اس کو اسلام کے پانچ ارکان میں بھی رکھا گیا ہے۔

بچوں سے اسلام کے باقی ارکان پوچھے جاسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی پوچھا جاسکتا ہے کہ ان کے گھر سے کون حج پر گیا ہے؟ اور بچوں میں سے خود کس کس نے وہاں کا سفر کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے قدرت ہونے کے باوجود حج نہ کیا، اس کے لیے برابر ہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر''۔ (سنن النسائی)

* اس حدیث سے ہمیں حج کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے کہ حج ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو کتنا پسند ہے۔ حج کی ادائیگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے چند شرائط رکھی ہیں:

• مسلمان • عقلمند • آزاد بالغ • مالدار • عورت کے ساتھ محرم ہونا

عورت کو بتایا گیا کہ اپنے محرم مرد رشتہ دار کے علاوہ نہ جائے مثلاً والد، بھائی، شوہر وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات یا گناہ نہ کیا۔ وہ حج کر کے اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک) لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے جنا تھا'' (صحیح البخاری)

* ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو سب سے افضل عبادت بتایا۔
* بچو! آج میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے اس گھر یعنی بیت اللہ کی تاریخ بتاؤں گی۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ سب سے پہلے کیسے بنا۔
* روایات میں آتا ہے کہ کعبہ سب سے پہلے دنیا کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل جنت میں تعمیر کیا گیا اور جسے 'بیت المعمور' کہتے

ہیں۔یعنی ایک ایسا گھر جو ہر وقت فرشتوں سے بھرا رہتا ہے۔اور یہ اب بھی موجود ہے۔ (FC:18.1)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”یہ ایک ایسی عبادت گاہ ہے جہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے آتے ہیں، اور پھر انہیں کبھی بھی وہاں دوبارہ آنا نصیب نہیں ہوتا۔“ (صحیح المسلم)

* زمین میں بیت اللہ (کعبہ) کی تعمیر حضرت آدمؑ نے کی اور بیت المعمور کے عین نیچے اسے تعمیر کیا گیا۔ جبرائیلؑ نے بنیاد کے لیے حدیں مقرر کیں۔آدمؑ نے کھدائی کی اور فرشتے مختلف پہاڑوں سے پتھر لاتے رہے۔جب تعمیر کعبہ مکمل ہوگئی تو جبرائیلؑ جنت کا پتھر لائے جس کو کعبہ میں لگایا گیا۔اسے حجر اسود کہتے ہیں۔پھر آدمؑ نے خود بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور تمام لوگوں کو بھی سکھایا۔ (FC:18.2)

بچوں کو بتائیں کہ اگر آپ کعبہ جا کر عین اوپر دیکھیں تو سوچیں کہ بیت المعمور پر فرشتے کتنی اچھی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، اور ہم نے ان سے اچھی عبادت کرنا ہے۔ (FC:18.3)

* وقت گزرتا گیا ایک طویل مدت تک لوگ بہت شوق سے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے آتے رہے اور کعبہ کا طواف کرتے رہے لیکن بعد میں نوحؑ کے زمانے میں لوگوں نے کعبہ اور ارد گرد بتوں کو رکھنا شروع کر دیا۔اور یہ کہہ کر وہاں آنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کر رہے ہیں۔نوحؑ ان کو بار بار روکتے، لیکن وہ باز نہ آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک طوفان بھیجا، جس سے ساری زمین ڈوب گئی۔اس طوفان میں کعبہ کی جگہ بھی چھپ گئی۔لوگوں کو یہ تو معلوم رہا کہ یہاں کہیں بیت اللہ ہوتا تھا، لیکن اصل مقام نہ ڈھونڈ پائے۔ (FC:18.4)

یہ بتاتے وقت استاد افسوس کا اظہار کرے۔بچوں کو یہ بھی احساس دلائے کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو اللہ تعالیٰ وہ نعمت اس سے واپس لے لیتے ہیں۔

* اب ان لوگوں کو افسوس ہوا کیونکہ پہلے تو وہ کعبہ آتے، طواف کرتے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتے۔اب وہ پریشان تھے کہ کدھر جائیں، کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کو کیسے راضی کریں۔

* طوفانِ نوح سے لے کر حضرت ابراہیمؑ کے وقت تک یہی حالات رہے۔پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ جو کہ خلیل اللہ تھے، ان کو بیت اللہ کا صحیح مقام بتایا۔پھر انھوں نے کعبہ کی تعمیر کی۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی فرمایا: وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (الحج:26)

”اور اس وقت یاد کرو جب ہم نے ابراہیمؑ کو بیت اللہ کی جگہ بتائی۔اور فرمایا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ۔اور میرے گھر کو طواف و قیام اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک کرو۔“

* حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے بہت عرصہ کے بعد بیٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے اور بیوی کو مکہ چھوڑ دو۔ اس زمانے میں وہ صحرا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ جب ان کو چھوڑ کر جا رہے تھے تو ان کی بیوی بی بی حاجرہ نے پوچھا'' کیا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے؟'' جب ابراہیمؑ نے کہا ''ہاں''، تو وہ اللہ کی رضا میں راضی ہوگئیں اور اپنے معصوم بیٹے کے ساتھ وہاں رک گئیں۔

جب پانی ختم ہوا، اور بچے نے پیاس سے رونا شروع کیا تو بی بی حاجرہ بے قرار ہو کر پانی کی تلاش میں نکلیں۔ پانی کی تلاش میں کبھی صفا پہاڑی پر جاتیں اور پھر نیچے اتر کر بچے کو دیکھتیں۔ پھر مروہ پر جاتیں۔ یوں انھوں نے سات چکر لگائے۔ اور جب مایوس ہو کر واپس آئیں، تو کیا دیکھتی ہیں کہ اسماعیلؑ نے جہاں ایڑیاں رگڑیں تھیں، وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہے۔ انھوں نے اس کو روکنے کے لیے کہا ''زم زم''، اور یوں اس چشمہ کا نام زم زم پڑ گیا۔

پانی آنے سے اب لوگوں نے وہاں آباد ہونا شروع کر دیا۔ **(FC:18.5)**

بچوں کو زم زم کے اہمیت کے بارے میں بھی بتایا جا سکتا ہے۔

* اسماعیلؑ جب تقریباً دس بارہ سال کے ہوگئے تو ابراہیمؑ نے ایک رات خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں کہ اپنے بیٹے کی قربانی کرو۔ **(FC:18.6)**

اگر قربانی کی کہانی کو پچھلے سبق میں سنایا جا چکا ہے تو یہاں صرف ذکر کر دیں۔

جب ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو بتایا تو انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کر دیا۔ شیطان نے راستے میں بار بار ان دونوں کو ڈرایا اور اس کام سے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے اس کو پتھر مار کر بھگا دیا اور کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم ضرور مانیں گے۔ **(FC:18.7)**

* بچو! اللہ تعالیٰ تو صرف امتحان لیتے ہیں کہ ہم اللہ کا حکم مانتے ہیں یا سستی دکھاتے ہیں اور یہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسماعیلؑ کی جگہ ایک مینڈھا بھیج دیا، جس کو ابراہیمؑ نے قربان کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو یادگار بنا دیا۔ ہم ہر سال ابراہیمؑ کی سنت کو تازہ کرنے کے لیے عیدالاضحیٰ مناتے ہیں۔

* ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے بیٹے اسماعیلؑ کے ساتھ کعبہ کی تعمیر کی۔ جس پتھر پر کھڑے ہو کر ابراہیمؑ نے کعبہ پر پتھر لگائے، اس پر ان کے پاؤں کے نشان بن گئے اور یہ ہمیں مقامِ ابراہیم کی شکل میں کعبہ کے پاس نظر آتا ہے۔ **(FC:18.8)**

پھر ابراہیمؑ نے مکہ مکرمہ کے لیے برکت اور امن کی دعا مانگی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی مانگی کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی اور ان کی امت بھیجے جو یہاں آکر طواف کریں اور اللہ تعالیٰ کو عبادت کر کے راضی کریں۔

بچوں کو قرآن مجید میں سے سورۃ البقرۃ: 129-128 وہ دعا دکھائیں۔ اور یہ بھی سمجھائیں کہ یہ دعا رسول اللہ ﷺ اور ان کی امت، یعنی ہمارے لیے تھی۔

* پھر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سیلاب آنے کی وجہ سے خانہ کعبہ کی دیواریں گر گئیں تو پھر کعبہ تعمیر کی ضرورت پڑی۔

یہاں بچوں کو رسول اللہ ﷺ کے حجر اسود کو چادر میں ڈال کر سب سے اٹھوا کر لے جانے والی کہانی سنائی جاسکتی ہے۔

* فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کو ہمیشہ کے لیے مکمل طور پر بتوں سے پاک کر دیا۔

بچوں کو حج کی presentation دکھائیں۔اس کے ساتھ ساتھ حج کی اہمیت احادیث کی روشنی میں بتائیں۔

سبق نمبر19 عیدالاضحیٰ -1

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :**
  - عیدالاضحیٰ کی اہمیت کو جان لے۔
  - زندگی کے ہر معاملے میں سنت کی پیروی کرے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - عیدالاضحیٰ
  - بکرا
- **خاکہ کا دورانیہ:** 20 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، بکرا کا ماسک۔
- **آرٹ ورک:**
  - **مقصد:** عیدالاضحیٰ کی اہمیت۔

  درکار اشیاء: فوٹو کاپی شدہ کاغذ، رنگ دار پنسلیں، پنچر، قینچی، روئی، گوند، سٹپلر، ربن۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - استاد خاکہ کی تیاری اچھی طرح کر کے آئیں۔
  - اس دن بچوں کے لیے عید کی پارٹی یا پکنک (موسم کی مناسبت سے) رکھی جا سکتی ہے۔
  - یہ سبق چھوٹا ہے، لیکن اس کا آرٹ ورک ذرا لمبا ہے اسے زیادہ وقت دیں۔

سبق

* سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے سبق کی دہرائی:

- بیت اللہ کسے کہتے ہیں؟
- بیت المعمور کیا ہے؟
- کعبہ کی کیا اہمیت ہے؟

* بچو! آج ہم ایک خاکہ دیکھیں گے۔ اور میں امید رکھتی ہوں کہ سب خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں گے۔ سب کے منہ بند ہوں گے اور آنکھیں اور کان کھلے۔

بچوں کو کوئی بھی عملی سرگرمی کروانے سے پہلے چند قواعد دہرالینا ضروری ہیں۔ اس سے بچوں کی توجہ مکمل طور پر خاکہ پر رہے گی۔

خاکہ

کردار: استاد، بکرا۔ **(FC:19)**

استاد: پیارے بچو! السلام علیکم! آج ہمارا عید کا سپیشل پروگرام ہے اور اس میں آپ کی ملاقات اس عید کے خاص مہمان سے کرانا چاہتے ہیں۔ یہ وہ مہمان ہے جو ہم سب کے گھروں میں آتا ہے اور اس کا ہم سب بہت انتظار کرتے ہیں۔ اور جب یہ آجاتا ہے تو اپنا سارا وقت ہم اس کے ساتھ گزارنا پسند کرتے ہیں۔ وہ کون ہے بچو! (بچوں کو سوچنے کا موقع دیں)
تو ہم اپنے مہمان کو بلاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسٹر بکرا!

بکرا: السلام علیکم!

استاد: وعلیکم السلام! آپ اتنے خوش کیوں لگ رہے ہیں مسٹر بکرا؟

بکرا: آپ کو نہیں معلوم ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ پھر میں خوش نہ ہوں تو کیا کروں؟

استاد: میں سمجھی نہیں۔

بکرا: بچو! ذرا اپنی استاد کو بتانا کہ اس میں خوش ہونے کی کیا بات ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ان دس دنوں کے بارے میں کیا بتایا ہے؟ ان دنوں میں ہمیں کیا کیا کام کرنے ہیں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)

استاد: الحمد للہ! یہ تو واقعی خوشی کی بات ہے۔

بکرا: مگر میں تو ایک اور وجہ سے بھی خوش ہوں۔

استاد: وہ کیوں؟

بکرا: کیوں کہ بچے مجھے اس عید پر بہت یاد کرتے ہیں اور اپنے امی ابو کے پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ مجھے لایا جائے۔ پھر میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔ جزاک اللہ خیراً بچو!

استاد: کیا؟؟؟؟؟؟؟ آپ کو اس عید سے ڈر نہیں لگتا؟

بکرا: نہیں.........ڈرنے کی بھلا کیا بات ہے؟

استاد: (آہستہ سے بکرے کے کان کے پاس جا کر) بھول گئے کیا؟.........قربانی.....چھری.......قصائی.........گوشت.....

بکرا: (بلند آواز سے) ہاں ہاں مجھے سب یاد ہے، قربانی....چھری....قصائی.......گوشت.....الحمدللہ!

استاد: (حیران ہوکر) بچو! یہ کیا بات ہوئی ہم تو اتنے اداس ہو جاتے ہیں کہ ہمارے پیارے پیارے (بکرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) بکرے کو قصائی چھری سے کاٹ کر قربان کر دے گا۔ اور مسٹر بکرا اسی بات پر خوش ہے۔

بکرا: جی اس لیے کہ مجھے کانٹا تھوڑی جا رہا ہے۔ میری تو قربانی ہو رہی ہے نا!

استاد: یہ بات سمجھ میں نہیں آئی...........کیا مطلب؟

بکرا: قربانی کا مطلب ہے کوئی اپنی بہت پیاری چیز اللہ تعالیٰ کو دے کر اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا اور اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست بنالینا۔ اس عید پر بچوں کو کپڑے رکھانا رعیدی رچھٹی ہر چیز سے زیادہ اچھی چیز میں لگتا ہوں۔ اور مجھے بچے اپنے گھر میں رکھ کر میرا خیال کر کے مجھ سے پیار بڑھاتے ہیں اور پھر میری قربانی کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں اور ان سب کے بہترین دوست بن جائیں۔ کتنی اچھی بات ہے نا! (خوش سے چھلانگ لگاتے ہوئے) کہ میرے ذریعے وہ اللہ کی رضا حاصل کرتے ہیں۔

استاد: یہ بات تو بالکل ٹھیک ہے۔ یہی کام تو حضرت ابراہیمؑ نے بھی کیا تھا کہ اپنی سب سے پیاری چیز اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کرنے کو تیار ہو گئے.......کون؟ (بچوں سے پوچھیں) ان کا بیٹا......حضرت اسماعیلؑ.......تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات اتنی اچھی لگی کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب ہر سال عید مناؤ اور میرے لیے جانور کی قربانی کرو۔

استاد: مسٹر بکرا یہ بتائیں اگر کوئی قربانی نہ کرنا چاہے اور کسی غریب کو پیسے دے دے۔ لوگوں کو پیسوں کی بھی تو ضرورت ہوتی ہے نا؟

بکرا: جی نہیں! بالکل نہیں!!

استاد: نہیں (حیران ہو کر۔۔۔بچوں کو دیکھتی ہے)

بکرا: نہیں!

استاد: کیوں؟

بکرا: آپ پورا سال کہاں تھے؟ اگر آپ لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو سارا سال صدقہ دیں، مدد کریں، زکوۃ دیں مگر عید پر صرف میری قربانی۔

استاد: اچھا تو عید پر صرف بکرے کی قربانی ہے؟

بکرا: میرے علاوہ، بھیڑ، دنبہ، اونٹ، گائے، بیل میں سے کسی کی بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔ اور یہ سب جانور بالغ، خوبصورت، صحت منداور بغیر کسی عیب کے ہونے چاہئیں۔ یہ قربانی تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کھانے پینے کے لیے کم بھی ہوتا تھا، تو وہ قربانی نہیں چھوڑتے تھے، ہر سال کرتے تھے۔

استاد: مجھے بھی قربانی کرنا اچھا لگتا ہے۔ مگر صرف اس لیے دل نہیں چاہتا کہ جب قصائی یا ابو چھری پھیرتے ہیں تو آپ کا خون بھی نکلتا ہے اور آپ کو کتنا درد ہوتا ہوگا۔

بکرا: (ہنس کر) مجھے تو درد نہیں ہوتا۔

استاد: بالکل بھی نہیں؟ (بچوں کی طرف دیکھتی ہے)

بکرا: (مسکراتا ہے) بالکل بھی نہیں!

> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”بے شک اس دن ہم پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ نماز (عید) ادا کرتے ہیں۔ پھر واپس پلٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں، جس شخص نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔“ (متفق علیہ)

استاد: تو اس کا مطلب ہے ہمیں بہت خوش ہو کر قربانی کرنی چاہیئے۔

بکرا: جی! بس ایک بات کا خیال رکھنا ہے۔

استاد: کیا؟

بکرا: مجھے قبلہ کی طرف منہ کر کے لٹایا جائے، چھری تیز ہو، ایک دم کاٹا جائے۔ دعا ضرور پڑھی جائے۔ اور بعد میں گوشت خود بھی کھایا جائے، اور تین حصے کر کے باٹا جائے۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک عزیز و اقارب کے لیے اور ایک مستحقین کے لیے۔

استاد: مسٹر بکرا! آپ کا بہت بہت شکریہ! آپ نے ہمیں اتنی اچھی باتیں بتائیں اور یوں لگتا ہے کہ اس عید پر بچوں کو قربانی کا اور زیادہ مزہ آئے گا۔

بکرا: میں بھی اب چلتا ہوں۔

استاد: کہاں؟

بکرا: بکرا منڈی۔ کیوں کہ اب وہاں لوگ مجھے آکر دیکھیں گے اور اپنے گھر لے جانے کی خواہش کریں اور عید کے دن میری قربانی ہوگی اور بچو ایک اور اہم بات! یہ قربانی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے پیش کریں، اس میں دکھاوا بالکل نہ ہو۔ اور امی ابو سے قیمتی جانور خریدنے کے لیے اصرار نہ کریں بلکہ وہ خود اپنے بجٹ کے مطابق بہترین جانور لیں گے۔

(بکرا تکبیر پڑھتے ہوئے اٹھتا ہے اور باہر چلا جاتا ہے)۔

استاد: بچو! آپ کو مسٹر بکرا سے مل کر کیسا لگا؟ اب آپ عید پر کیا کریں گے؟ (بچوں سے رائے لیں)

سبق نمبر20 عیدالاضحیٰ-2

مقاصد:اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :

- عیدالاضحیٰ کی اہمیت سمجھ لے۔
- مسنون طریقے پر عید منانا سیکھ لے۔
- قربانی کی اہمیت ومقصد جان لے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جواس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- عیدالاضحیٰ
- قربانی

سبق کادورانیہ: 25منٹ

خاکہ کادورانیہ: 20منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

آرٹ ورک:

- **مقصد:** بچوں کو مسنون عیدالاضحیٰ کا تصور دینا۔
- **درکار اشیاء:** فوٹو کاپی شدہ کاغذ، رنگ دار پنسلیں، قینچی، گوند ۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- یہ سبق پچھلے سبق سے ملتا جُلتا ہے۔اس لیے ان میں سے ایک بھی کیا جا سکتا ہے۔
- خاکہ کی اچھی تیاری کی جائے تا کہ تمام تصورات واضح ہوں۔

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔

❖ پچھلے سبق کی دہرائی:
◆ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ◆ اس میں رسول اللہ ﷺ نے کون سے کام کرنے کے لیے کہا ہے؟

- بچو! رمضان کے بعد جو عید آتی ہے، اس پر ہمیں کتنا مزہ آتا ہے۔ اور جب ہم اس میں وہ کام کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے، تو اور بھی اچھا لگتا ہے۔

> بچوں سے پوچھیں کہ وہ یاد کر کے بتائیں وہ عیدالفطر کے دن کیا کرتے ہیں؟

- عیدالفطر اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان کے بعد انعام کے طور پر دی۔ اسی طرح اپنے بہترین دوست (خلیل اللہ) حضرت ابراہیمؑ نے جو قربانی کی، اس کو منانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذوالحجہ کے ماہ میں ایک اور عید دی۔ اس کو ہم عیدالاضحیٰ کہتے ہیں۔

> عیدین کے نام بچوں کے ساتھ چند بار دہرائیں تا کہ بچوں کو ازبر ہو جائیں۔

- بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ عیدالاضحیٰ کے دن ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں بہت سے کام تو ایک جیسے ہیں، مگر کچھ کام مختلف بھی ہیں۔
- یہ عید دس ذالحجہ کو منائی جاتی ہے۔

> رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا "تم سال میں دو خوشیاں منایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔" (سنن النسائی)

> اس تصور کو واضح طور پر بچوں کو بتائیں۔ ان سارے کاموں کی فہرست بنائیں جو نبی ﷺ عید کے دن کیا کرتے تھے۔

- آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ مسنون طریقے پر عیدالاضحیٰ کیسے منائی جاتی ہے؟ **(FC:20.1)**

1۔ نبی ﷺ غسل فرمایا کرتے تھے۔

2۔ آپؐ اچھے اور صاف کپڑے پہنتے، مسواک کرتے اور خوشبو لگاتے تھے۔

3۔ نبی ﷺ اس دن غریبوں کو صدقہ دیا کرتے تھے تا کہ کوئی بھی انسان اس خوشی کے دن بھوکا نہ رہے۔

4۔ آپؐ عید کے دن نماز سے قبل کچھ نہ کھایا کرتے تھے۔ **(FC:20.2)**

5۔عید کی نماز کو جاتے ہوئے نبی ﷺ تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔ (FC:20.3)

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَ لِلّٰہِ الْحَمْد

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی دوسرا الہ نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اسی کے لیے سب تعریف ہے۔

صحابہ ان تکبیرات کو اتنی زور سے پڑھا کرتے تھے کہ ہر کوئی سن لے۔تمام گلیاں ،سڑکیں اور بازار اللہ تعالیٰ کی تکبیرات سے گونج اٹھتے۔

6۔نبی ﷺ عید والے دن دو رکعت نفل نماز پڑھا کرتے تھے،جس کو عید کی نماز کہتے ہیں۔

بڑے بچوں کو نمازِ عید کی تفصیل بھی بتائی جاسکتی ہے۔

7۔عید کی نماز کے بعد خطبہ ہوتا،جس کو سننا مسنون تھا

8۔نماز کے بعد تمام مسلمان ایک دوسرے سے اظہارِ محبت کے لیے گلے ملا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے۔

9 ۔نماز عید کے لیے عید گاہ ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا، یہ بھی سنّتِ رسول ﷺ ہے۔

* عید کی نماز کے بعد جو قربانی کر سکتے ہیں وہ جانور قربان کریں۔اور پھر گوشت کو لوگوں میں تقسیم کریں۔ (FC:20.4)
* اپنے خاندان اور رشتہ دار واحباب کے ساتھ عید کی خوشیاں بانٹیں۔لیکن اس میں بھی اپنی حدود میں رہ کر عید کی خوشیاں منانی چاہئیں۔بچو! ہم یہ کیسے کریں گے؟ اور کیا کریں گے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)

(i) غسل کرکے، بہترین لباس پہن کر۔

(ii) دوستوں سے عید مل کر۔

(iii) رشتہ داروں سے عید مل کر۔

(iv) ایک دوسرے کو تحفے دے کر۔

(v) استطاعت کے مطابق قربانی کا جانور ذبح کرکے۔

(vi) غریبوں، رشتہ داروں میں گوشت تقسیم کرکے۔

(vii) ایک دوسرے کو دعا دے کر: **تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکُمْ.** (فتح الباری)

* لیکن پیارے بچو! دو باتیں ہمیشہ یاد رکھنا۔

1۔عید کے دن اللہ تعالیٰ سے بخشش اور ہدایت مانگنا نہ بھولیں۔

2۔اور اللہ تعالیٰ سے عہد کریں کہ جیسے ذوالحجہ کے دس دنوں میں میں نے خود کو برائیوں سے روکا ہے اور اپنا تقویٰ بڑھانے کی

کوشش کی ہے، اس طرح آئندہ زندگی میں بھی اس تقویٰ کو برقرار رکھیں گے۔ آمین!

خاکہ

کردار: سارہ، امی، مینڈھا۔

یہ خاکہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ رسی یا چھری کو سامنے نہ لایا جائے۔ کیونکہ کچھ بچے گھر جا کر ایسا کھیل دہرا سکتے ہیں۔

(سارہ مینڈھا لے کر کلاس میں آتی ہے اور بکرے کو پیار کرتی ہے۔ امی آتی ہیں)۔

امی: آپ کو مینڈھا بہت اچھا لگتا ہے۔

سارہ: بہت بہت اچھا لگتا ہے۔ امی آپ اور ابو کتنے اچھے ہیں کہ آپ نے مجھے ایک مینڈھا لے کر دیا۔ میں اس کو گھاس اور دانہ کھلاتی ہوں، پانی پلاتی ہوں اور اس کا خوب خیال رکھتی ہوں۔

امی: ماشاءاللہ! ہم نے آپ کو اس لیے عید سے پہلے مینڈھا لے کر دیا کہ آپ اس کا خوب خیال رکھیں اور پھر عید کے دن ہم اس کی قربانی کریں گے۔

سارہ: (پریشان شکل بنا کر) کیا! آپ اس مینڈھے کو قربانی کے لیے لاتی ہیں؟ اس کو کاٹیں گی؟ اس کا تو خون نکلے گا؟ اس کو درد ہوگا۔

مینڈھا: مجھے نہ کاٹو، میری قربانی مت کرو، ہائے مجھے درد ہوگا۔

امی: (مسکرا کر) بیٹا! آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہم قربانی کیوں کرتے ہیں؟

سارہ: نہیں مجھے نہیں معلوم لیکن آپ میرے مینڈھے کو نہیں قربان کریں گی (غصہ سے)۔

امی: چلو میں آپ کو اور مینڈھے اور خلیل اللہ کی کہانی سناتی ہوں۔

سارہ: یہ خلیل اللہ کون ہیں؟

امی: اللہ تعالیٰ کے بہترین دوست۔ ان کا نام ابراہیمؑ ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ نام دیا۔ بچو! آپ بتائیں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی کون کون سی بات مانی تھی (بچوں کو بولنے دیں)

سارہ: ابراہیمؑ نے تو ساری باتیں مان لیں اور فوراً مانیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا بہترین دوست بننے کے لیے فوراً اللہ تعالیٰ کی بات ماننا ہوگی۔

مینڈھا: میں نے بھی اللہ تعالیٰ کی بات ماننی ہے۔ مگر پلیز مجھے مت کاٹنا، مجھے ڈر لگتا ہے۔

امی: اللہ تعالیٰ نے جب بھی خلیل اللہ یعنی حضرت ابراہیمؑ کو آزمایا تو وہ امتحان میں کامیاب ہو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اور امتحان

لیا۔بچو یہ کون سا امتحان تھا؟ اللہ تعالیٰ نے خواب میں ابراہیمؑ کو کیا کہا؟ (بچوں سے پوچھیں)۔پھر جب ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو اپنا خواب سنایا تو کیا وہ ڈرے؟ جب وہ اپنے بیٹے کی قربانی کرنے جارہے تھے تو ان کو راستے میں کون ملا تھا اور اس نے کیا کہا؟ (بچوں سے پوچھیں)۔

دیکھا بچو! شیطان یہ چاہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست نہ بنائیں۔(امی کہانی کا شیطان والا حصہ سناتی ہیں)۔

سارہ: اس کا مطلب ہے جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی بات ماننے لگتے ہیں تو شیطان ہمیں ڈراتا ہے۔تو امی! کیا مینڈھے کی قربانی کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں؟

امی: خوش! بہت بہت بہت زیادہ خوش اور شیطان کو بہت غصہ آتا ہے۔

سارہ: میرا بہت دل چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست بناؤں۔مگر مجھے مینڈھے کے کٹنے اور اس کے خون نکلنے سے ڈر لگتا ہے کہ اسے درد ہوگا۔

امی: بیٹا یاد رکھو کہ جو کام ہم اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہیں اس کو اسی طرح کرنا چاہیے جس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اس طرح کرنے سے نہ درد ہوتا ہے نہ ڈر لگتا ہے کیونکہ وہ کام تو اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

مینڈھا: مجھے اللہ تعالیٰ کی ہر بات ماننا ہے۔اگر آپ میری قربانی کریں گے تو میں بہت خوش ہوں گا۔آپ عید پر میری قربانی ضرور کریں۔

سارہ: امی آپ اور ابو کتنے اچھے ہیں آپ نے مجھے مینڈھا لا کر دیا ہے تاکہ میں قربانی کر کے ابراہیمؑ کی طرح اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین دوست بنا سکوں۔اب مجھے نہ مینڈھے کے کٹنے سے ڈر لگے گا اور نہ خون سے۔شیطان مجھے اللہ تعالیٰ کا بہترین دوست بنانے سے نہیں روک سکے گا۔

مینڈھا: بس آپ نے کچھ چیزوں کا خیال رکھنا ہے۔

امی اور سارا: کیا؟

مینڈھا: مجھے اس چھری سے کاٹا جائے جو بہت تیز ہو۔

امی: آپ نے ٹھیک کہا! رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا کہ بکرے کو بہت تیز چھری سے ذبح کیا جائے۔

سارہ: امی آپ فکر نہ کریں جب قصائی آئے گا تو میں ابو کو کہوں گی کہ یہ چیک کریں کہ کیا چھری تیز ہے۔

مینڈھا: کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا نہ بھولنا اور ہاں مجھے قبلہ رخ لٹانا ہے۔

سارہ: ٹھیک! ابو کو بتانا ہے کہ دعا پڑھ لیں۔

امی: بالکل! ہم ہر کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں۔ یہ قربانی بھی ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں تو دعا پڑھنا بھی ضروری کام ہے۔

مینڈھا: اگر آپ نے ایک سے زیادہ قربانی کرنا ہو تو ایک جانور کے سامنے دوسرے کی قربانی نہ کریں۔

امی: بالکل ٹھیک! رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی حکم ہے۔

مینڈھا: اور بعد میں گوشت کے تین حصے کرنے ہیں۔ خود بھی کھائیں، غریبوں، اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو بھی دیں۔

سارہ: امی اب تو مجھے عید کا اور بھی زیادہ انتظار ہے۔ اور اب میں مینڈھے کا اور زیادہ خیال رکھوں گی کیونکہ اس قربانی سے تو مجھے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے میری اور زیادہ دوستی ہو جائے گی۔

مینڈھا: مجھے بھی عید کا انتظار ہے۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے قربانی کے لیے بنایا۔

آرٹ ایکٹیوٹی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
109	رمضان کا تعارف	1
110	رمضان ماہ رحمت	2
113	رمضان اور تقویٰ	3
116	رمضان کے مقاصد	4
119	رمضان ؛ایک تربیتی مہینہ	5
122	سچ اور جھوٹ	6
125	زبان کی حفاظت	7
126	رمضان، نماز اور ذکر	8
128	لڑائی جھگڑا اور اس کا حل	9
130	ٹی وی، کتاب اور کھیل	10
133	قرآن مجید اور رمضان	11
135	رمضان اور صدقہ	12
136	لیلتہ القدر	13
138	عیدالفطر	14
141	رمضان کے بعد کیا کریں؟	15
143	ماہ ذوالحجہ	16
146	خلیل اللہ	17
148	کعبہ کی کہانی	18
150	عیدالاضحیٰ -1	19
151	عیدالاضحیٰ -2	20
156	لکھے ہوئے فلیش کارڈز	21

درکار اشیاء

طریقہ کار

1	3.5X3.5 سائز کے 30 چوکور ٹکڑے دیں	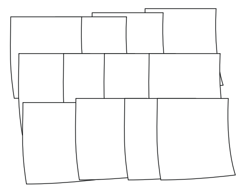
2	نمبر لکھیں	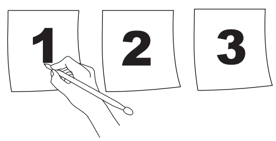
3	پنچ کریں	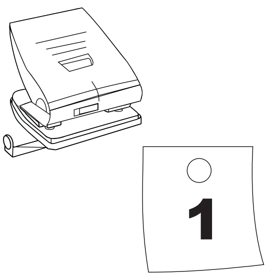
4	ڈوری ڈالیں	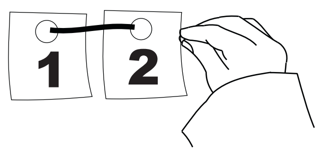
5	مکمل خاکہ	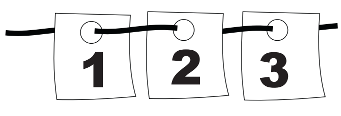

نوٹ: ہر آرٹ ایکٹیوٹی کے اختتام پر بچوں سے کہیں کہ وہ اس میں رنگ بھریں۔

درکار اشیاء

طریقہ کار

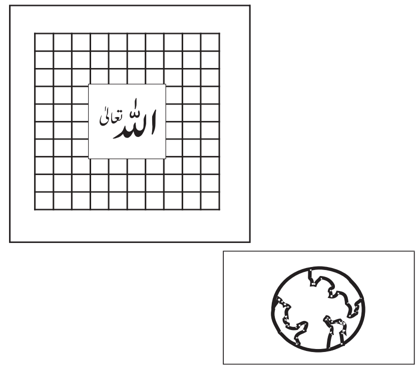

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

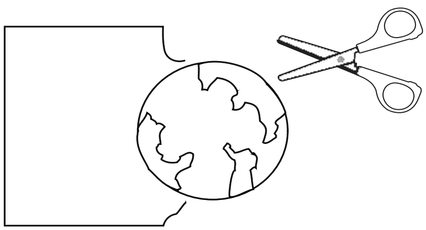

2 کاٹیں

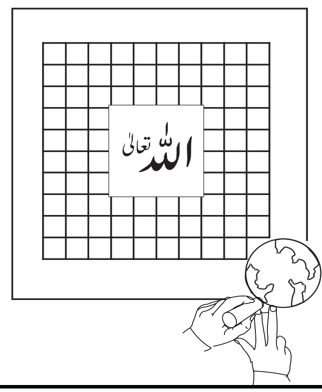

3 چپکائیں

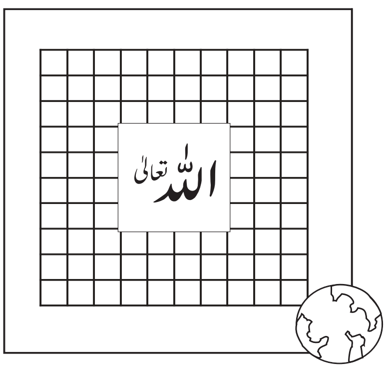

4 مکمل خاکہ

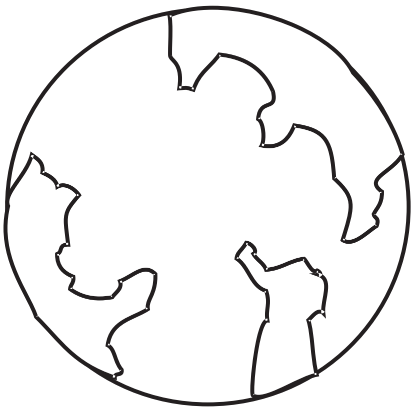

اللہ تعالیٰ

طریقہ کار

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

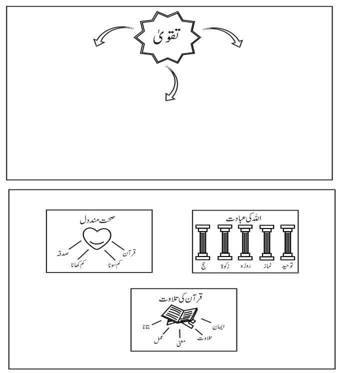

2 کاٹیں

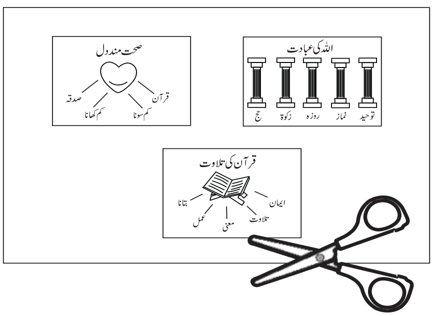

3 چپکائیں

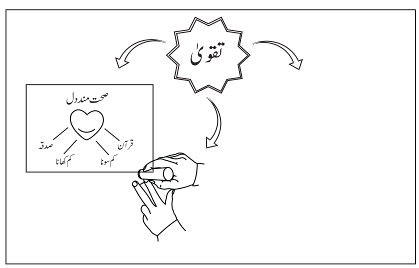

4 مکمل خاکہ

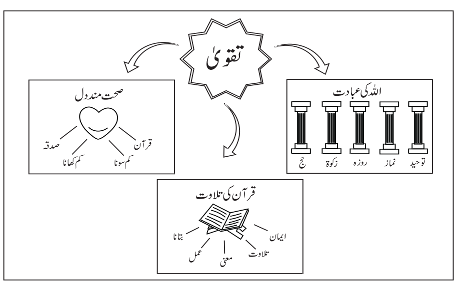

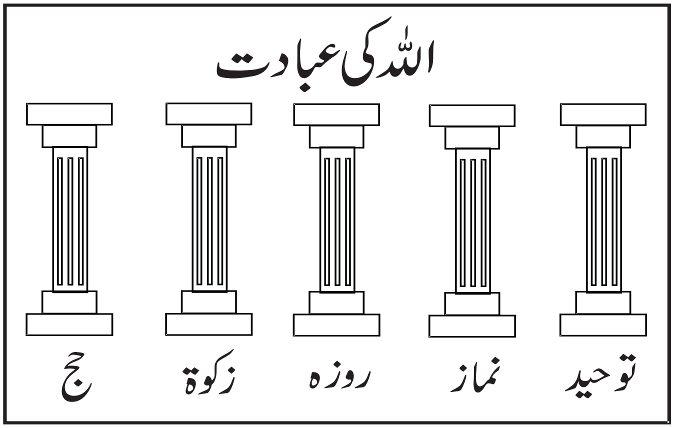
اللہ کی عبادت
توحید
نماز
روزہ
زکوۃ
حج

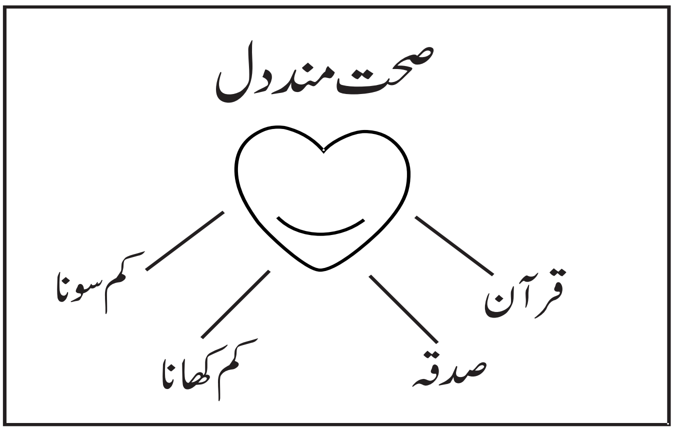
صحت مند دل
قرآن
صدقہ
کم کھانا
کم سونا

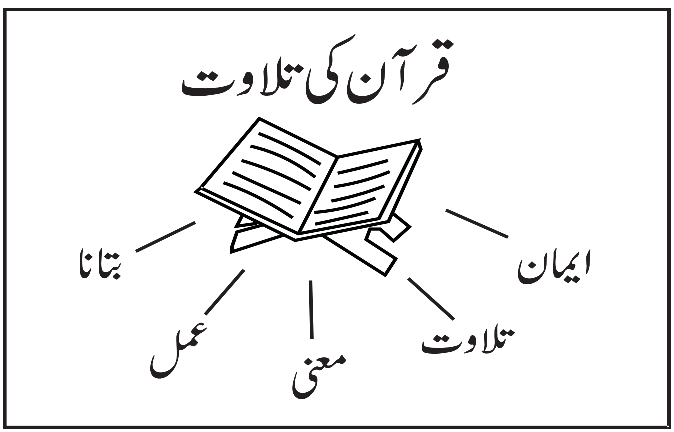
قرآن کی تلاوت
ایمان
تلاوت
معنی
عمل
بتانا

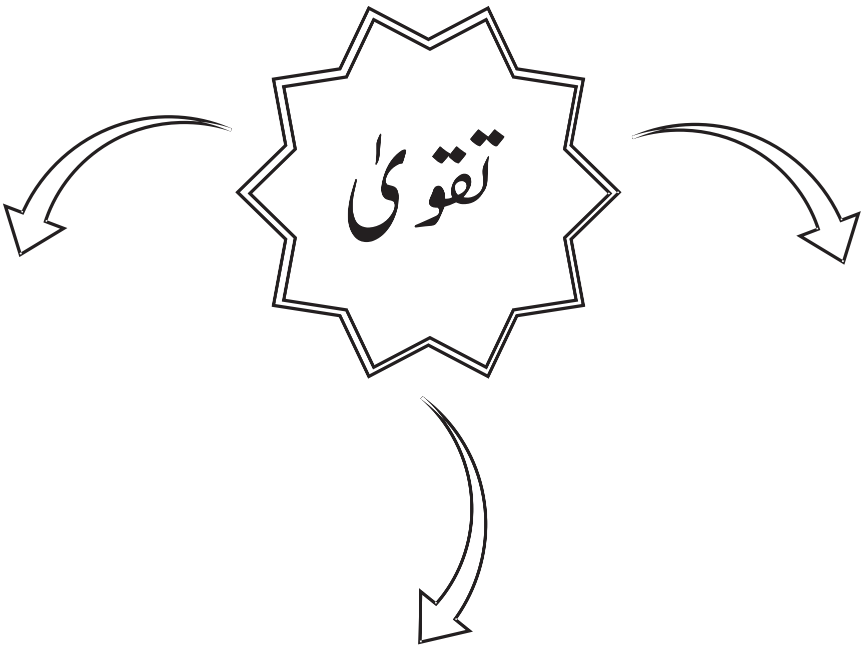
تقویٰ

درکار اشیاء

طریقہ کار

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

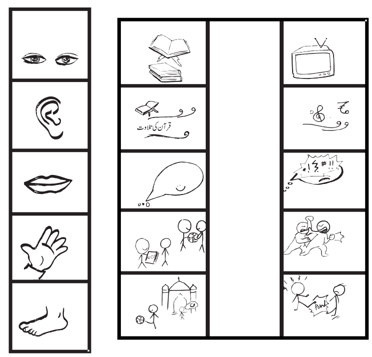

2 کاٹیں

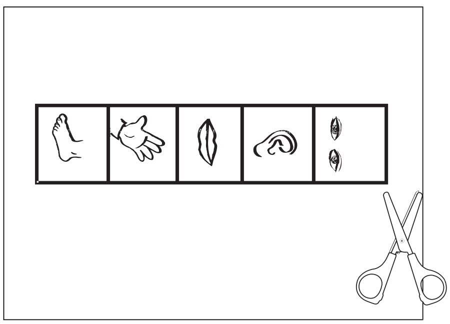

3 چپکائیں

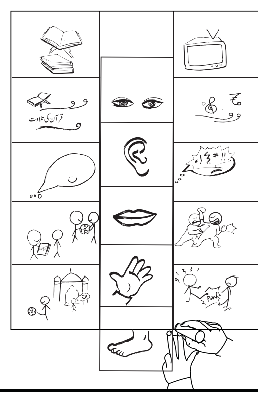

4 مکمل خاکہ

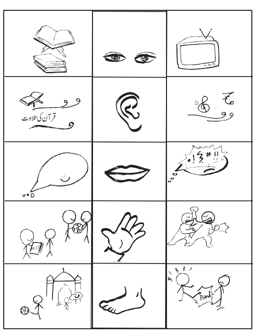

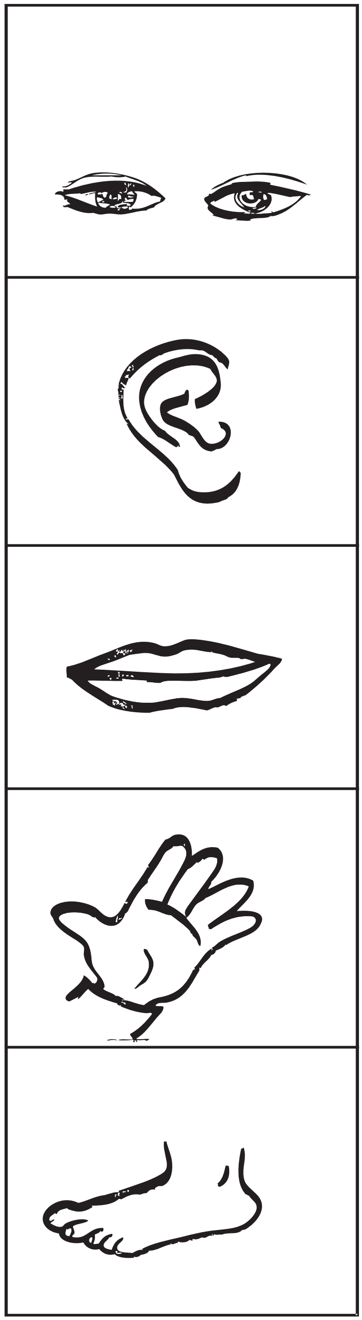

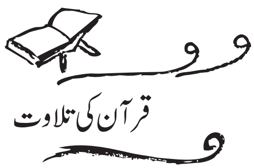قرآن کی تلاوت		
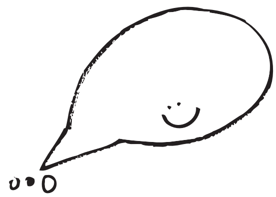		
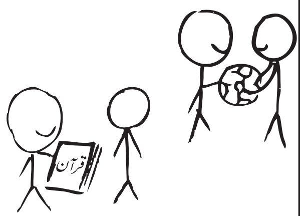قرآن		
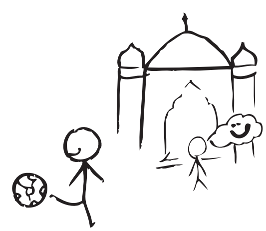		POW

درکار اشیاء

طریقہ کار

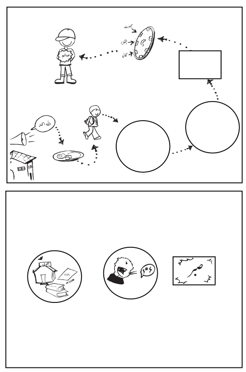

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

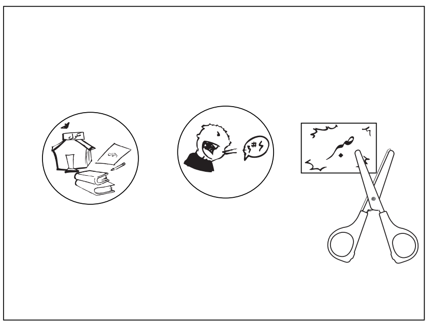

2 کاٹیں

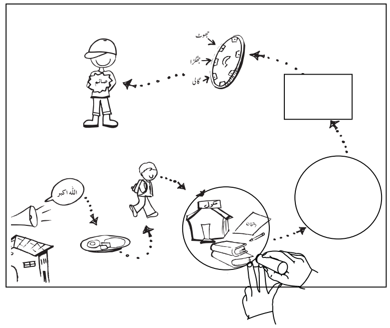

3 چپکائیں

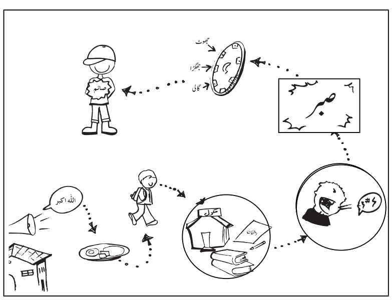

4 مکمل خاکہ

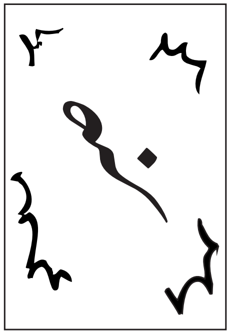

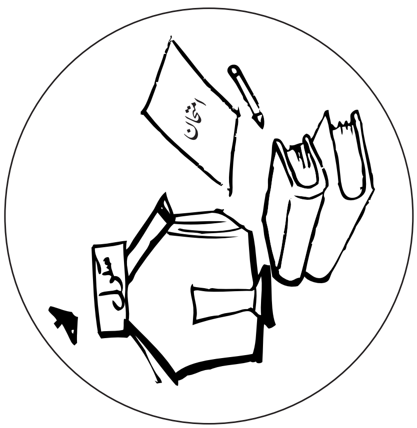
امتحان

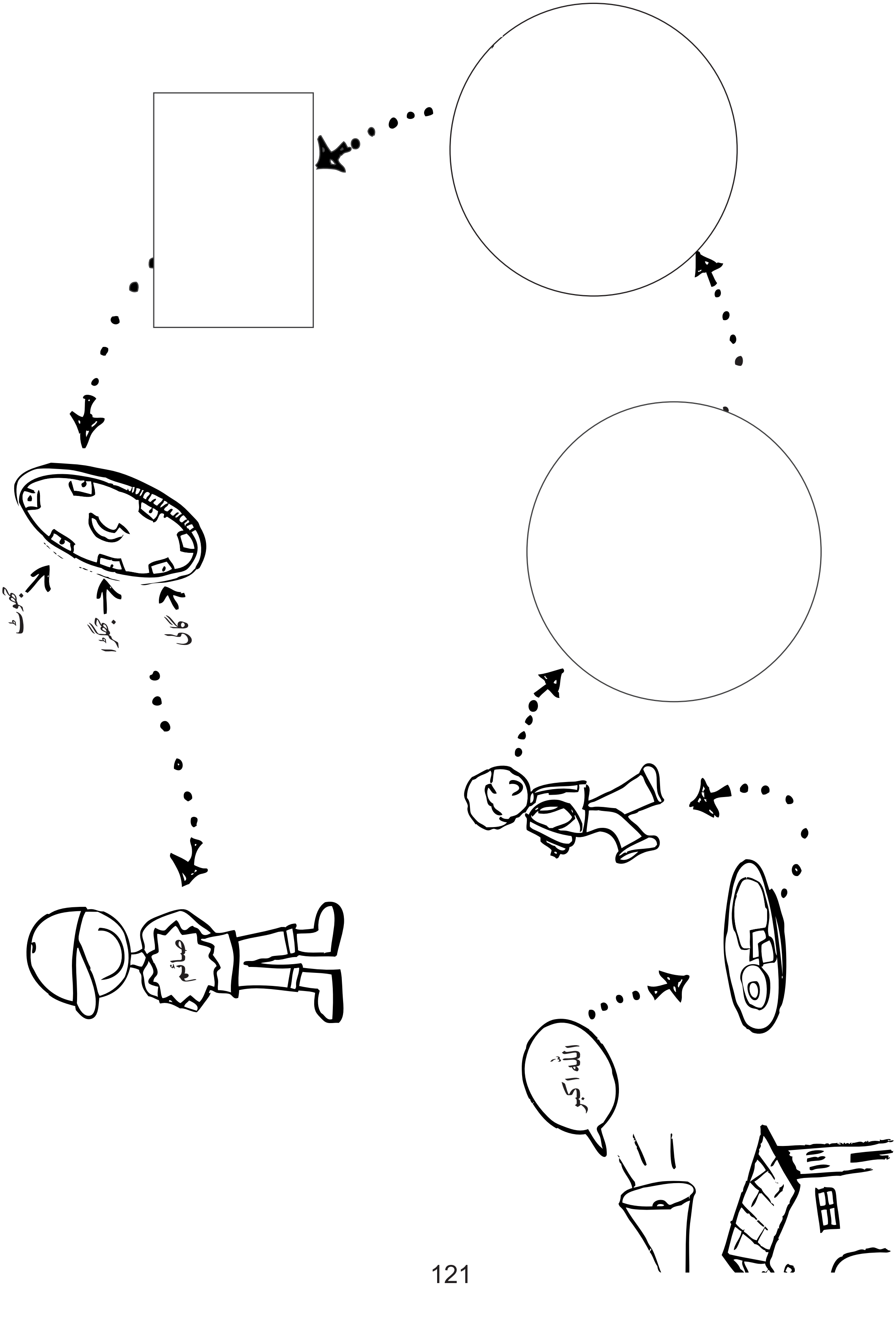
جھوٹ
جھگڑا
گالی
صائم
اللّٰہ اکبر

درکار اشیاء

طریقہ کار

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

2 کاٹیں

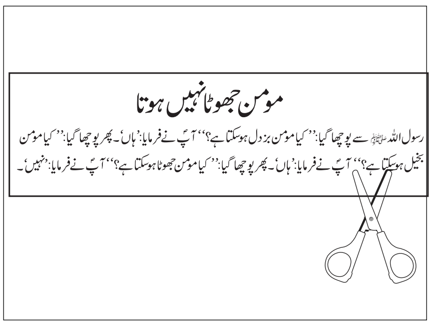

3 چپکائیں

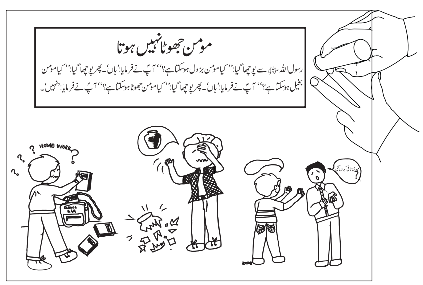

4 مکمل خاکہ

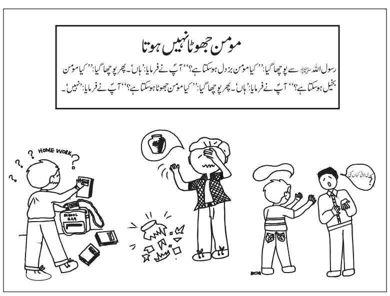

مومن جھوٹا نہیں ہوتا

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: ''کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: 'ہاں'۔ پھر پوچھا گیا: ''کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: 'ہاں'۔ پھر پوچھا گیا: ''کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: 'نہیں'۔
(المؤطا)

میری ٹافی کہاں گئی
سکول کا کام
SCHOOL BAG

درکار اشیاء

طریقہ کار

نمبر	شکل	ہدایت
1	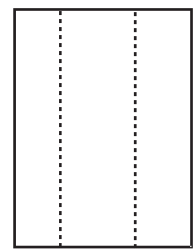	سادہ کاغذ لیں
2	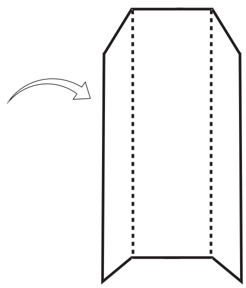	تین برابر حصوں میں کر کے موڑیں
3	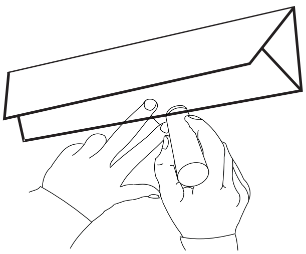	چپکائیں
4	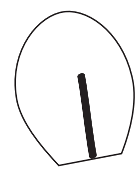	رنگین کاغذ کی زبان کاٹیں
5		رنگین کاغذ چپکائیں
6	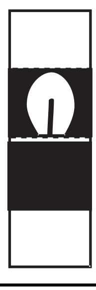	زبان چپکائیں
7	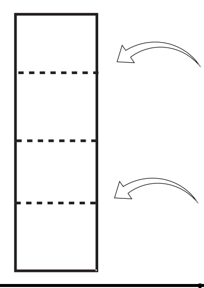	مزید موڑیں
8	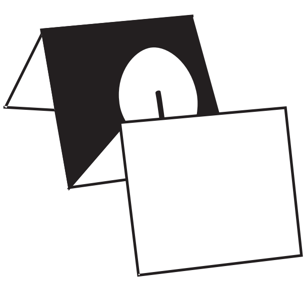	مکمل خاکہ

درکار اشیاء

طریقہ کار

1	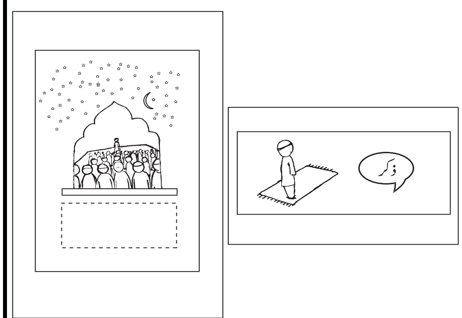	فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں
2	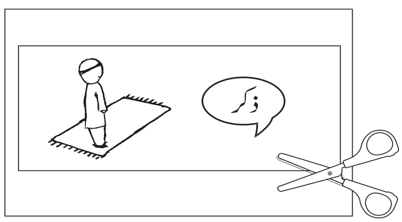	کاٹیں
3		چپکائیں
4	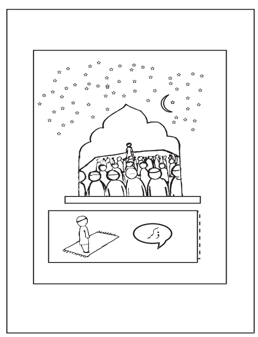	مکمل خاکہ

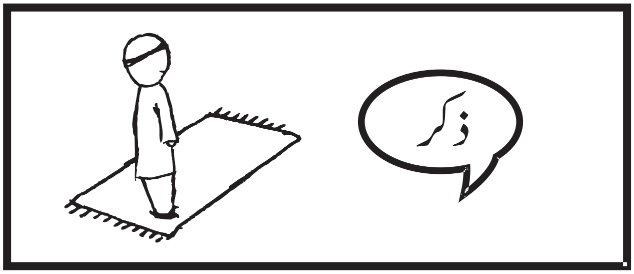

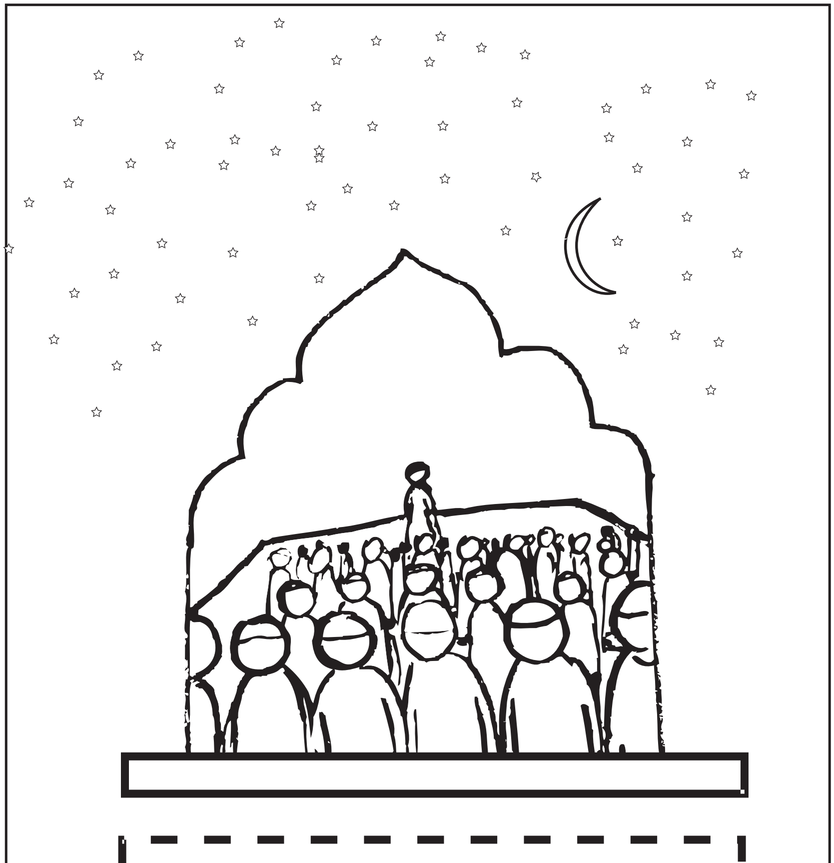

رمضان، نماز اور ذکر

درکار اشیاء

طریقہ کار

1	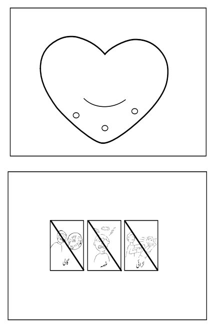	فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں
2	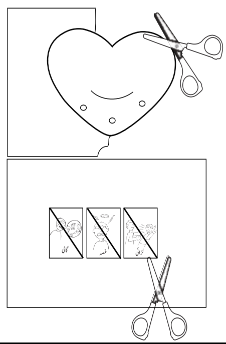	کاٹیں
3	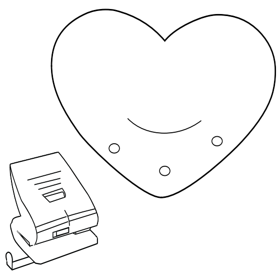	پنچ کریں
4	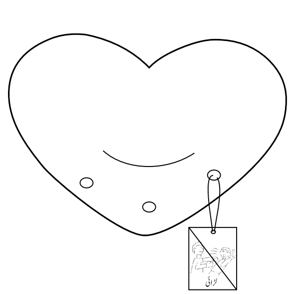	ڈوری ڈال کر لٹکائیں
5	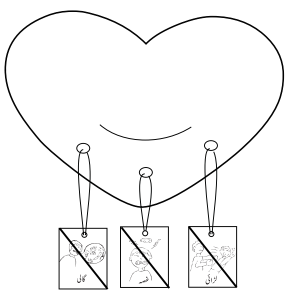	مکمل خاکہ

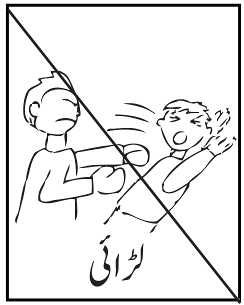
لڑائی

غصہ

گالی

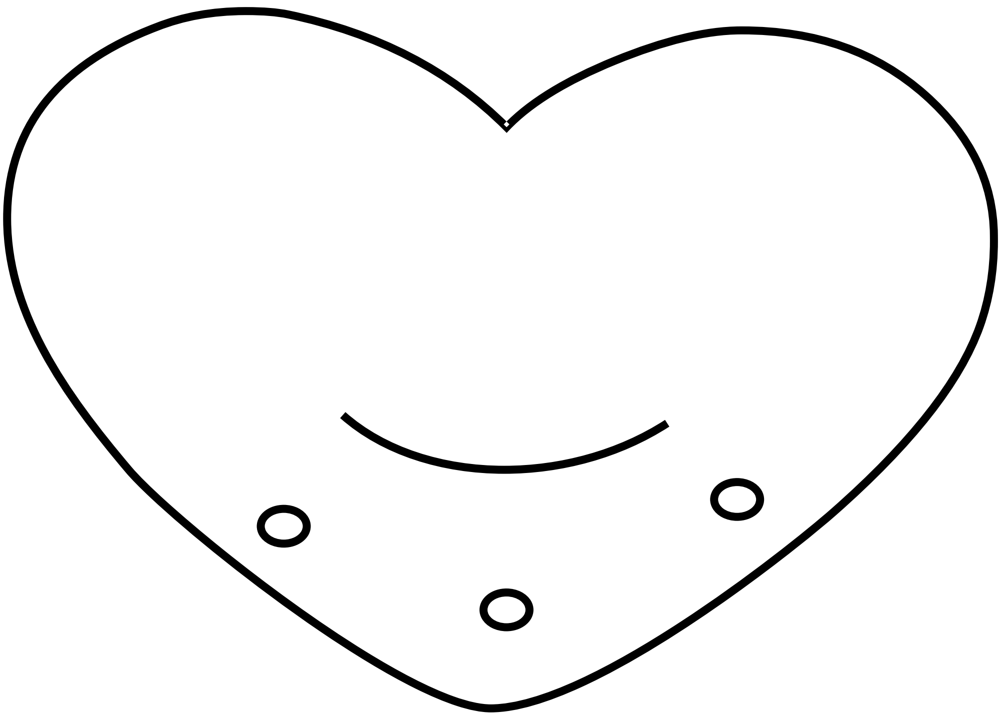

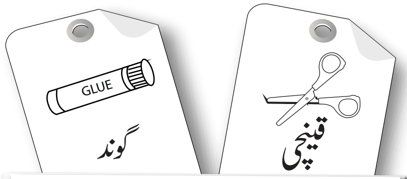

درکار اشیاء

طریقہ کار

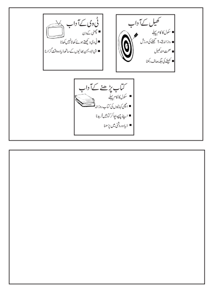		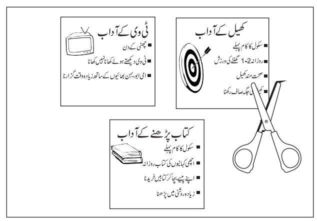		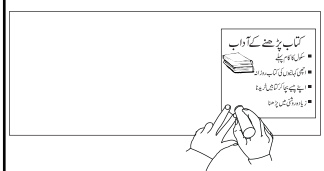	
1	فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں	2	کاٹیں	3	چپکائیں
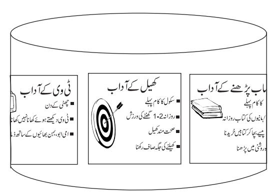		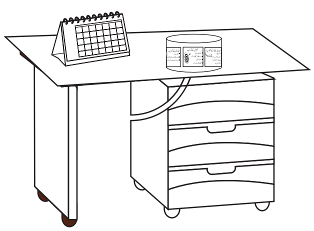			
4	مکمل خاکہ	5	یاد دہانی کے لیے میز پر رکھیں		

کھیل کے آداب

- سکول کا کام پہلے
- روزانہ 2-1 گھنٹے کی ورزش
- صحت مند کھیل
- کھیلنے کی جگہ صاف رکھنا

ٹی وی کے آداب

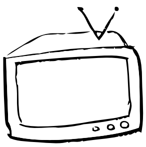

- چھٹی کے دن
- ٹی وی دیکھتے ہوئے کھانا نہیں کھانا
- امی ابو، بہن بھائیوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا

کتاب پڑھنے کے آداب

- سکول کا کام پہلے
- اچھی کہانیوں کی کتاب روزانہ
- اپنے پیسے بچا کر کتابیں خریدنا
- زیادہ روشنی میں پڑھنا

18X 6"

چارٹ پیپر

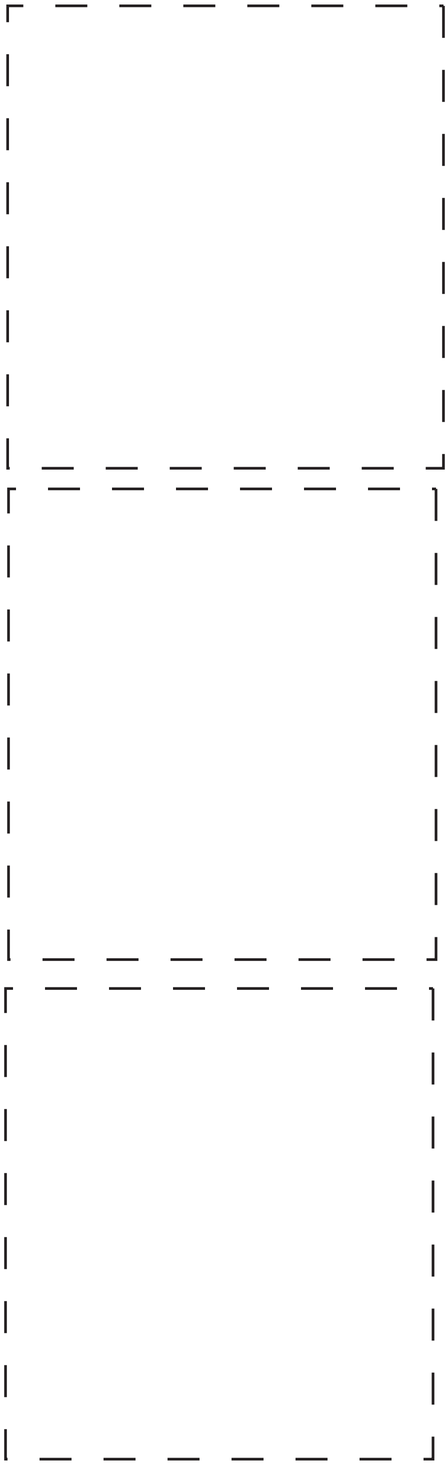

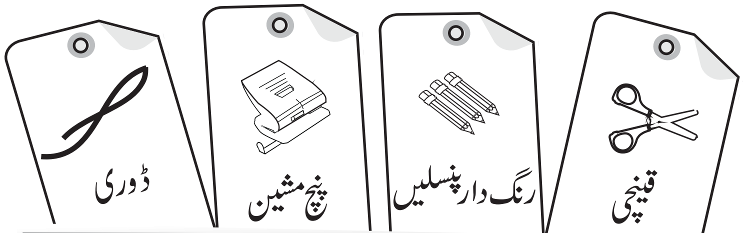

درکار اشیاء

طریقہ کار

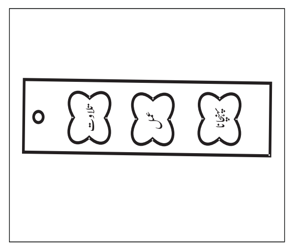	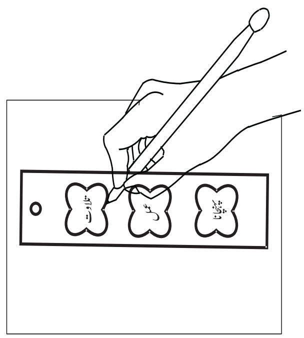	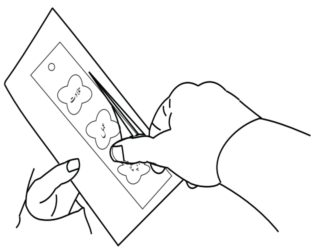
1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں	2 رنگ بھریں	3 کاٹیں
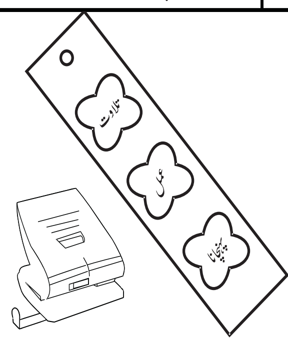	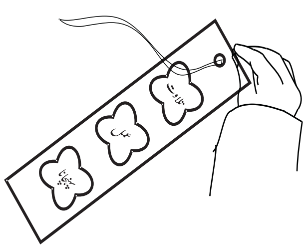	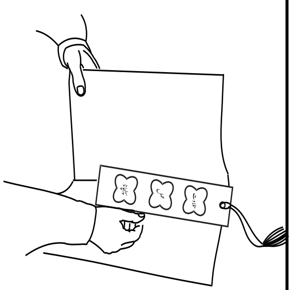
4 پنچ کریں	5 ڈوری ڈالیں	6 مکمل خاکہ

قرآن مجید اور رمضان

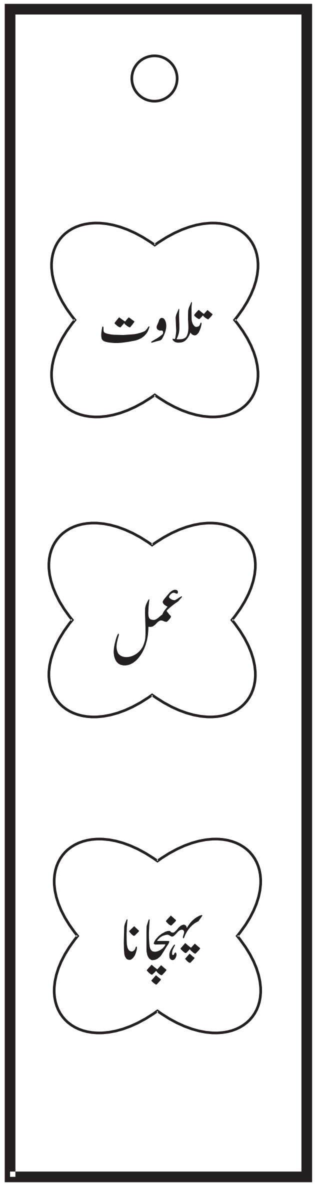

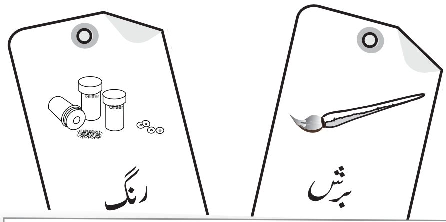

درکار اشیاء

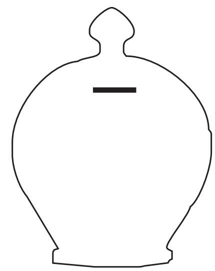

1 مٹی کی گلّک لیں

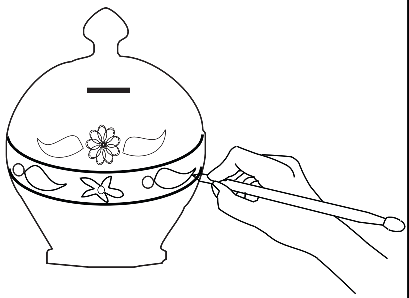

2 پینٹ کریں

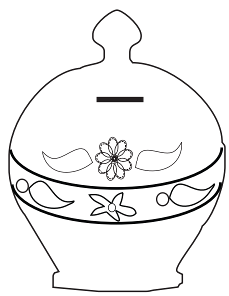

3 مکمل خاکہ

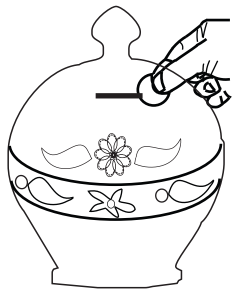

4 صدقہ کے پیسے ڈالیں

درکار اشیاء

طریقہ کار

نمبر	مرحلہ	تصویر
1	فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں	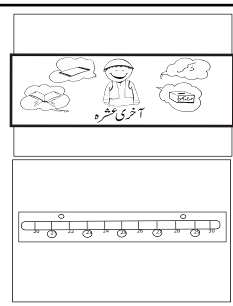
2	کاٹیں	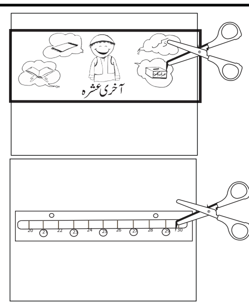
3	پنچ کریں	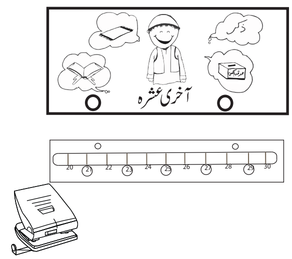
4	ڈوری ڈالیں	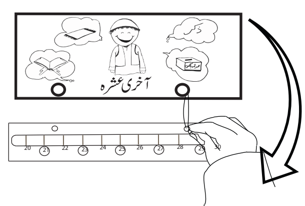
5	مکمل خاکہ	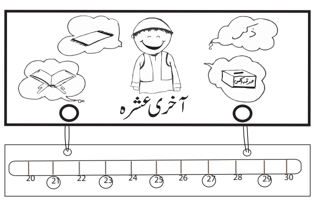

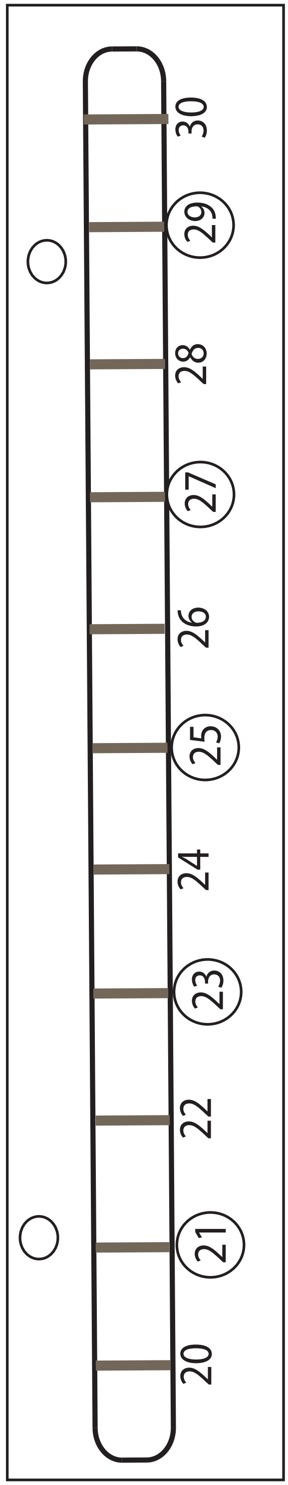
30
29
28
27
26
25
24
23
22
21
20

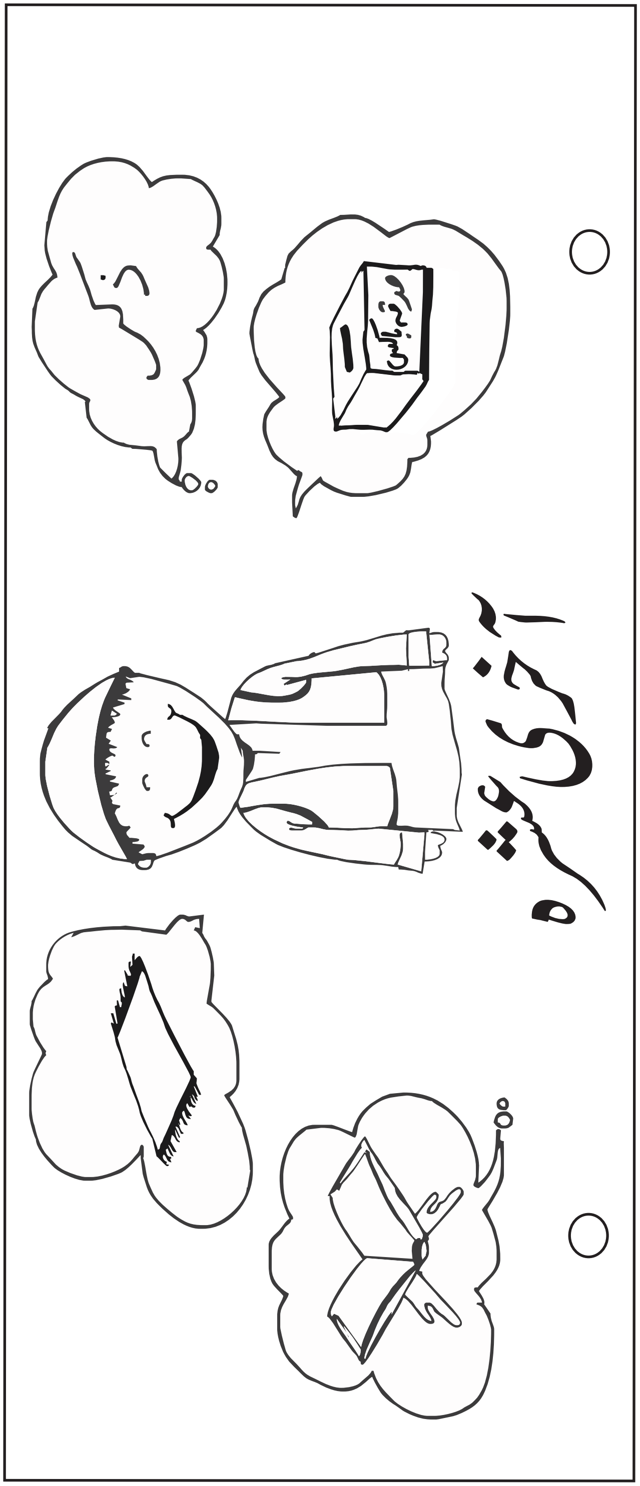
آخری عشرہ

درکار اشیاء

طریقہ کار

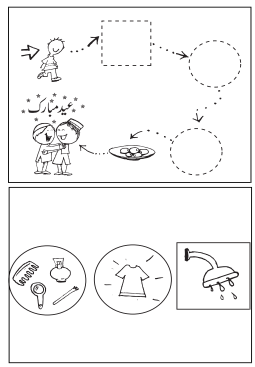

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

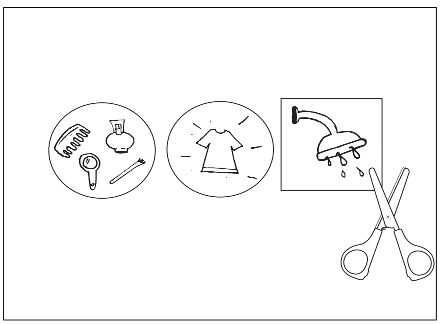

2 کاٹیں

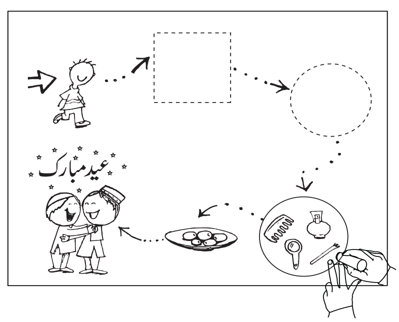

3 چپکائیں

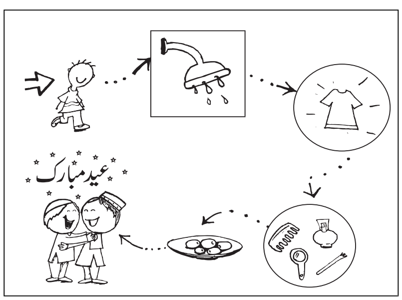

4 مکمل خاکہ

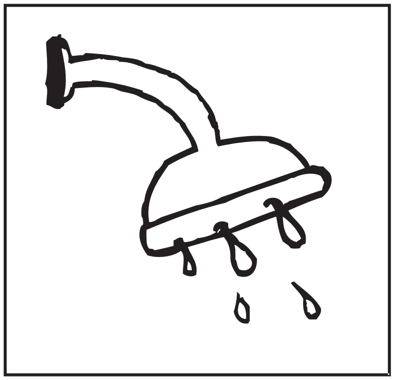

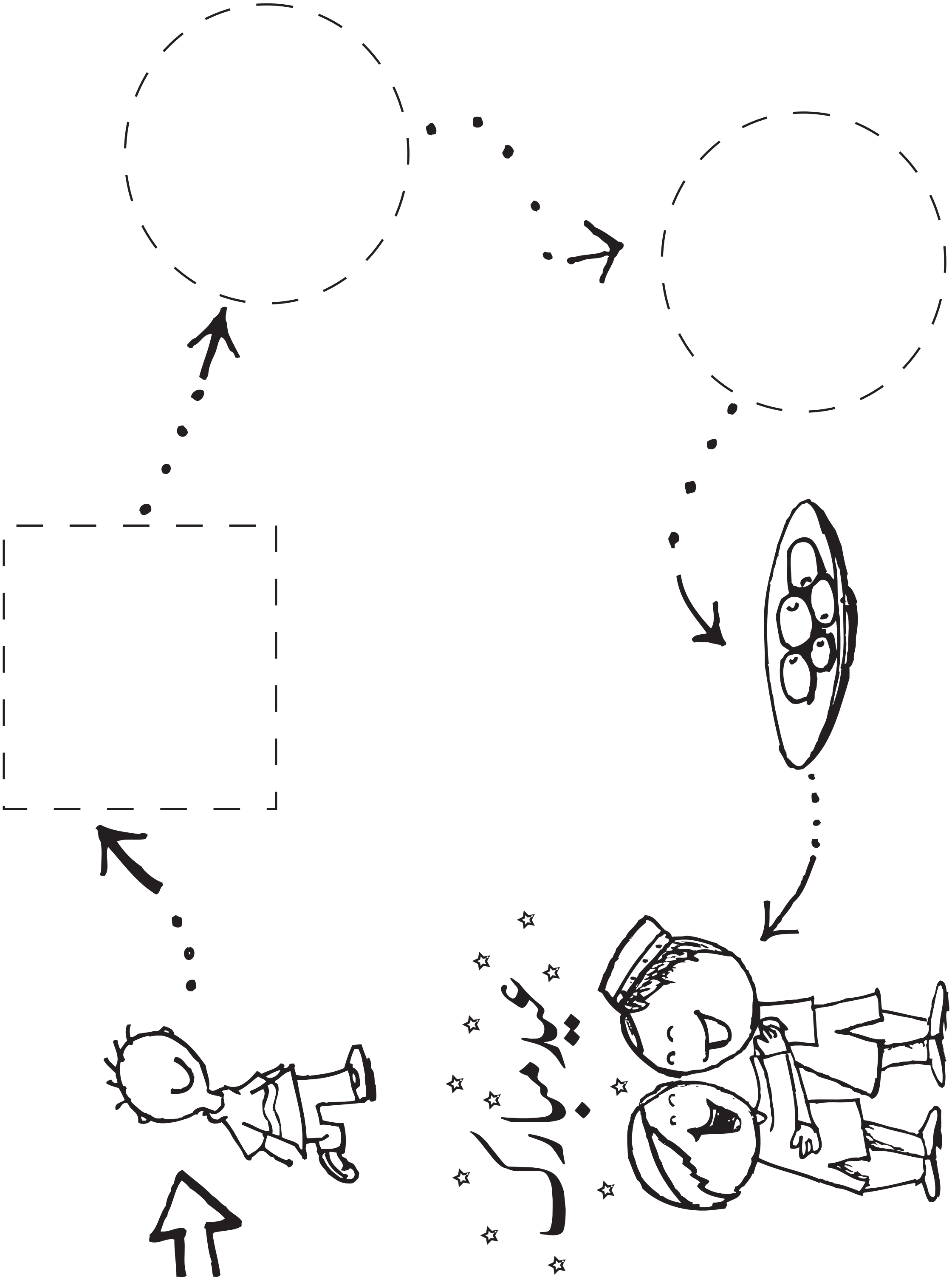
عید مبارک

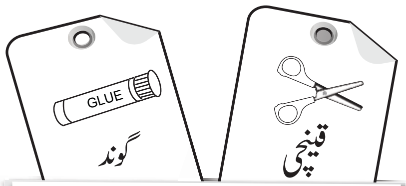

درکار اشیاء

طریقہ کار

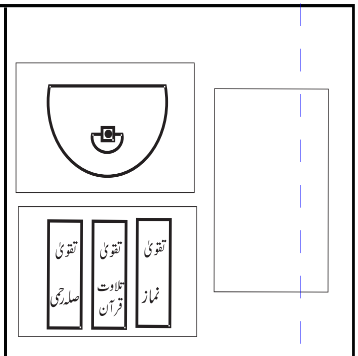

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

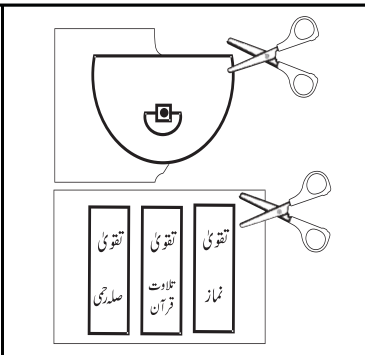

2 کاٹیں

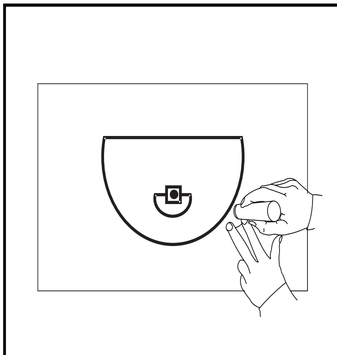

3 چپکائیں

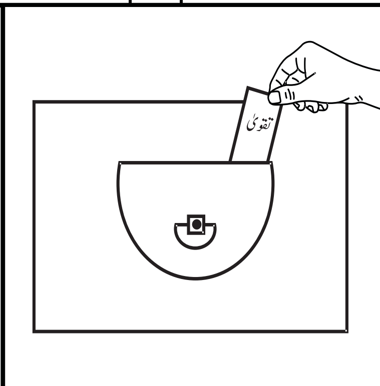

4 تقویٰ کارڈز ڈالیں

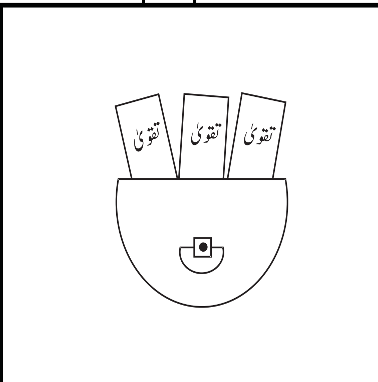

مکمل خاکہ

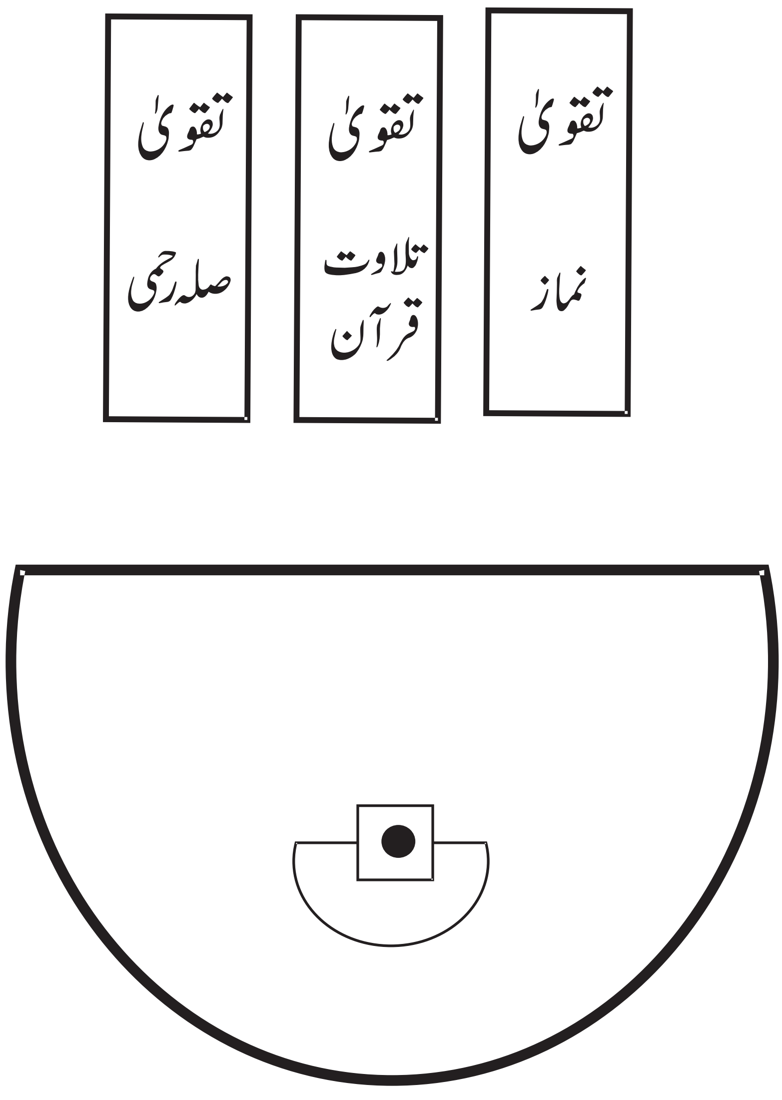
تقویٰ
نماز
تقویٰ
تلاوت
قرآن
تقویٰ
صلہ رحمی

طریقہ کار

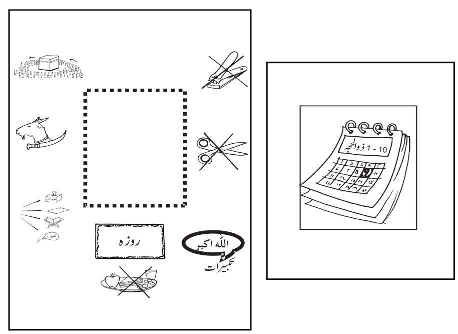

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

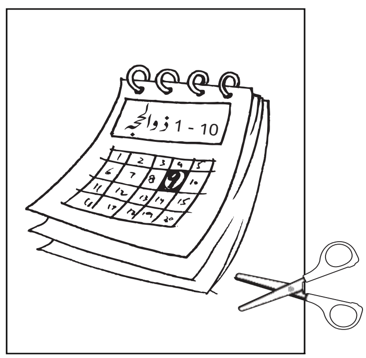

2 کاٹیں

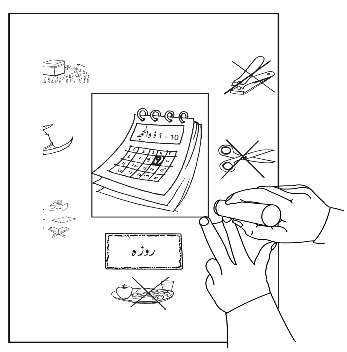

3 چپکائیں

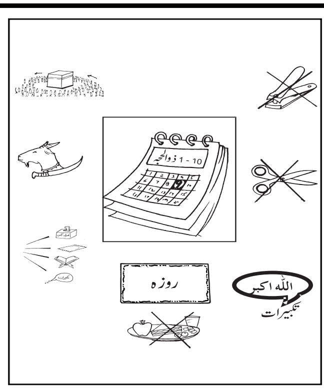

4 مکمل خاکہ

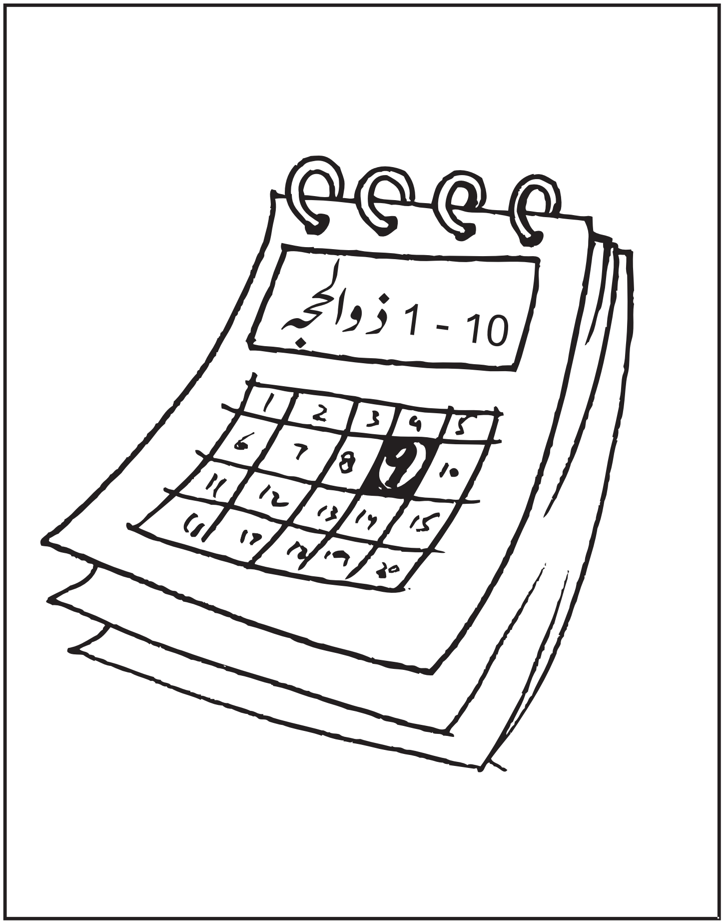
10 - 1 ذوالحجہ

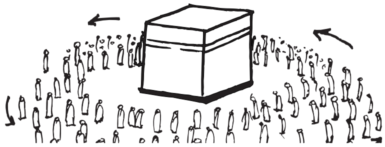

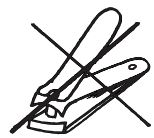

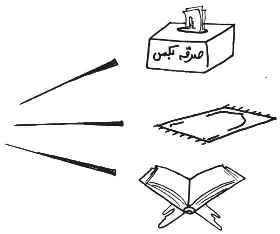

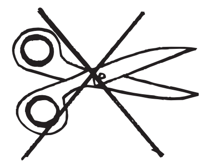

روزہ

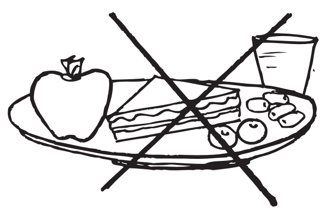

درکار اشیاء

طریقہ کار

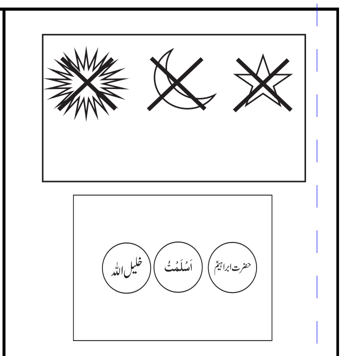

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

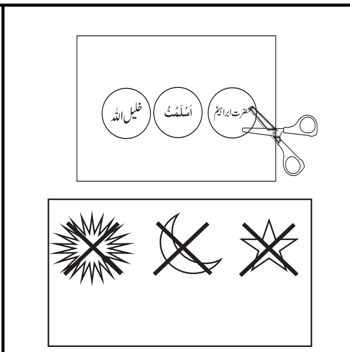

2 کاٹیں

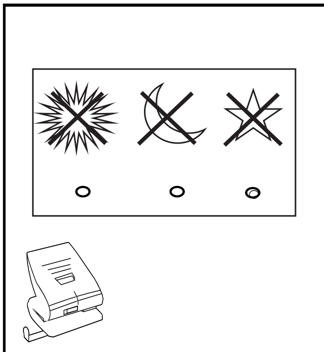

3 پنچ کریں

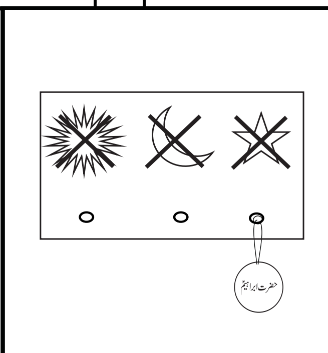

4 ڈوری ڈال کر لٹکائیں

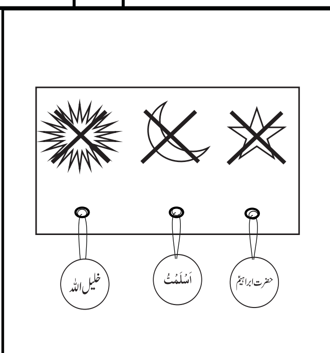

5 مکمل خاکہ

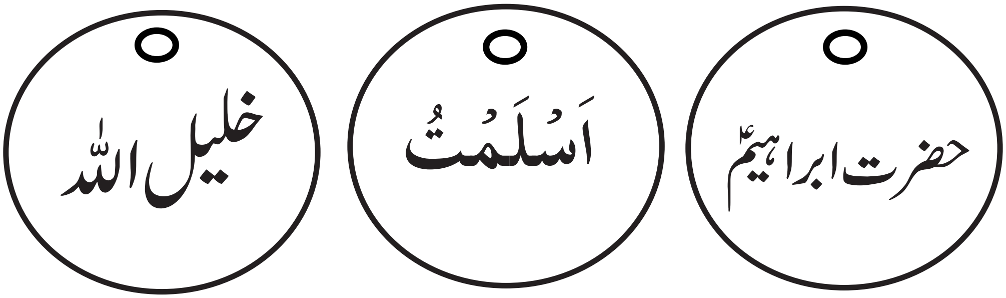
حضرت ابراہیمؑ
اَسلَمتُ
خلیل اللہ

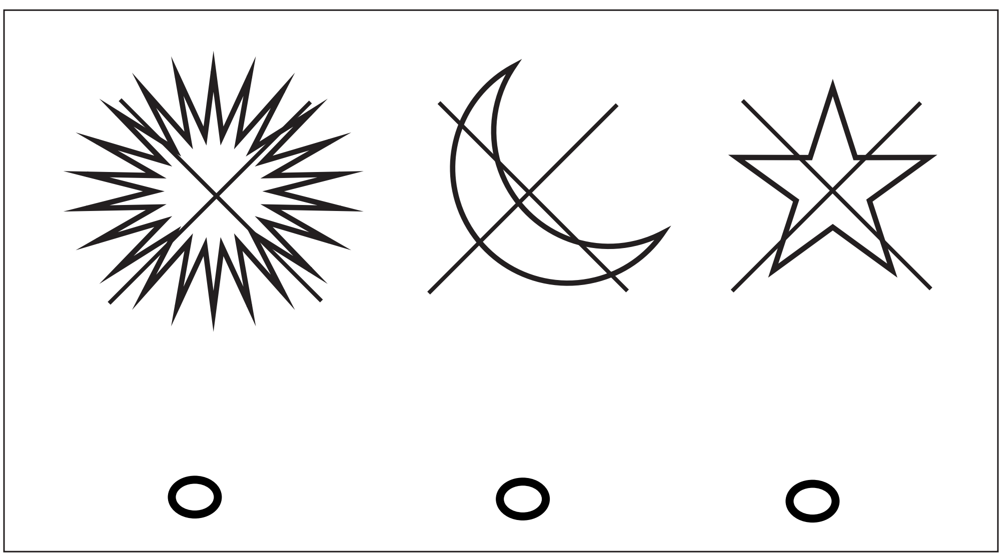

درکار اشیاء

طریقہ کار

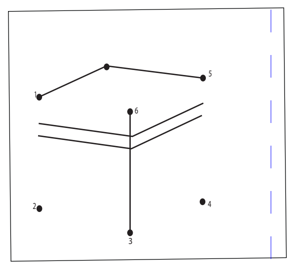

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

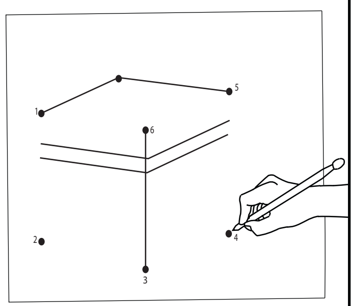

2 نقطے ملائیں

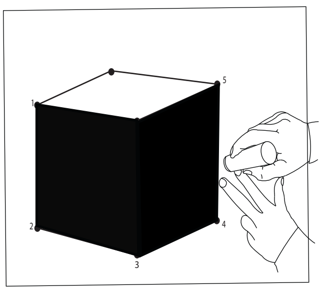

3 کالا گلیز پیپر چپکائیں

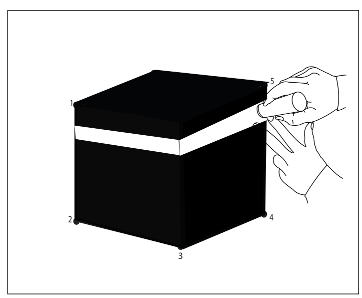

4 سنہرا کاغذ چپکائیں

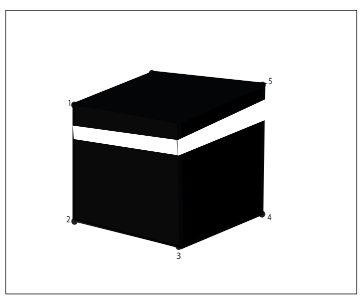

5 مکمل خاکہ

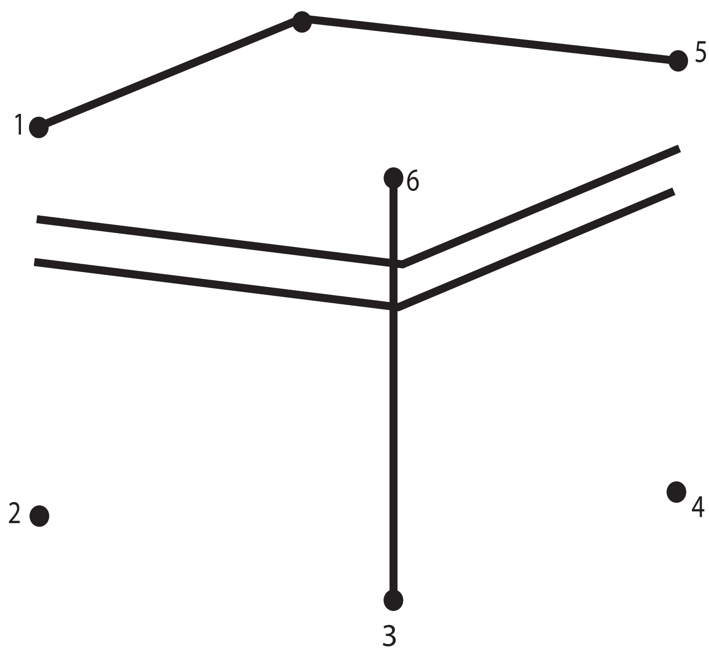
1
2
3
4
5
6

طریقہ کار

1 فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں

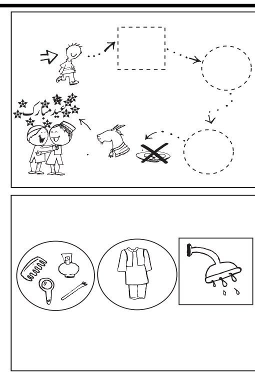

2 کاٹیں

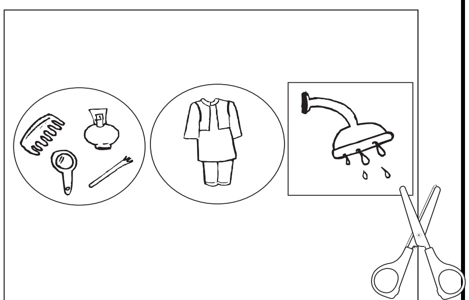

3 چپکائیں

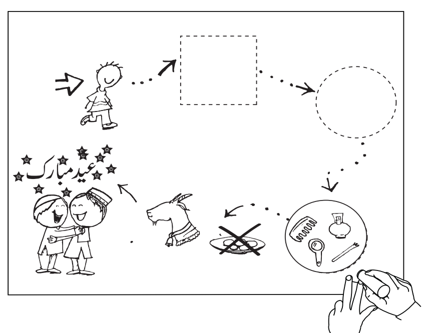

4 مکمل خاکہ

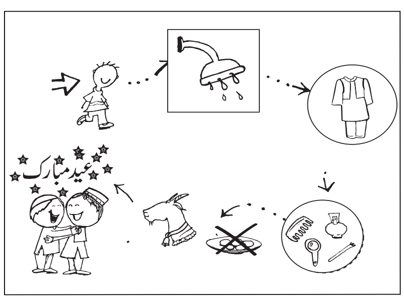

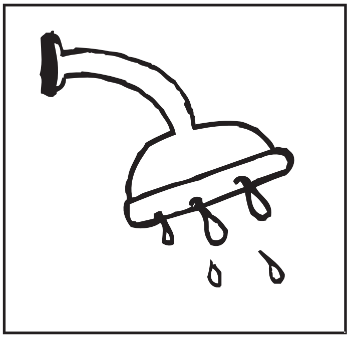

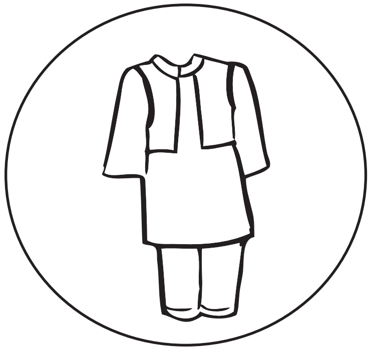

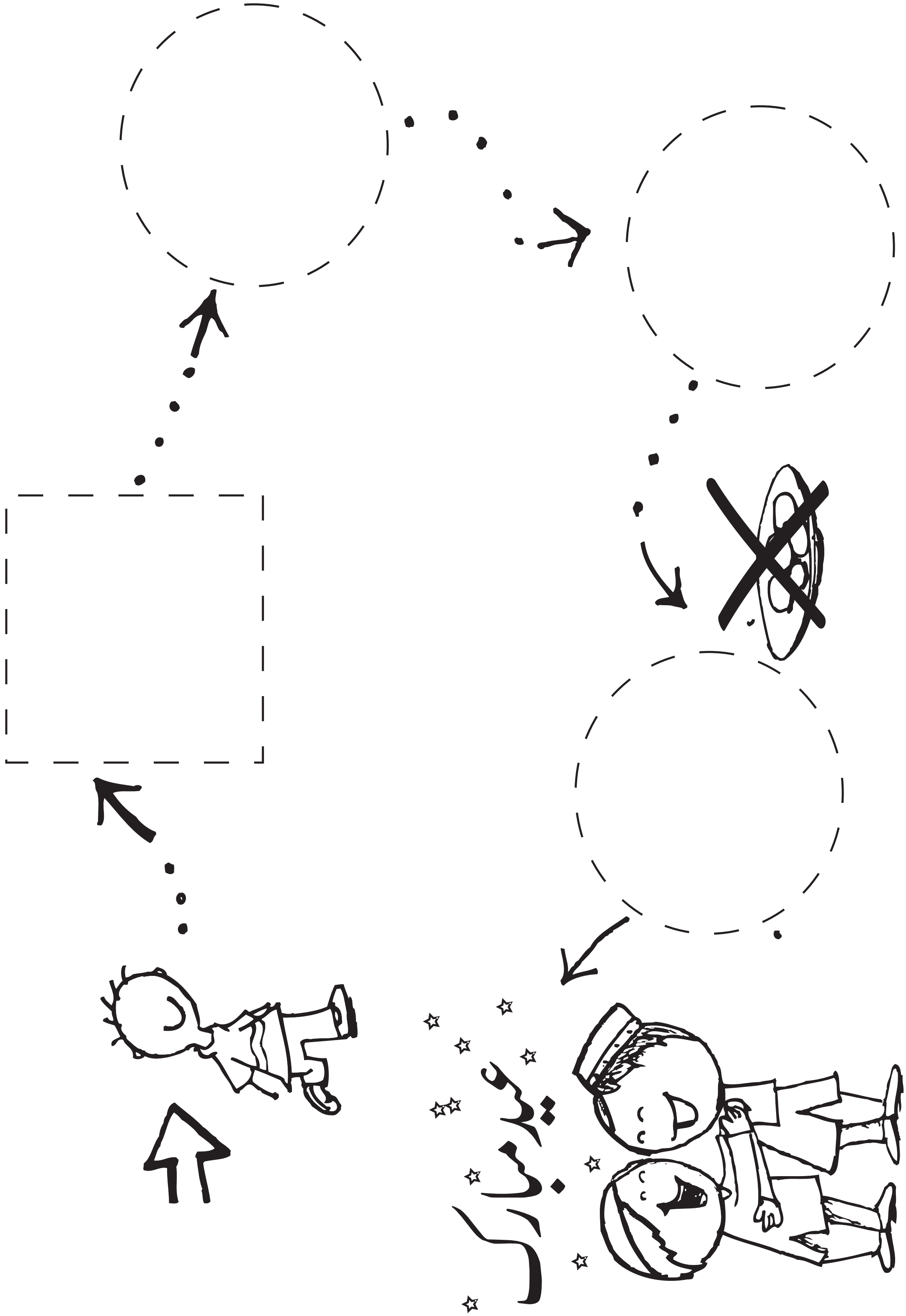
عید مبارک

درکار اشیاء

طریقہ کار

1	فوٹو کاپی شدہ کاغذ دیں	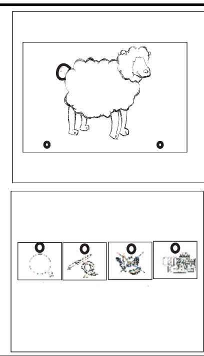
2	کاٹیں	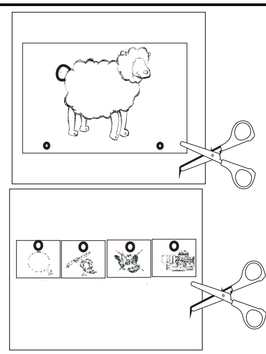
3	پنچ کریں	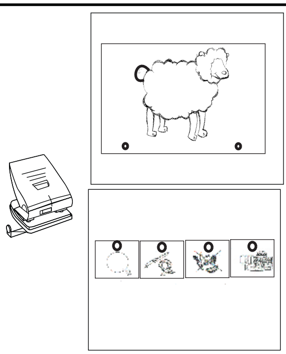
4	ڈوری ڈال کر لٹکائیں	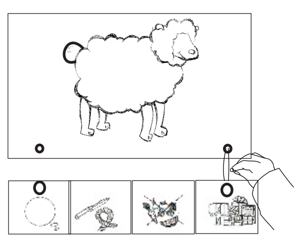
5	مکمل خاکہ	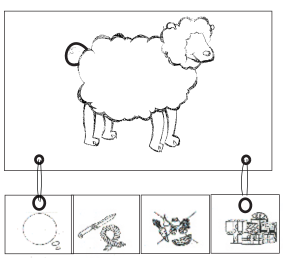

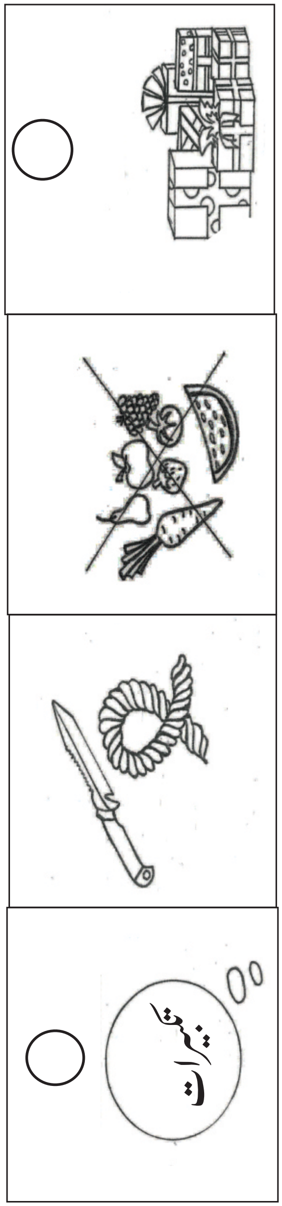

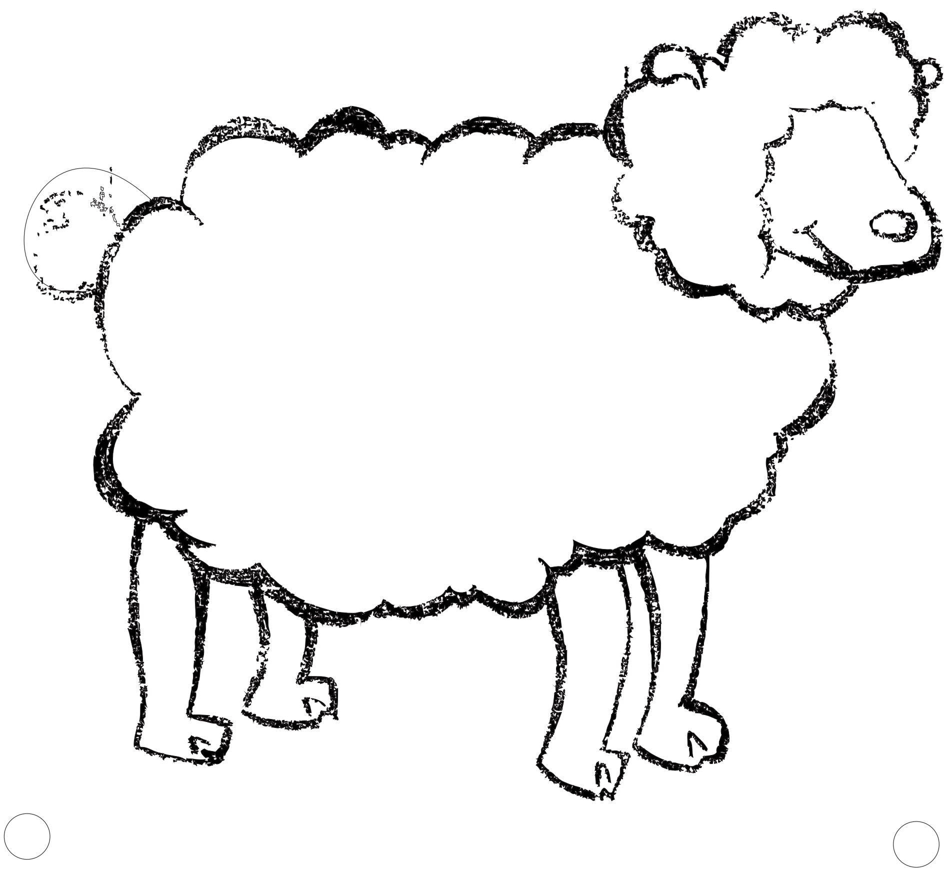

لکھے ہوئے فلیش کارڈز

رمضان

جنت

شیطان

شعبان

رحمت

تقویٰ

صراط مستقیم

اللہ تعالیٰ راضی

تربیت

صائم

سچ

جھوٹ

زبان

لڑائی

جھگڑا

غصہ

ایمان	دین
عقل	جان ، صحت
خاندان	دولت
کلام اللہ	تلاوت

تکبیرات	عیدالفطر
حج	ذوالحجہ
حضرت ابراہیمؑ	قربانی
زم زم	مقام ابراہیم

صدقہ	زکوٰۃ

قرآن مجید کو محسوس کریں

قرآن مجید کے مطابق سوچیں

قرآن مجید کے مطابق زندگی گزاریں

بیت اللہ	بیت المعمور
عید الاضحیٰ	سنت ابراہیمی
خلیل اللہ	اللہ تعالیٰ کی رضا
اطاعت رسول ﷺ	مسنون

سنیئے اور سنوائیے

عبادات

- نماز فرض ہے۔
- نماز کیا سکھاتی ہے؟
- نماز میں خشوع کیسے؟
- نماز تہجد قرب الٰہی کا ذریعہ
- آیئے نماز سکھیے

اللہ میرا رب

- آیة الكرسی
- اللہ تیرا شکر
- اللہ کے محبوب بندے
- اللہ ہی کے ہو کر رہو
- اللہ کا رنگ بہترین رنگ
- اللہ کی قدر پہچانو
- انسان اللہ کا محتاج
- ذکر و تسبیح
- شکر گزاری کے طریقے
- دوڑو اپنے رب کی طرف

باہمی تعلقات

- صلہ رحمی
- ہمارے معاملات ہماری پہچان
- السلام علیکم
- حقوق العباد
- رشتوں کو جوڑیے
- عدل، احسان، صلہ رحمی
- مسلمان کیسا ہوتا ہے؟
- خوشگوار باہمی تعلقات
- دوستی

پردہ

- لباس و حجاب
- پردہ کیوں کریں؟

اخلاقی خوبیاں

- اچھی نیت اچھا پھل
- اجنبی لوگ
- دل کی باتیں
- جب حیا نہ رہے
- نیکی کیا ہے؟
- نرم مزاجی
- صبر بہت ضروری ہے
- سچے مومن
- سادگی میں آسانی
- توکل علی اللہ
- قوی مومن، کمزور مومن
- ارادے جن کے پختہ ہوں
- رحمان کے بندے

اخلاقی برائیاں

- غیبت، بدگمانی اور تجسس
- فضول باتیں کس کے لیے؟
- غصہ جانے دو
- حسد کی آگ
- حرص و ہوس دین کے دشمن
- اتراؤ مت
- خود فریبی
- خود پسندی
- منافق کون؟
- منافقت دل کی بیماری
- مذاق نہ اڑاؤ
- شہرت کے طالب
- شراب اور جوا

انفاق فی سبیل اللہ

- صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا
- محبوب کے لیے محبوب چیز
- فائدہ مند تجارت

بچوں کی تربیت

- بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار
- فتنۂ اولاد
- بچوں کی تربیت کیسے کریں
- آگ سے بچاؤ خود کو اور گھر والوں کو
- مجھے جینے دو
- بچوں کی تربیت پہلا قدم

دعوت و تبلیغ

- آؤ جھک جائیں
- اللہ کے مددگار
- اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں
- برائی کو روکو
- چنے ہوئے لوگ
- امتحان تو ہوگا
- انسان اللہ کی نظر میں
- اتحاد کیسے ممکن ہے؟
- اب بھی نہ جاگے تو

جادو اور جنّات

- جادو حقیقت اور علاج
- آسیب، جادو نظر بد کا شرعی علاج
- شیطان کھلا دشمن
- شیطان کے ہتھکنڈے

مالی معاملات

- وراثت کی تقسیم فرض ہے
- سود حرام کیوں؟

آداب

- گفتگو کا سلیقہ
- مہمان نوازی
- سفر کیسے کریں؟
- دعوتیں اور تحفے

نوٹ: ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے یہ لیکچرز کیسٹس، سی ڈیز اور ویب سائٹ پر سنے جا سکتے ہیں

الھدیٰ پبلی کیشنز کی مطبوعات

کتب

- تعلیم القرآن القراء ۃ و الکتابۃ
- قرآن مجید کی منتخب آیات اور سورتیں
- قرآن کریم اور اس کے چند مباحث
- حدیث رسول ﷺ ایک تعارف ایک تجزیہ
- قال رسول اللہ ﷺ
- قرآنی اور مسنون دعائیں
- وایاک نستعین
- فقہ اسلامی ایک تعارف ایک تجزیہ
- اسلامی عقائد
- عربی گرامر
- رب زدنی علما
- صدقہ وخیرات
- حج بیت اللہ
- حسن اخلاق
- ابوبکر صدیق
- میرا جینا میرا مرنا
- بیوگی کا سفر
- فتنوں کے دور میں کیا کرنا چاہیے
- Al-Huda Student Guide

کتابچے

- رسول اللہ ﷺ سے میرا تعلق
- لبیک عمرہ
- زادراہ
- وایاک نستعین
- قرآنی اور مسنون دعائیں
- سفر کی دعائیں
- آخری سفر کی تیاری
- رمضان مبارک (ذاتی ودعوتی لائحہ عمل)
- رمضان مبارک اور خواتین
- رجب اور شب معراج
- صفر کا مہینہ اور بدشگونی

- جب آفات آئیں
- صلوٰۃ ٹائم
- Labbaik Umrah
- Prayers for Traveling
- Prophet ﷺ Mercy for Children

پمفلٹس

- نمازِ باجماعت کا طریقہ
- نمازِ فجر کے لیے کیسے بیدار ہوں؟
- نماز استسقاء
- روزے کے احکام
- عیدالفطر
- عشرہ ذوالحجہ، عیدالاضحٰی اور قربانی
- اجتماعی قربانی برائے مستحقین
- لبیک عمرہ
- غسل میت اور کفن پہنانا
- جمعہ کا دن مبارک دن
- درود وسلام الصلاۃ علی النبی ﷺ
- محرم الحرام
- اظہارِ محبت کیسے؟
- ان حالات میں کیا کریں
- True love
- Hidden Pearls

کارڈز

- نماز کے بعد کے مسنون اذکار
- قرآنی دعائیں
- نبی کریم ﷺ کے لیل ونہار کی روشنی میں
- صبح وشام کے اوراد
- تکبیرات
- رہبرِ حج
- آیاتِ شفا
- تلاوت اور اس کے بعد کی دعائیں
- حصول علم کی دعائیں
- میت کی بخشش کی دعائیں

- دعائے استخارہ ودعائے حاجات
- نظر اور تکلیف کی دعائیں
- دعائے قنوت وقنوتِ نازلہ
- عید کارڈز
- رشتوں کو جوڑیے
- الاسماء السور (قرآن پاک کی سورتوں کے نام)
- بارک اللہ لک (شادی مبارک کاڈز)
- بچے کی پیدائش پر مبارکباد

اسٹکرز

- نمازِ فجر کے لئے کیسے بیدار ہوں؟
- رمضان المبارک کی مسنون دعائیں
- نمازِ تہجد کے لئے دعائے استفتاح
- تکبیرات
- صالح اولاد کے لئے دعائیں
- مقبول دعائیں
- نظر بد کی حقیقت
- دشمن کے شر سے حفاظت کی دعائیں
- سوتے میں وحشت کی دعائیں
- Opening supplication of Tahajjud

پوسٹرز

- پینے کے آداب
- سچ بولو! اللہ سن رہا ہے
- خبردار! اللہ دیکھ رہا ہے
- یوم الدین
- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
- رب ابن لی عندک بیتا فی الجنة
- من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله

پبلی کیشنز
AL-HUDA PUBLICATIONS
www.alhudapk.com

قرآن سب کے لیے ہر ہاتھ میں، ہر دل میں

الھدیٰ انٹرنیشنل تعلیم، سماجی بہبود اور نشر و اشاعت کے میدان میں سرگرم عمل

تعلیمی پروگرامز

ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے الھدیٰ مندرجہ ذیل تعلیمی پروگرامز پیش کرتا ہے

ڈپلومہ کورسز

- **تعلیم الاسلام** خواتین اور لڑکیوں کے لیے ایک اور ڈیڑھ سالہ کورس
- **تعلیم القرآن** خواتین اور لڑکیوں کے لیے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ایک اور ڈیڑھ سالہ کورس
- **علم الکتاب** اسکول و کالج کی طالبات اور ورکنگ ویمن کے لیے شام میں کورس
- **نور القرآن** گھریلو خواتین کے لیے ہفتہ میں کم دورانیہ کا کورس

پوسٹ ڈپلومہ کورسز

- **تعلیم الحدیث کورس** قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ کے علم میں مزید پختگی اور غور و فکر کے لیے تین سے چار ماہ دورانیے کا کورس

سرٹیفکیٹ کورسز

- تفہیم دین — کم پڑھی لکھی خواتین کے لیے پروگرام۔
- صوت القرآن — ''ہر گھر مرکز قرآن ہو'' کی سوچ کے تحت گلی محلوں میں چھوٹی چھوٹی صوت القرآن کلاسز کا قیام

خط و کتابت کورس

- تعلیم القرآن — خط و کتابت کے ذریعے گھر بیٹھے قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر کا پروگرام
- تعلیم الحدیث — صحیح بخاری اور ریاض الصالحین کے ابواب پر مبنی پروگرام

ہفتہ وار پروگرام

- **درسِ قرآن** تلاوتِ قرآن مجید، ترجمہ و تفسیر اور سوال و جواب کی ہفتہ وار نشست
- **ریالٹی چیک** لڑکیوں کے لئے انگریزی میں ہفتہ وار کلاس
- **منار الاسلام** ۳ سے ۱۰ سال کی عمر کے بچوں کے لیے ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی پروگرام
- **مصباح القرآن** ۱۰ سال سے زائد عمر کے بچوں اور بچیوں کے لیے الگ الگ ہفتہ وار تدریس قرآن پروگرام
- **مفتاح القرآن** ۱۰ سے ۱۳ سال کے بچوں کے لیے ناظرہ قرآن پروگرام

آن لائن کورسز

- تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس (اردو)
- تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس (انگلش)
- تعلیم القرآن سرٹیفکیٹ کورس (اردو)
- حدیث کورس (صحیح بخاری)
- حدیث اور تربیتی کورس

تفصیلات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں

www.farhathashmi.com www.alhudapk.com

www.alhudainstitute.ca

ہمارے بچے

- ہمارے بچے کے تحت ہونے والے پروگرامز کا بنیادی مقصد بچوں کو مستند اور مفید علم کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہے تاکہ قرآن وسنت کی روشنی میں ان کی شخصیت کی نشونما ہو سکے اور اسلامی اصول واخلاقی اقدار ان کی زندگی کا لازمی جزبن جائیں۔
- روایتی طریقہ تدریس سے ہٹ کر جدید دور کے تقاضوں اور بچوں کی دلچسپی کو مدنظر رکھ کر نصاب اور ہم نصابی سرگرمیوں کی تشکیل جس میں شامل ہے:

◆ کہانیاں ◆ خاکے ◆ کردارنگاری ◆ تعلیمی وتفریحی دورے ◆ مشاہدہ قدرت

ہمارے تعلیمی پروگرام

- مفتاح القرآن: ناظرہ قران تعلیم پروگرام
- منارالاسلام : 3 سے 10 سال کے بچوں کی کردارسازی پر مشتمل پروگرام
- مصباح القرآن :10 سے 13 سال کے بچوں کی کردارسازی پر مشتمل پروگرام
- امہات کلاس: اسلامی طریقہ تربیت پر مشتمل ماؤں کے لیے پروگرام
- تربیتی ورک شاپ برائے اساتذہ :اساتذہ کی صلاحیت واستعداد کو بہتر بنانے کے لیے پروگرام

ہمارے بچے مطبوعات

- مفتاح القرآن :رہنمائے اساتذہ
- مفتاح القرآن: سٹوڈنٹ ڈائری
- میری نماز: رہنمائے اساتذہ
- رمضان پلانر
- چھٹیاں! بچے کیا کریں؟
- رمضان سے ذوالحجہ

رمضان۔ ماہ رحمت ومغفرت

رمضان کا مہینہ بچوں کو اسلامی اقدار سکھانے کا سنہری موقع فراہم کرتا ہے۔ بچوں کو رمضان کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اسلامی اقدار سکھائیں جیسے:

* ماہ رمضان کی فضیلت کیا ہے؟
* رسول اللہ ﷺ اس ماہ کو کیسے گزارتے تھے؟
* ازواج مطہرات کیا کرتی تھیں؟
* قرآن مجید کا رمضان سے کیا تعلق ہے؟
* روزہ رکھنے کا طریقہ اور روزہ کا اجر کیا ہے؟
* رمضان میں کون کون سے اعمال کثرت سے کرنے ہیں؟
* رمضان میں کون کون سے برے اعمال سے بچنا ہے؟
* ماہ رمضان اور صدقات
* عید کیسے منائیں؟

اس کے علاوہ:

* رمضان کے بعد کیا کریں؟
* ذوالحجہ کی اہمیت وفضیلت
* قربانی کیا ہے؟ ہم قربانی کیوں کریں ؟

ان سوالات میں **اساتذہ اور والدین** کی رہنمائی کے لیے:

رمضان سے ذوالحجہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پبلی کیشنز
AL-HUDA PUBLICATIONS